تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ ہفتادویکم (۷۱)

توحید امرتسر سے بابو حبیب اللہ کے مضامین
نعم المعانی تر دید عقائد قادیانی

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ ہفتاد و یکم (۷۱)
	توحید امرتسر سے بابو حبیب اللہ کے مضامین
	نعم المعانی تردید عقائد قادیانی
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۲۹۳
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۵
توحید امرتسر سے بابو حبیب اللہ کے مضامین	
کیا حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے؟ تاریخی معلومات کا اہم ذخیرہ: دلچسپ مکالمہ کی شکل میں (۱)	۷
کیا حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے؟ تاریخی معلومات کا ایک اہم ذخیرہ (۲)	۱۶
کیا حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ تاریخی معلومات کا ایک اہم ذخیرہ۔ (۳)	۲۲
کیا حضرت مسیح مصلوب ہوئے؟ اور ان کے زخموں کو مرہم عیسی سے اچھا کیا گیا؟	۳۱
مراق مرزا کی تحقیق	۳۷
مرزا غلام احمد کے عارضہ ہسٹیریا کی تحقیق۔ آپ کی خود ساختہ نبوت کی تردید بطرز جدید	۴۳
الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح ۔۱	۴۸
کیا حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے؟ ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دل چسپ بحث ۔۲	۵۴
کیا حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے؟ ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دل چسپ بحث ۔۳	۵۹
کیا حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے۔ ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دلچسپ بحث ۔نمبر۴	۶۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت عیسیؑ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے۔ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دل چسپ بحث۔۵	۷۳
کیا حضرت عیسیؑ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے۔ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دلچسپ بحث۔۶	۸۰
کیا حضرت عیسیؑ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے۔ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دلچسپ بحث۔۷	۸۶
حضرت عیسیؑ کا رفع جسمانی۔آیہ بل رفعه الله اليه کی تشریح	۹۲
حضرت مسیحؑ کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۱	۱۰۰
حضرت عیسیؑ کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۲	۱۰۸
حضرت مسیحؑ کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۳۔آیت کریمہ بل رفعه الله اليهکی تشریح	۱۱۳
حضرت مسیحؑ کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۴۔ لو كان موسى و عيسى حيين کی تنقید	۱۱۸
حضرت مسیحؑ کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۵۔ وانه لعلم للساعة کی تفسیر	۱۲۴
حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۶۔آیہ کریمہ و انه لعلم للساعة کی تفسیر	۱۳۰
حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۷۔آیہ کریمہ و انه لعلم للساعة کی تفسیر	۱۳۶
حضرت مسیح کی حیات پر دل چسپ بحث۔۸۔حضرت عیسی کا حلیہ	۱۴۱

....

نعم المعانی تردید عقائد قادیانی	۱۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

فا تحة الکتا ب

ا لحمد لله و الصلوۃ و السلا م علی سید ا لا نبیا ء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی اکہتر ویں (۷۱) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی مرحوم کے اخبار توحید امرتسر میں شائع ہونے والے رد قادیانیت پر وہ مضامین شامل کئے جا رہے ہیں جو عالی جناب بابو حبیب اللہ امرتسری کلرک دفتر محکمہ نہر نے رقم فرمائے تھے۔

اس کے علاوہ حیدر آباد دکن کے جناب مولوی عبد الرحیم سلیم وکیل کی تالیف نعم المعانی تر دید عقائد قادیانی، بشکریہ احتساب قادیانیت نقل کی جارہی ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ان کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی محمد بہاء الدین۔ ۱۳ ۔ اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیمان و انه بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفتہ وار توحید امرتسر

۲۸ رمضان و ۵ شوال ۱۳۴۶ھ ۔ ۲۱ ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۲۸ء

جلد ۲ نمبر ۲۰ ۔ ۲۱

مدیر مسئول

محمد داؤد غزنوی ۔ کوچہ غزنویہ ۔ امرتسر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے؟

تاریخی معلومات کا اہم ذخیرہ: دلچسپ مکالمہ کی شکل میں ۔(۱)

از قلم: مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

(مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری جو قادیانی لٹریچر کے حافظ سمجھے جاتے ہیں انہوں نے ہمیں دلچسپ مکالمے کی شکل میں مندرجہ ذیل مضمون بھیجا ہے جس میں حضرت مسیح کی قبر کے متعلق نہایت اہم تاریخی معلومات کا ایک گراں قدر ذخیرہ فراہم کیا ہے چونکہ قادیانی مباحث میں یہ مسئلہ بھی ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اس لئے ہم اس کو ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ناظرین اس سے ضرور مستفید ہوں گے۔ مدیر۔ محمد داود غزنوی)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی وفات کو ثابت کرنے کے لئے جہاں اور بہت سے ایسے دلائل دیئے ہیں جن کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ او ھن من بیت العنکبوت ہیں، وہاں آپ نے نہایت جرأت کے ساتھ دنیا کی تاریخ میں بھی ایک حیرت انگیز ترمیم کی کوشش کی ہے اور اپنی متعدد تصانیف میں اس چیز کے ثابت کرنے کی سعی ناکام کی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں ہے۔ میں نے اس مسئلہ کے تاریخی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک دل چسپ مکالمے کی شکل میں اپنے معلومات کے ذخیرے کو ہدیہ ناظرین اخبار توحید امرتسر کیا ہے۔ اس مکالمے میں قادیانی فریق، خادم کرشن قادیانی، کے نام سے تعبیر کیا ہے اور اپنے آپ کو، عاشق احمد مدنی، کے نام سے تعبیر کیا ہے۔

عاشق احمد مدنی

(مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ ان مسلمانوں کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں جنہوں نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو سچا نبی نہیں مانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خادم کرشن قادیانی

میرے نزدیک غیر احمدی کافر ہیں (اخبار الفضل قادیان ۲۶۔۲۹ جون ۱۹۲۲ء صفحہ ۶)

عاشق احمد مدنی

آپ کے نزدیک غیر مرزائی مسلمان، کیوں کافر ہیں؟

خادم کرشن قادیانی

ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے غیر احمدی کافر ہیں۔(الفضل قادیان ۲۶۔۲۹ جون ۱۹۲۲ء صفحہ ۶)

عاشق احمد مدنی

کیا آپ جناب مرزا صاحب قادیانی کو نبی مانتے ہیں؟

خادم کرشن قادیانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (یعنی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کے کلام سے یہ امور ثابت ہیں کہ

۱۔حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبی اور رسول ہوں۔

۲۔تیرہ سو سال میں پہلے نبی حضرت احمد موعود (یعنی مرزا صاحب) ہوئے اور دوسرا کوئی شخص نبی نہ ہوا۔

۳۔حضرت احمد موعود (یعنی مرزا غلام احمد صاحب) کے بعد تا قیامت ظلی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور عند الضرورت نبی اور رسول مبعوث ہوں گے (قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کی کتاب النبوۃ فی القرآن۔صفحہ ۲۵۶) حضرت مسیح موعود نے (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ پر) تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت ممکن مانا ہے۔پھر اپنی وحی میں ان کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔(النبوۃ فی القرآن صفحہ ۴۷ کا حاشیہ)

عاشق احمد مدنی

آپ جناب مرزا صاحب کو کس دلیل سے نبی اللہ مانتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خادم کرشن قادیانی

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں (تحفۃ الملوک۔صفحہ۹۹) حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر دلیل ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے،اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے پس آنحضرت ﷺ شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود مرزا ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ۔صفحہ۱۸۹)

عاشق احمد مدنی

ہمارا تو یہ اعتقاد از روئے قرآن مجید و حدیث صحیح یہ ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم ہی مسیح موعود ہیں، آپ مقتول و مصلوب نہ ہوئے تھے بلکہ اللہ نے آپ کو زندہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا تھا،اور اس پر ایمان و اعتقاد رکھنا واجب ہے آپ ہی دوبارہ قیامت سے پہلے تشریف لائیں گے (الیواقیت والجواہر۔جلد۲صفحہ۲۹۱)

خادم کرشن قادیانی

حضرت عیسی فوت ہو گئے۔(تحفہ گولڑویہ۔صفحہ۱۹۹)

عاشق احمد مدنی

اگر حضرت مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں تو کیا جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتابوں میں ان کی قبر کا کس جگہ پتہ دیا ہے؟

خادم کرشن قادیانی

حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ سری نگر (ملک کشمیر) میں محلّہ خان یار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسی کی قبر ہے۔(راز حقیقت۔صفحہ۲۰)

عاشق احمد مدنی

آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے اور کون سی دلیل ہے کہ حضرت مسیح ناصری کی قبر شہر سری نگر (ملک کشمیر) میں ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی دلیل اور اس کا جواب

خادم کرشن قادیانی

حضرت مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ حاشیہ، و صفحہ ۲۳۲، تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۷، ریویو آف ریلی جنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۲۹، الحکم ۱۷۔۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴، اعجاز احمدی صفحہ ۱۹ بدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۶؟، کشتی نوح صفحہ ۱۶ و ۶۹ کا حاشیہ، ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۳۶ و ۴۹۱، الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۸۔ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ حضرت عیسی مر گیا اور اسکی قبر سرینگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے و آ و ینا ھما الی ر بوۃ ذات قرار و معین (۲۳:۵۰) یعنی ہم نے عیسی اور ان کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوش حالی کی جگہ تھی اور مصفی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔

(نیز دیکھیں مرزا خدا بخش صاحب احمدی کی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۱۹۳، ۵۷۰)

عاشق احمد مدنی :

۱۔ سورہ المومنون میں اللہ تعالی فرماتا ہے

و جعلنا ابن مریم و امہ آیۃ و آوینا ھما الی ربوۃ ذات قرا ر ومعین (۲۳:۵۰) (ترجمہ) اور ہم نے حضرت مسیح عیسی بن مریم اور اس کی ماں مریم صدیقہ کو نشان قدرت بنایا اور ہم نے ان دونوں کو پناہ دی ایک بلند زمین اور رہنے کی جگہ اور جاری پانی کی طرف۔

نوٹ: حضرت عیسی جب اپنی ماں (مریم صدیقہ) سے پیدا ہوئے تھے، اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا، ان کی تلاش میں پڑا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے ایک گاؤں کے زمین دار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی بنا رکھا۔ جب حضرت عیسی جوان ہوئے اس وطن (ملک شام) کا بادشاہ (یعنی ہیروڈس) مر چکا تھا، تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں ٹیلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر تھا اور وہاں کا پانی خوب تھا (ترجمان القرآن۔ جلد ۹ صفحہ ۸۴۵)

۲۔اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم بیت اللحم میں پیدا ہوئے (رسالہ التنقید صفحہ ۴۲-۴۳) اور بیت اللحم اور اسکے علاقہ میں یہودیوں کے بادشاہ ہیروڈیس نے اطفال کے قتل کا حکم دیا تھا (اخبار الحکم قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء۔صفحہ ۶) اور مریم صدیقہ اپنے بیٹے مسیح کو لے کر مصر کو بھاگ گئی تھیں (الحکم قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۶) اور یروشلم سے ناصرہ جہاں حضرت مسیح مصر سے آ کر رہے تھے..میل اور بیت لحم جوان کا مولد ہے ۴ میل ہے (تفسیر القرآن پارہ۔صفحہ ۱۵ کا حاشیہ) ہیروڈیس کی وفات کے بعد حضرت مریم و حضرت مسیح ملک مصر سے اپنے وطن کو واپس آئے اس وقت اسکے بیٹے ارفلاؤس کی حکومت تھی۔گلیل کے علاقہ میں ایک مشہور ناصرہ تھا جو دراصل ایک پہاڑی پر بستا تھا (لوقا ۴ باب آیت ۲۹) اس جگہ کو مریم مقدسہ مصر سے آ کر اپنا جائے قرار بنایا۔ناصرہ بستی کا نام ناصرہ اس لئے ہوا کہ یہ لفظ تنصر سے مشتق ہے جس کے معنی چھوٹا پودا ۔ چنانچہ یسیعاہ باب ۱۱ آیت ا میں بعینہ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے چونکہ مسیح اور اس کی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت تک اس بستی میں ہے تھے اس لئے مسیح بھی ناصری کہلوایا (یوحنا باب اول آیت ۴۵) (ریویو آف ریلی جنز۔اگست ۱۹۱۶ء صفحہ ۲۹۲-۲۹۳)

۳۔رسالہ ریویو آف ریلی جنز جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۲۳ پر لکھا ہے:

جب حضرت مسیح کی پیدائش ہوئی تو ہیروڈیس بادشاہ نے ایک منذر خواب دیکھی جس کی بنا پر اس نے بنی اسرائیل کے تمام نوزائیدہ بچوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور ہزاروں معصوم لڑکے ہلاک کر دیئے گئے مگر مسیح اس ہلاکت سے محض فوق عات پر محفوظ رہا اور خداوند کا فرشتہ یوسف نجار پر ہوا اور کہا کہ تو مریم اور اس کے بیٹے کو لے کر سرزمین مصر کی طرف بھاگ جا۔چنانچہ وہ اس خوف ناک حکم کے اجراء کے زمانہ میں باوجود کڑے پہروں اور سخت نگرانیوں کے محض تائید ایزدی سے صحیح سلامت بچہ اور اس کی والدہ کو لے کر مصر جا پہنچا اور پھر ہیروڈیس کی وفات تک وہاں رہا۔

۴۔کتاب حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ کے صفحہ ۲۹ پر ہے

ومریم عیسی را اول بمصر بردو بعد دوازدہ سال بشا آوردو درقریہ ناصرہ نزول کردو بہا سمیت النصاری چوں عیسی دریں جاسی سالہ شداوراوحی آمد گرفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔اسلامی تاریخوں میں سے تاریخ الامم والملوک (مصنفہ امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری) جلد دوم کے صفحہ ۲۰ و ۲۱، کتاب اخبار الدول صفحہ ۴۷، تاریخ کامل ابن اثیر کی جلد اول صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶۔ تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۱۴۶، تاریخ ابوالفداء جلد ا صفحہ ۲۵ پر حضرت مریم اور حضرت مسیح کا بادشاہ (ہیروڈیس) کے ظلم سے نجات پا کر مصر کی طرف تشریف لے جانا اور پھر مدت کے بعد اپنے وطن (ملک شام) کی طرف واپس آنا اور ناصرہ نامی گاؤں میں رہائش اختیار کرنا لکھا ہے۔

۶۔کسی اسلامی تاریخ میں یہ نہیں لکھا کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے اور نہ ہی یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے زخموں کا علاج مرہم عیسی سے کیا گیا اور واقعہ صلیب کے بعد ان کا ایران، افغانستان ، پنجاب، تبت، ہندوستان اور کشمیر میں آنا اور ملک کشمیر کے شہر سری نگر میں فوت ہو کر دفن ہونا بھی کسی اسلامی تاریخ میں نہیں لکھا ہے۔

اسکے علاوہ قرآن کریم کی آیات مقدسہ احادیث صحیحہ اور تفسیر کی کتابوں میں بھی یہ نہیں آیا ہے کہ:

مسیح ابن مریم صلیب پر لٹکایا ہے مگر وہ صلیب پر مرا ہرگز نہیں بلکہ صلیب پر سے بحالت غشی مشابہ بالموت ہو کر اتارا گیا۔اور پھر مرہم عیسی کے ذریعہ ان کی زخموں کی اصلاح ہوئی اور مختلف ممالک میں سیاحت کرتے ہوئے ملک کشمیر میں شہر سری نگر کے خان یار محلہ میں فوت ہو کر دفن ہوئے جہاں اب تک ان کی قبر موجود ہے۔(الحکم قادیان ۳ دسمبر ۱۹۰۱ء جلد ۵ نمبر ۳۶ صفحہ ۱۲)

دوسری دلیل اور اس کا جواب

خادم کرشن قادیانی

حضرت مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں اگر روضۃ الصفاء کی روایت پر اعتبار کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا نصیبین کی طرف سفر کرنا اس غرض سے تھا کہ تا فارس کی راہ سے افغانستان میں آویں اور ان گم شدہ یہودیوں کو جو آخر افغان کے نام سے مشہور ہوئے حق کی طرف دعوت کریں حضرت عیسی افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھائیں۔(کتاب مسیح ہندوستان میں۔صفحہ ٦٧)

حضرت مسیح نے بڑی عقل مندی سے افغانستان کا راہ اختیار کیا تا اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں جو افغان تھے فیض یاب ہو جائیں اور کشمیر کی مشرقی حد ملک تبت سے متصل ہے اسلئے کشمیر سے آکر بآسانی تبت میں جا سکتے تھے اور پنجاب میں داخل ہو کر ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ قبل اسکے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں ہندوستان کے مختلف مقامات کا سیر کریں سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا، اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے۔ اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا۔ اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے، اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہو گی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے، کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔(مسیح ہندوستان میں۔صفحہ ٦٨)

جواب۔ عاشق احمد مدنی

ا۔ کتاب روضۃ الصفا جو ایک مشہور تاریخی کتاب ہے جس کا خلاصہ ترجمہ ذیل میں ہم لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے:

حضرت عیسیٰ کا مسیح نام اس واسطے رکھا گیا کہ وہ سیاحت بہت کرتے تھے۔ ایک پشمی طاقیہ ان کے سر پر ہوتا تھا اور ایک پشمی کرتہ پہنے رہتے تھے۔ اور ایک عصا ہاتھ میں ہوتا تھا اور ہمیشہ ملک بملک اور شہر بشہر پھرتے تھے اور جہاں رات پڑ جاتی وہیں رہ جاتے تھے۔ جنگل کی سبزی کھاتے تھے اور جنگل کا پانی پیتے تھے اور پیادہ سیر کرتے تھے۔ ایک دفعہ سیاحت کے زمانہ میں ان کے رفیقوں نے ان کے لئے ایک گھوڑا خریدا اور ایک دن سواری کی مگر چونکہ گھوڑے کے لئے آب و دانہ اور چارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا بندوبست نہ ہو سکا اس لئے اس کو واپس کر دیا۔ وہ اپنے ملک سے سفر کر کے نصیبین میں پہنچے جوان کے وطن سے کئی سو کوس کے فاصلہ پر تھا۔ اور آپ کے ساتھ چند حواری بھی تھے۔ آپ نے حواریوں کو تبلیغ کے لئے شہر میں بھیجا مگر اس شہر میں حضرت عیسی اور ان کی والدہ کی نسبت غلط اور خلاف واقعہ خبریں پہنچی ہوئی تھیں۔ اس لئے اس شہر کے حاکم نے حواریوں کو گرفتار کر لیا۔ پھر حضرت علیہ السلام کو بلایا۔ آپ نے اعجازی برکت سے بعض بیماریوں کو اچھا کیا اور بھی کئی معجزات دکھلائے۔ اس لئے نصیبین کے ملک کا بادشاہ مع تمام لشکر اور باشندوں کے آپ پر ایمان لے آیا اور نزول مائدہ کا قصہ جو قرآن شریف میں ہے وہ واقعہ بھی ایام سیاحت کا ہے۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۴؟ و ۶۵)

اس تمام عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ملک شام سے نکل کر ملک عراق کے شہر نصیبین تک تشریف لے گئے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس تاریخی کتاب، روضۃ الصفا، نامی میں حضرت مسیح کا ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھایا جانا، مرہم عیسی سے آپ کے زخموں کا علاج ہونا، واقعہ صلیبی کے بعد ملک ایران، افغانستان، پنجاب، ہندوستان و کشمیر میں آنا، اور شہر سری نگر میں مر کر دفن ہونا، کہیں نہیں لکھا ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ حضرت عیسی آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ (دیکھو کتاب روضۃ الصفاء صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷)

۲۔ مرزا غلام احمد صاحب نے یہ نہ بتلایا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں کہاں ہیں، ان کے کیا نام ہیں، ان کے مصنف کون ہیں، اور کس زمانہ میں یہ تاریخیں لکھی گئی تھیں۔

جناب عالی! واقعات کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے قیاسات سے نہیں ہوتا۔ یہ عجیب جملے ہیں:

حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ کا سیر کیا ہوگا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔،

ان باتوں کا ثبوت ہندوستان یا پنجاب یا کشمیر کی تاریخوں سے دیجئے۔ اس کے علاوہ مرزا غلام احمد صاحب نے یہ بھی خوب لکھا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ یقینی امر ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہوگی، اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔

افغانوں میں ایک قوم عیسی خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسی کی ہی اولاد ہیں۔

سبحان اللہ کیسے زبردست تواریخی دلائل پیش ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری کا واقعہ صلیبی کے بعد ملک ایران، افغانستان، ہندوستان، تبت، پنجاب و کشمیر کی طرف آنا نہ تو اسلامی تاریخوں میں لکھا ہے اور نہ ان ممالک کی تاریخوں میں ایسا لکھا ہے۔ یہ سب باتیں مرزا غلام احمد صاحب کے دماغ کی ایجاد ہیں۔

۳۔ بے شک افغانوں میں ایک قوم عیسی خیل کہلاتی ہے افغانوں میں محمد زئی، عمر زئی، یوسف زئی، قومیں بھی تو ہیں۔ حضرت مسیح کی بابت خود جناب مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی (تریاق القلوب۔ صفحہ ۹۹ کا حاشیہ) اور نہ ہی آپ کی بیوی تھی (ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲۴) اس کے علاوہ کتاب تتمہ مجمع البحار صفحہ ۸۵، کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۷۱، روضۃ الصفاء صفحہ ۱۳۲، حیات القلوب جلد ا صفحہ ۳۶۱، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۹، کتاب منظور الٰہی صفحہ ۱۶۶، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۳ کا حاشیہ، تبلیغ رسالت جلد ا صفحہ ۱۱۴ کا حاشیہ، الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۶، الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۵، الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۵، الحق ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۱، اعلام الناس جلد ا صفحہ ۵۹، بدر ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴، تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۴ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے نہ شادی کی اور نہ آپ کی کوئی اولاد تھی۔

(ہفت روزہ توحید امرتسر ۲۸ رمضان، ۵ شوال ۱۳۴۶ھ۔ صفحہ ۵ تا ۷)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے؟

تاریخی معلومات کا ایک اہم ذخیرہ (۲)

از قلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرت سر

تیسری دلیل اور اس کا جواب

خادم کرشن قادیانی:

حضرت مرزا صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

پرانی کتابیں جو دوسری جگہوں میں موجود ہیں اور ایک عربی پرانی کتاب گیارہ سو برس جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے اس میں یوز آسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر میں بتلائی ہے اور اس کا وقت بھی وہی لکھا ہے جو کہ حضرت عیسی کا وقت تھا۔ (اخبار بدر ۷ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۳)

حال میں مسلمانوں کی تالیف بھی چند پوران کتابیں دست یاب ہوئی ہیں جن میں صریح یہ بیان موجود ہے کہ یوز آسف ایک پیغمبر تھا جو کسی ملک سے آیا تھا اور شاہزادہ بھی تھا اور کشمیر میں اس نے انتقال کیا اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی چھ سو برس پہلے ہمارے نبی ﷺ کے گزرا ہے۔

(راز حقیقت۔ص ۱۲ کا حاشیہ)

صرف یہی بات نہیں کہ بدھ مذہب کی بعض کتابوں میں حضرت عیسی کے ہندوستان اور تبت میں آنے کا تذکرہ ہے بلکہ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کی پورانی تحریروں میں بھی اسکا تذکرہ ہے ۔ (راز حقیقت ص ۱۱ کا حاشیہ)

حکیم خدا بخش احمدی لکھتے ہیں:

ہم تو اسلامی کتابوں میں بھی اسکا ثبوت پاتے ہیں کہ حضرت عیسی ضرور ملک کشمیر میں تشریف لائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہیں فوت ہوگئے اور وہیں ان کا مدفن ہوا۔ چنانچہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمة میں جو سعید بن جعفر بن علی کی تصنیف ہے اور اہل تشیع کے نزدیک ایک مستند کتاب مانی جاتی ہے یوں لکھا ہے۔ (خدا بخش احمدی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۴)

حضرت مسیح ارض مقدسہ کو بحکم رب العزت خیر باد کہہ کر عازم سفر افغانستان و تبت و کشمیر و ہندوستان ہو کر اور دشوار گذار گھاٹیوں اور پر صعوبت دشت و بیاباں کو طے کرتے ہوئے بالآخر کوہ نعمان میں پہنچے اور علاقہ شیطان گنبل میں کچھ عرصہ تک قیام کر کے اپنی گم شدہ بھیڑوں کو جمع کیا اور بہت لوگ ان پر ایمان لائے اور اس جگہ وہ مدت تک قیام پذیر رہے وہاں آج تک ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جو یوز آسف اور مہتر لام کے نام سے مشہور ہے پھر وہاں سے براہ ایران و افغانستان تبت و کشمیر تشریف لے گئے۔ (عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۶۔۵۷۷)

جواب۔ عاشق احمدنی:

۱۔ مرزا صاحب کی کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۱۸، اخبار الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۵، عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۴، ۵۷۶، غلام رسول راجیکی کے رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵۔۲۷، مباحثہ سارچور کا صفحہ ۴۲، ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۹۔ رسالہ کشف الاسرار صفحہ ۱۴، ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۲ ریویو آف ریلی جنز جلد ۲ نمبر ۱۱۔۱۲ صفحہ ۴۷۰ تا ۴۷، ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۷۷، پر کتاب اکمال الدین کا حوالہ دیا گیا ہے۔

۲۔ واضح ہو کہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمة فی اثبات الغیب و کشف الخیرہ کے لکھنے والے حضرت شیخ السعید ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی ہیں۔ یہ کتاب مطبوعہ ہے اور ایران میں ناصر الدین شاہ ایران کے عہد میں چھپی ہے۔ تاریخ طبع ۱۳۰۱ھ ضخامت کتاب علاوہ تقریظات وغیرہ کے ۳۸۳ صفحہ ہے۔ یہ کتاب نایاب تو نہیں، کم یاب ضرور ہے۔ اور یہ کتاب زبان عربی میں ہے
(از اخبار الفضل یکم مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۴)۔

عاجز نے یہ کتاب پہلی بار مئی ۱۹۲۰ء میں مولوی سید علی حائری لاہور مجتہد اہل تشیع کے کتب خانہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھی تھی اوراس کے بعد ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء کرسمس کی رخصتوں میں مولوی نورالدین بھیروی قادیانی کے کتب خانہ میں قادیان میں دیکھی تھی۔

اس کے علاوہ ایک اور کتاب شہزادہ یوزآسف وحکیم بلوہر، نامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء مفید عام پریس آگرہ ہے، جس کے مولف میرزا اصفرعلی صاحب سرجن فوج سرکار نظام حیدرآباد ہیں۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہےاوراس کا حوالہ مرزا صاحب کی کتاب رازحقیقت کے صفحہ ۲۰ پر دیا گیا ہے۔

تیسری کتاب یوزآسف وبلوہر، نامی ایک ضخیم کتاب اردو زبان میں ہے، اسکے مولف ومترجم جناب مولوی سید عبدالغنی عظیم آبادی ہیں۔ عاجزنے یہ کتاب کوہ شملہ پر اپنے ایک دوست کے ہاں دیکھی تھی۔

اب خداکے فضل وکرم سے کتاب اکمال الدین واتمام النعمة کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۵۹ (جس میں شاہزادہ یوزآسف کے حالات لکھے ہیں) اور کتاب، شہزادہ یوزآسف اور حکیم بلوہر (جو ۱۳۱ صفحوں کی ایک عمدہ کتاب ہے) کا خلاصہ ذیل میں درج کرتاہوں وما توفیقی الا باللہ

اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار و مالک ملک وسیع ہندوستان میں گزرا ہے۔ بڑا رعب اس کا رعایا پر چھایا ہوا تھا۔ اور ہمیشہ دشمنوں پر ظفریاب رہتا تھا۔ کبروغرور کی روسے دین دار لوگوں کو ستانے لگا اور بت پرستوں کو اپنا مقرب کیا اوران کے لئے چاندی اور سونے کے بت بنوائے اوران بتوں کو سجدہ کیا۔ اورلوگوں میں اس طرح بت پرستی پھیل گئی۔ اسکے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ آخر کار مدت مدید کے بعد ایک خوش جمال لڑکا پیدا ہوا اوراس بادشاہ نے یہ گمان کیا کہ جن بتوں کی ان دنوں پرستش کرتا تھا انہوں نے یہ فرزند اسے عنایت کیا۔ چنانچہ اسی خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا بت خانوں پر تقسیم کردیا اوراس لڑکے کا نام یوزآسف رکھا۔ اورایک منجم نے کہا کہ یہ لڑکا عابدوں اوراہل دین کا پیشوا ہونے والا ہےاور عقبی کے مرتبوں میں سے مرتبہ بلند پر فائز ہونے کو ہے۔ اس لڑکے کے طالع میں جوشرف وبزرگی معلوم ہوتی ہے وہ شرف آخرت ہے۔

بت پرست بادشاہ کو یہ سن کر سخت صدمہ ہوا اوراس نے بہت کوشش کی کہ شاہزادہ یوزآسف کو امور دینی وعبادت الٰہی پر رغبت نہ پیدا ہو جائے مگر وہ اپنے اس ارادہ میں ناکام رہا اورشاہزادہ اس عرصہ میں بڑا ہوگیا اورقوت وقدرت وحسن وجمال وعقل وعلم وکمال کیساتھ سن شعور کو پہنچ گیا اورخداوند عالم نے اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذہن وحافظہ کا وہ مرتبہ عنایت فرمایا تھا کہ لوگوں کی عقل دنگ تھی اور تعجب کرتے ۔اس لڑکے کی عقل وعلم وکمال و فکر وتدبیروزہدوترک دنیا کا شہرہ دوردور پھیل گیا۔اورایک شخص نے جو کہ اہل دین واہل عبادت میں سے تھااور اس کا نام بلوہر تھا یہ خبر لنکا میں سنی ۔اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم دانا تھا۔اس نے دریا کا سفر کیا اورارض سولابط کی طرف آیا۔اورتاجروں کی سی وضع بنا کر کسی بہانے سے شہزادہ کے ہاں آنے جانے لگا۔غرضیکہ حکیم بلوہر کے ساتھ شاہزادہ کی بہت ہی محبت والفت ہوگئی ۔آخر کار بلوہراس سے رخصت ہوااورشہزادہ یوزآسف نے محلات شاہی،شاہی لباس عیش وآرام ترک کردیا اور یادالٰہی میں مشغول ہوا۔اس کے پاس خدا کا پیغام آیا اورشاہزادہ یوزآسف نے لوگوں کو دین حق کی ہدایت کی ۔بعداس کے پھر سرزمین سولابط میں آیا جواسکے باپ کا ملک تھا ۔اورسب نے اس کی عزت کی۔اس کے بعد یوزآسف نے وہاں سے کوچ کیا اورلوگوں کو ہدایت کرتا رہا۔بعد ازاں کشمیر میں پہنچا اوروہاں کے لوگوں کو ہدایت کی اوروہیں رہا آخر کار کشمیر میں ہی فوت ہوکر دفن ہوا۔

یوزآسف کا زمانہ:

یہ جواوپر لکھا ہے یہ کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ کا خلاصہ ہے اوریہی مضمون کتاب شاہزادہ یوزآسف وحکیم بلوہر، میں بھی آیا ہے۔لکھا ہے کہ

پھون جب یوزآسف پر ایمان لایا تھا تو اسوقت تین سو برس بدھ کو ہوچکے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یوزآسف کے زمانہ کے دوسو برس بعد کتاب سوانح یوزآسف لکھی گئی ہے۔

اور چونکہ بودھ حضرت عیسیٰ سے قریباً ۵۰۰ برس پہلے گذرا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ کتاب غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی (کتاب یوزآسف وبلوہر صفحہ ۳۔ریویو کتاب کشف الاسرار مصنفہ سید صادق حسین صاحب احمدی صفحہ ۲)

نوٹ نمبر ۱۔ان تاریخی واقعات کے ہوتے ہوئے شہرسری نگر میں شاہزادہ یوزآسف کی قبر کو حضرت مسیح کی قبر بتلانا سراسر غلط ہے اور جھوٹ بولنا اور خدا کے بندوں کو دھوکہ دینا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔حضرت عیسیٰ بن مریم مسیح ناصری کی نسبت جناب مرزا صاحب قادیانی مندرجہ ذیل امور مانتے ہیں حالانکہ شاہزادہ یوزآسف میں یہ باتیں نہ تھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔یوزآسف کا باپ تھا

۲۔حضرت مسیح کی ماں کا نام مریم تھا۔یوزآسف کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔

۳۔حضرت عیسی ملک شام میں پیدا ہوئے۔یوزآسف، ہندوستان کے علاقہ شولا پت یا سولا بط میں ہوئے ہیں

۴۔حضرت مسیح کی پیدائش کو آج ۱۹۲۸ء سال ہوئے ہیں۔ یوزآسف مسیح سے صدیوں پیشتر پیدا ہوئے۔

۵۔حضرت عیسی ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے۔یوزآسف کے ساتھ ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

۶۔حضرت مسیح دولت اور امیر کبیر نہ تھے۔ یوزآسف شاہزاہ اور بادشاہ کا بیٹا تھا۔

۷۔حضرت مسیح صلیب پر نہ مرے تھے بلکہ ایک مرہم سے ان کا علاج کیا گیا۔یوزآسف کے ساتھ یہ واقعات پیش نہ آئے۔

مندرجہ بالا تین کتابوں میں شاہزادہ یوزآسف کے حالات درج ہیں، مگر یہ سات واقعات ان کے ساتھ نہیں ہوئے ہیں پس ثابت ہوتا ہے کہ شہر سری نگر میں جو شاہزادہ یوزآسف کی قبر ہے وہ درحقیقت حضرت مسیح ناصری کی نہیں ہے۔

چوتھی دلیل اور اسکا جواب

خادم کرشن قادیانی:

عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوزآسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا دور دراز سفر کر کے کشمیر پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا تھا اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اسی ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی جلتی تھی۔ (ریویوآف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

جواب۔عاشق احمد مدنی

عیسائی اور مسلمان اس بات پر ہرگز اتفاق نہیں رکھتے ہیں کہ یوزآسف نبی کا وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا، اور نہ ہی اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا یوزآسف باشندہ تھا۔میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے پیشتر اسلامی کتابوں سے ثابت کر آیا ہوں کہ شاہزادہ ملک ہندوستان کے کسی حکمران کا بیٹا تھا اور زمین سولابط اس کا وطن تھا۔ اور حضرت مسیح ناصری سے صدیوں پہلے ہوا تھا۔ جناب مرزا صاحب اپنی کتاب چشمہ مسیحی کے صفحہ ۲ ۔۳ پر لکھتے ہیں:

> ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جسکی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسی کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں انجیل کو اس کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی عبارتیں باہم ملتی ہیں.... بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب گوتم بدھ کی ہے اور اول سنسکرت میں تھی اور پھر دوسری زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ چنانچہ بعض محقق انگریز بھی اس بات کے قائل ہیں. مگر ہماری رائے تو یہ ہے کہ خود حضرت عیسی کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی اور ہم نے بہت سے دلائل سے اس بات کو ثابت بھی کر دیا ہے کہ یہ درحقیقت حضرت عیسی کی انجیل ہے۔
>
> (نیز دیکھو اخبار بدر ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۴،۵)

جب کہ اکثر محقق انگریزوں کے یوز آسف کی قدیم کی نسبت یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسی کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ شاہزادہ یوز آسف حضرت عیسی سے بہت پیشتر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بعض محقق انگریز بھی اس بات کے قائل ہیں کہ یہ کتاب گوتم بدھ کی ہے اور اول سنسکرت میں تھی، اس کے معنی بھی یہی ہوئے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا اس بات پر ہرگز اتفاق نہیں ہے کہ یوز آسف کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔

اب رہا جناب مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ

> ہماری رائے تو یہ ہے کہ خود حضرت عیسی کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی،

سو یہ بھی سراسر غلط ہے اور دعوی بے دلیل ہے ۔ باقی

(ہفت روزہ توحید امرتسر ۱۲ شوال ۱۳۴۶ھ ۴۔ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۶ تا ۸)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے

تاریخی معلومات کا ایک اہم ذخیرہ۔۳

از قلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

جواب: عاشق احمد مدنی:

۱۔ان تمام تحریروں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب کے

(ا) اہل کشمیر کی پورانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوذ آسف شام سے آیا تھا

(ب) کشمیر کی پورانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ یوذ آسف ایک نبی اسرائیلی تھا۔

(ج) اکمال الدین میں لکھا ہے کہ یوذ آسف نے اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا

(د) کشمیر کی پرانی تاریخی کتابوں میں جو تاریخ آمد لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بات پر اب ہمارے زمانہ میں ۱۹۰۰ برس گذر گئے جب یہ نبی کشمیر میں آیا تھا۔

۲۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات میں یہ دعوی تو بڑے زور سے کئے ہیں مگر کشمیر کی پورانی تاریخی کتابوں، کے الفاظ لکھنے کے سوا کچھ ثابت نہ کر سکے۔آپ نے یہ نہ بتایا کہ کشمیر کی ان پرانی تاریخی کتابوں کے مصنف کون ہیں، کہاں اور کس شہر میں پیدا ہوئے ہیں، اور کس زبان میں یہ کتابیں لکھی گئیں۔اگر مرزا غلام احمد صاحب کے پاس قادیان میں، کشمیر کی پورانی تاریخی کتابیں موجود تھیں تو کیوں نہ آپ نے ان کی عبارتیں مع مضمون کے حوالہ درج کر کے یہ ثابت کیا کہ شاہزادہ یوذ آسف ملک شام سے آیا تھا وہ اسرائیلی شہزادہ تھا اسکے زمانہ کو اتنی صدیاں ہوگئیں۔فقط کتابوں اور رسالوں کے صفحے سیاہ کر دینے سے کچھ نہیں بنتا جب تک پکی دلیل کیساتھ اپنے دعوی کو ثابت نہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ شہزادہ یوز آسف درحقیقت ایک حکمران کا بیٹا تھا اور وہ حکمران ملک ہندوستان میں ہی تھا چنانچہ مرزا صاحب اور آپ کے مریدوں کی ہی پیش کردہ کتاب اکمال الدین واتمام النعمة کے صفحہ ۳۱۷ اور کتاب شاہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر کے صفحہ ۲ پر شاہزادہ یوز آسف کے والد کے بارے میں یہ الفاظ آئے ہیں:

ان ملکا من ملوك الهند کان کثیر الجیش و واسع المملکة یعنی اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار و مالک ملک وسیع ہندوستان میں گذرا ہے۔

(نیز دیکھو کتاب یوز آسف وبلوہر ص ۱۲ او ا)

اب بجز اس کے کیا کہا جائے کہ لعنة الله علی الکا ذبین کہو مرزائیو آمین

اسی طرح اس کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ کے صفحہ ۳۲۵، ۳۵۸، ۳۵۹، اور کتاب شاہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر صفحہ ۲۶، ۱۲۸، اور کتاب یوز آسف وبلوہر، کے صفحہ ۲۸، ۲۹، ۲۵۲، اور تاریخ کبیر کشمیر کے صفحہ ۳۴ پر صاف طور پر اس علاقے کا نام سرزمین سولا بط لکھا ہے چنانچہ عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۶۔ ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۲ پر ہے

فمکث فی تلك البلاد حیناً ثم اتی ار ض سولا بط و بلّغ ساکنیها ۔ یعنی یوز آسف کچھ عرصہ ان علاقوں میں ٹھہرا۔ پھر ایک علاقے میں آیا جس کا نام سولا بط ہے اور وہاں کے لوگوں کو تبلیغ کی۔

۴۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا یہ لکھنا کہ (اور ان کی پورانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یوز آسف ایک نبی شاہزادہ ہے وبلاد شام کی طرف سے آیا تھا) سراسر جھوٹ ہے اور خدا کے بندوں کو دھوکا دینا ہے۔

میں نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۱۰ اور اہل حدیث امرتسر مورخہ ۷ جنوری ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۵۔۶ پر علماء احمدیہ کو چیلنج دیا تھا کہ وہ اہل کشمیر کی پورانی تاریخوں سے یہ الفاظ نکال کر دکھلائیں کہ شہزادہ یوز آسف ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔

آج تک کسی احمدی عالم کو میرا مطالبہ پورا کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور ان شاء اللہ تا قیامت میرے مخالف اہل کشمیر کی پورانی تاریخوں سے یہ الفاظ نہ دکھلاسکیں گے کہ یوز آسف ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس مرزا غلام احمد صاحب نے تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۴ پر جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنے والے کی بابت قرآن شریف میں آیا ہے لعنة الله على الكاذبين

اس طرح مرزا صاحب قادیانی کا یہ لکھنا کہ،

کشمیر کی پرانی تاریخی کتابیں جو ہمارے ہاتھ آئیں ان میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی، بنی اسرائیل میں سے تھا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۸۰)

بھی جھوٹ ہے اور کذب بیانی ہے۔

اور خود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹ کا حاشیہ)

۵۔ ایک مرزائی مولوی نظام الدین نامی لکھتا ہے:

اور یہ جو بعض تواریخ میں آیا ہے کہ یوز آسف شولا پت سے آیا تھا اور عربی کی تحریروں میں اصل لفظ شولا پت آیا ہے یعنی اصل میں پ کے ساتھ آیا ہے، یہ دراصل صلیب کی بگڑی ہوئی صورت ہے اور کشمیری ملاں آج بھی صلیب کو صولیب کہتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کو تنبیہ کی گئی پھر صلیب ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔ (ریویو آف ریلی جنز دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۲)

سبحان اللہ کیسی عجیب توجیہ سوجھی ہے

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

کجا ملک ہندوستان کا علاقہ سرزمین سولا بط، کجا لفظ صلیب۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ اس سے پہلے ایک احمدی مبلغ جناب مفتی محمد صادق صاحب بھی یوں گوہر افشانی کر چکے ہیں کہ:

پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے۔ اسبو گول تے کجھ نہ پھول۔ غالباً مرور زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کو گول بن گیا۔ اصل یوں تھا: ایسو کول، یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اخبار فاروق قادیان ۱۱۔۱۸۔۲۵ مئی ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۱)

کیا کہنا ایسی زبردست دلیل جناب مرزا غلام احمد صاحب کو بھی نہ سوجھی تھی ناظرین ذرا انصاف سے دیکھیں کہ کیسے زبردست دلائل علماء احمدیہ پیش کررہے ہیں خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کرے طفل مکتب بھی ایسی باتیں سن کر یقیناً ہنس دیں گے۔

۶۔ واضح ہو کہ تاریخ کشمیر اعظمی (مطبوعہ ۱۳۰۳ھ مطبع محمدی لاہور) پر خواجہ محمد اعظم لکھتے ہیں:

در جوار ایشاں (یعنی سید نصیر الدین) سنگ قبرے واقع شدہ در عوام مشہورہ است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ در زمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود ایں مکان بمقام پیغمبر معروفست در کتابے از تواریخ دیدہ شد کہ بعد قضیہ دور دراز از حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہا براہ زہد و تقوی آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود بعد رحلت در محلہ انزہ مرہ اسود و در آں کتاب نام آں پیغمبر را یوز آسف نوشت۔ الخ

(نیز دیکھو تاریخ کبیر کشمیر صفحہ ۳۴)

خود مرزا غلام احمد کی کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۲۰، رسالہ کشف الاسرار صفحہ ۱۳ رسالہ ریویو آف ریلی جنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۷۰ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۷۸، ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۷۶، ریویو آف ریلی جنز دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۰ پر (بحوالہ تاریخ اعظمی ص ۸۲) (تاریخ اعظمی کو لکھے قریباً ۲۰۰ برس ہو گئے ہیں ریویو آف ریلی جنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲، صفحہ ۴۷۰) یوں ترجمہ کیا گیا ہے:

سید نصیر الدین کی قبر کے ساتھ ایک نبی کی قبر مشہور ہے وہ ایک شاہزادہ تھا جو غیر ملک سے کشمیر میں آیا وہ زہد و تقوی اور عبادت میں کامل تھا خدا کی طرف سے نبی بنایا گیا اور اہل کشمیر کی دعوت میں مشغول ہوا اس کا نام یوز آسف تھا۔ بہت سے اہل کشف اور خصوصاً میرے مرشد نے شہادت دی ہے کہ اس قبر سے برکات نبوت ظاہر ہوتے ہیں۔

دیکھئے کشمیر کی اس پورانی تحریر میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ:

شاہزادہ یوز آسف ملک شام سے آیا تھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی یہ لکھا ہے کہ: وہ بنی اسرائیلی نبیوں میں سے تھا
اور نہ ہی اس کے آنے کا وقت اس میں لکھا ہے۔

چھٹی دلیل اور اس کا جواب

خادم کرشن قادیانی

اور اس کتاب اکمال الدین میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا (ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۹)

کتاب اکمال الدین کا مصنف ایک عجیب واقعہ بیان کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ نبی جو غیر ملک سے آیا اور کشمیر میں وفات پائی حضرت مسیح ہی تھے اور کوئی نہ تھا کتاب اکمال الدین کے اصل الفاظ یہ ہیں:

حتی بلغ فضاء وا سعا فر فع رأسه فرای شجره عظیمة علی عین ماء احسن ما یکون من الشجر و اکثر ها فر عا و غضا و احلا ها ثمرا و قد اجتمع الیه من الطیر ما لا یعد کثرة فسر بذلك المنظر و فر ح به و تقدم الیه حتی دنی منه و جعل یعتبره و یفسره الشجرة بالبشری التی دعا الیها و عین الماء بالحکمة و العلم و الطیر با لناس الذین یجتمعو ن الیه و یقبلون منه الدین

مذکورہ بالا بیان میں لفظ بشریٰ قابل توجہ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح ہی تھے۔ عبرانی میں انجیل کو بشورے کہتے ہیں اور انگریزی میں گاسپل اور تینوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں یعنی خوشخبری۔ اصل عبرانی بشورے ہے اور چونکہ عبرانی عربی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے بشورے وہی لفظ ہے جو کو عربی میں بشرے کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشریٰ تھا جو انجیل کا عبرانی نام ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں نام ایک ہی شخص کے ہیں جس پر بشریٰ یعنی انجیل اتاری گئی تھی (ریویو آف ریلی جنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۷۱، ۴۷۲، رسالہ کشف الاسرار صفحہ ۱۴، ریویو آف ریلی جنز جلد ۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر۵صفحہ۱۸۴ ریویو آف ریلی جنز جلد۵نمبر۵صفحہ۱۷۷ رسالہ التنقید صفحہ۲۷)

جواب۔عاشق احمد مدنی

ا۔واضح ہو کہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمة فی اثبات الغیب و کشف الخیرہ عربی زبان میں ہے۔دیکھو الفضل یکم مئی ۱۹۱۷ء صفحہ۴۔عبران زبان میں نہیں۔اور بے شک اس کتاب کے صفحہ ۳۵۸ پر لفظ بشری موجود ہے جسکے معنی اس جگہ کتاب ،انجیل، کے نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی اس موقعہ پر ،خوش خبری، کے ہیں جس طرح کتاب شاہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر، کے صفحہ ۱۲۷ پر لکھا ہے اس کے علاوہ اکمال الدین کے صفحہ ۳۵۷ پر لکھا ہے کہ خدا نے کسی فرشتے کو یوز آسف کے پاس بھیجا اس نے کہا:

اتیتك بالتحیة و اذكر لك ماغاب عنك من امر دینك و آخرتك فاقبل بشارتی و مشورتی و لا تغفل من قولی ..یعنی میں تیرے پاس اس لئے آیا ہوں کہ رحمت الٰہی کی تجھے مبارک دوں اور امور دنیا و آخرت کی چند باتیں جو تجھے نہیں معلوم ہیں وہ تعلیم کروں تو میری خوش خبری کو یقین کر اور میرے کہنے سے باہر نہ ہو۔

و نیز دیکھو کتاب شاہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر صفحہ ۱۲۴

اس جگہ لفظ ،بشارت، کے معنی محض ،خوش خبری، کے ہیں نہ کہ کتاب انجیل کے۔

۲۔قرآن مجید کی سورہ مائدہ اور سورہ الحدید میں حضرت عیسیٰ کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

و آتیناه الانجیل یعنی ہم نے عیسیٰ کو انجیل دی۔

قرآن کریم میں انجیل کی بجائے لفظ بشری ،کہیں استعمال نہیں ہوا ہے۔ہاں آیات مقدسہ مثلاً

و ما جعله الله الا بشری (آل عمران:١٢٦)

لهم البشری فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة (یونس:٦٤)

و نزلنا علیك الكتاب تبیانا لكل شیء و هدی و رحمة وبشری للمسلمین (النحل:٨٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قل نزله روح القدس من ربك بالحق ليثبت الذين آمنوا و هدی و بشری للمسلمین (النحل : ۱۰۲)

میں لفظ بشری آیا ہے مگر اس کے معنی، خوش خبری، کے ہیں نہ کہ کتاب انجیل کے۔

۳۔مرزا غلام احمد کی ایک کتاب کا نام حمامة البشری ، ہے۔ آپ کے الہامات کا مجموعہ،البشری، نامی ایک کتاب میں شائع ہوا ہے۔مرزا غلام احمد صاحب کا ایک الہام ہے بشری لك یا ا حمدی ۔ان میں لفظ بشری کے معنی کتاب انجیل کے نہیں ہیں بلکہ خوش خبری کے ہیں۔

ساتویں دلیل اور اس کا جواب

خادم کرشن قادیانی:

اہل کشمیر شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے اسف عربی میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسی اپنی قوم کو تلاش تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے اسلئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۲۲۸ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴)

جواب۔عاشق احمد مدنی

ا۔ان دو کتابوں تو یہ لکھا گیا ہے کہ آسف کے معنی ہیں قوم کی تلاش کرنے والا۔اس کے برعکس کتاب ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴،صفحہ و پر ہے:

دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غم گین آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غم گین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنا نام کے ساتھ آسف ملا لیا...

چنانچہ یوسف جو حضرت یعقوب کا بیٹا تھا اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس کی جدائی پر اندوہ اور غم کیا گیا جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما کر کہا ہے یا اسفا علی یو سف پس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا اس لئے اس کا نام یوسف ہوا۔
(نیز دیکھو رسالہ نورالقرآن صفحہ ۷۱ کا حاشیہ تبلیغ رسالت جلد ۴ ص ۸۷)

اور خود ہی مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں کہ

ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق
۔(ست بچن۔ صفحہ ۳۱)

اور لطف یہ ہے کہ زبان عبرانی سے مرزا غلام احمد ناواقف ہیں (نزول مسیح۔ صفحہ ۵۷)

۲۔قرآن شریف میں آتا ہے

و لما رجع موسى الى قومه غضبا ن اسفا (الاعراف:۱۵۰)

اور جب واپس آیا موسی طرف اپنی قوم کے غصہ میں اور افسوس کرتا ہوا

اس طرح سورہ الکہف آیت ۶ میں ہے:

فلعلك باخع نفسك على آثارهم ان يومنوا بهذا الحديث اسفا۔

۳۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے مخالفوں کے بارے میں ایک جگہ لکھتے ہیں

يا اسفا انهم اتفقوا على الضلالة جميعا برائیشاں افسوس کہ ایں مردم ہم گناں طریق ضلالت اختیار نمودند (انجام آتھم۔ صفحہ ۸۳)

اور دوسری کتاب میں مرزا غلام احمد فرماتے ہیں:

فرجع موسى غضبان اسفا یعنی حضرت موسی غضب اور تاسف کی حالت میں واپس ہوا۔
(حمامۃ البشری مترجم حصہ اول صفحہ ۹۹)

۴۔لغت کی کتابوں مثلاً مجمع البحار جلد ا صفحہ ۳۱۔۳۲، قاموس جلد ۳ صفحہ ۲۱، تاج العروس جلد ۶ صفحہ ۴۰، منتہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الارب جلد اصفحہ ۳۶، مفردات القرآن صفحہ ۱۵، المصباح المنیر جلد اصفحہ ۱۰، منتخب اللغات صفحہ ۶۲، غیاث اللغات صفحہ ۲۹۔ اور صراح مع قراح جلد ۲ صفحہ ۳۴۰ پر لفظ آسف کے معنی اندوہ گین، افسوس، غم گین، خشم ناک، آئے ہیں مگر جو معنی مرزا غلام احمد صاحب نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴، اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۲۲۸ پر لکھے ہیں وہ معنی لغت کی ان کتابوں میں نہیں آئے ہیں۔

۵۔ایک احمدی مولوی لکھتا ہے کہ چونکہ اس قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات سے مشابہت رکھتے ہیں اس لئے اکثر عیسائی صاحبان کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ شہزادہ یوزآسف گوتم بدھ کا ہی دوسرا نام ہے (ریویو جون ۱۹۱۰ء ص ۲۳۸۔۲۳۹) اور یہ کہ یورپ کے بعض مصنفوں نے جوزافٹ (یوزآسف) اور گوتم بدھ کو ایک ہی شخص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱۔۱۲ صفحہ ۴۷۴) عیسائیوں کی تردید میں احمدی مولوی یوں لکھتا ہے

> اگر یوزآسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱۔۱۲ صفحہ ۴۷۴)
>
> اگر سری نگر کی قبر بدھ کی ہوتی تو وہ دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیرؤوں کا مرجع ہونی چاہیے تھی۔
> (ریویو آف ریلیجنز جلد ۹ نمبر ۶ صفحہ ۲۳۹)

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

میں کہتا ہوں کہ اگر یوزآسف کے قصہ کے بعض واقعات حضرت یسوع مسیح عیسی بن مریم کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں اگر سری نگر کی قبر حضرت مسیح کی قبر ہوتی تو دنیا کے کل مسیحی مذہب کے پیرؤوں کا مرجع ہونی چاہیے تھی پس مرزا غلام احمد کا یہ لکھنا کہ

> جو سری نگر میں محلّہ خان یار میں یوزآسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسی کی قبر ہے۔ (راز حقیقت۔ صفحہ ۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سراسر جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنے کے بارے میں خود مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت۔ صفحہ ۲۲۳)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۲۰۶)

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۹ کا حاشیہ)

جھوٹ بولنا ام الخبائث ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۲۸)۔

(ہفت روزہ توحید امرتسر ۱۹ شوال ۱۳۴۶ھ۔ ۱۱۔ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷ تا ۱۰)

....

کیا حضرت مسیح مصلوب ہوئے؟

اور ان کے زخموں کو مرہم عیسی سے اچھا کیا گیا؟

مرہم عیسی کی حقیقت

از قلم: مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرت سر

مرزا غلام احمد قادیانی کے جہاں اور بہت سے حیرت انگیز دعاوی ہیں اون میں یہ بھی کوئی کم حیثیت نہیں رکھتا جس پر آج ہم ایک سرسری نظر ڈال رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے دعوی مسیحیت کی بنیاد اس پر رکھی کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو گئے اور ان کی قبر ملک کشمیر میں ہے۔

توحید کی گذشتہ اشاعتوں میں مرزا غلام احمد صاحب کے دلائل پر ایک مکالمہ کی شکل میں کافی روشنی ڈالی جا چکی ہے آج ہم اسی سلسلہ میں مرزا صاحب کے اس دعوی پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ ان پر غشی کی حالت طاری ہوگئی بعد میں دو تین روز کے بعد غشی دور ہوگئی اور ہوش میں آ گئے اور ان کے زخم مرہم عیسی سے اچھے ہو گئے۔

امید ہے کہ ناظرین کرام توحید مرہم عیسی کی حقیقت کا دل چسپی سے مطالعہ کریں گے،

مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب

۱۔ ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۸۔۳۸۱، نزول المسیح صفحہ ۱۵۱، مسیح ہندوستان میں صفحہ ۴۹، بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷، کتاب البریہ صفحہ ۲۴۳۔۲۴۴ (حاشیہ) الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۶ (نیز الحکم ۲۸ مئی ۱۹۲۵ء صفحہ ۶) ایام الصلح صفحہ ۱۴۵، راز حقیقت صفحہ ۳ حاشیہ، تحفۃ الندوۃ صفحہ ۱۰، تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۰ میں ان امور کو تسلیم کیا گیا ہے کہ

حضرت مسیح ہی گرفتار کئے گئے اور وہی صلیب پر کھینچے گئے تھے یہود و نصاری دونوں اس بات پر یک زبان متفق ہیں کہ مسیح ناصری ہی پکڑا گیا اور اسی کو صلیب پر چڑھایا حضرت عیسی ۳۳ برس کی عمر میں مصلوب کئے گئے۔

۲۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶، ۳۷، ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۰۰ حاشیہ، اور ایسے ہی ایام الصلح، راز حقیقت، ست بچن، مسیح ہندوستان میں، سراج منیر، تریاق القلوب، لیکچر سیالکوٹ، تحفہ گولڑویہ، مواہب الرحمٰن، کشف الغطاء، چشمہ مسیحی اور کتاب البریہ میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ

حضرت عیسی صلیب پر فوت نہیں ہوئے مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہوگئی تھی بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آ گئے اور مرہم عیسی کے استعمال سے ان کے زخم بھی اچھے ہو گئے۔

۳۔ مسیح ہندوستان میں، صفحہ ۵۴۔۵۶، اور ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۶۔۳۹۷ پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک اعلی درجہ کی شہادت جو حضرت مسیح کے صلیب سے بچنے پر ہم کو ملی ہے جو ایسی شہادت ہے کہ بجز ماننے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ بن نہیں پڑتا وہ ایک نسخہ ہے جس کا نام مرہم عیسی ہے جو طب کی صدہا کتابوں میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے...اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی، اور کیا یہودی، اور کیا مجوسی، اور کیا مسلمان، سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسی کیلئے انکے حواریوں نے طیار کیا تھا...بہرحال اس دوا کے استعمال سے حضرت مسیح کے زخم چند روز ہی میں اچھے ہو گئے اور اس قدر طاقت آ گئی کہ آپ تین روز میں یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پیادہ پا گئے

جواب از مدقق

ا۔حق بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ، احادیث صحیحہ نبویہ، روایات صحابہ، اقوال تابعین، وآئمہ اربعہ، اسلامی تاریخوں اور اسلامی تفسیروں میں مرہم عیسی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔اور نہ ہی حضرت مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے اور مرہم عیسی سے ان کا علاج ہونے کا کوئی ذکر ہے۔

۲۔شیخ الرئیس فی الطب بوعلی سینا کی کتاب قانون (مطبوعہ ۱۲۹۴ھ چھاپہ مصری) کی جلد سوم فصل مرہموں کے بیان میں، صفحہ ۴۰۵ پر الفاظ یوں ہیں:

مرهم الرسل و هو شليحا اى امر هم الحوا ر يين و يعرف بمرهم الز هرة و بمر هم مند يا و هو مر هم يصلح بالرفق النواصير الصعبة و ا لخنا زير الصعبة ليس شىء مثله و ينقى الجراحات من اللحم الميت و القيح ويد مل يقا ل انه ا ثنا عشر دواء لا ثنى عشر حوار يا

مرہم رسل، اس مرہم کو مرہم شلیخا کہتے ہیں یعنی مرہم حواریین کا اور مرہم زہرہ اور مرہم مندیا کے نام سے مشہور ہے۔یہ ایسا مرہم ہے کہ بآسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے کوئی دوا مثل اس کے نہیں ہے اور پھوڑوں کے مردار گوشت اور پیپ کو نکال دیتا ہے اور اندمال کرتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔

نوٹ: شیخ بوعلی سینا نے اس مرہم کو مرہم عیسی کے نام سے یاد نہیں کیا نہ ہی اس نے یہ کہا کہ اسے حواریوں نے حضرت مسیح کے لئے یعنی آپ کے زخموں کے لئے بنایا بلکہ اس نے یہ لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔

اس کو شیخ کا اپنا مذہب لکھنا سراسر دھوکہ دینا ہے ۔پس جناب مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ:

ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی، اور کیا یہودی، اور کیا مجوسی، اور کیا مسلمان، سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسی کیلئے ان کے حواریوں نے طیار کیا تھا۔(مسیح ہندوستان میں۔ص ۵۵)

سراسر غلط ہے۔

جناب مرزا صاحب نے کتاب مسیح ہندوستان کے صفحہ ۵۶ میں اور ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۷ پر بعنوان ،

فہرست ان کتابوں کی جن میں مرہم عیسی کا ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسی کے لئے یعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی،،

سب سے پہلے کتاب قانون، شیخ الرئیس بوعلی سینا کا نام لکھا ہے حالانکہ اس کتاب میں بوعلی سینا نہیں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ مرہم حضرت عیسی کے لئے یعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔

۳۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب مسیح ہندوستان کے صفحہ ۵۷ پر کتاب منهاج الدكان بدستور الاعيان فى اعمال و تركيب النافعة للابدان ،تالیف افلاطون زمانہ ابوالمنا ابن ابی نصر العطاء الاسرائیلی الہارونی (یعنی یہودی) کا حوالہ بھی دیا ہے حالانکہ اس کتاب منهاج الدكان (طبع مصر) کے صفحہ ۸۳ پر یوں لکھا ہے

مرهم الرسل و هو مرهم الحواريين و مرم الشلاحين و معنى هذا اللفظة بالعبرانى الرسل ۔

ترجمہ: یعنی مرہم رسل کو مرہم حوارین اور مرہم شلاحین بھی کہتے ہیں اور لفظ شلاحین کے معنی عبرانی میں رسل کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس اسرائیلی طبیب نے اس مرہم کا نام مرہم عیسی نہیں لکھا ہے اور نہ ہی یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسی کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا بلکہ اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا کہ مرہم عیسی حضرت عیسی کے لئے یعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی چونکہ یہ طبیب اسرائیلی تھا زبان عبرانی کا عالم اس نے لفظ شلاحین کے صحیح معنی رسل بتلادیئے پس جناب مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ

یہ عبرانی یا یونانی لفظ ہے جس کے معنی باراں کے ہیں (ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴ بر صفحہ د ۔نور القرآن حصہ اول صفحہ ۶۷ کا حاشیہ، تبلیغ رسالت جلد ۴ صفحہ ۸۵)

اور یہ کہ شلیخا کا لفظ جو یونانی ہے جو باراں کو کہتے ہیں ۔ان کتابوں میں اب تک موجود ہے۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۰، ریویو اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۰۰)

سراسر غلط ہے اور نادرست ہے۔

چنانچہ جناب منشی خادم حسین احمدی ساکن بھیرہ نے اس امر کو تسلیم کیا کہ شلیخا عبرانی لفظ ہے جس کے معنی رسل کے ہیں۔ (الحکم قادیان ۱۷ نومبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۴۔ کتاب قرابادین کبیر کی جلد دوم صفحہ ۵۰۸ ۔ ۵۰۹ پر ہے

مرہم حواری، ایں مرہم را مرہم رسل نیز نامند و ترجمہ کردہ شد در قرابادین رومی بر ہم سلیخا و معروف بہ مرہم زہرہ و گفتہ کہ ایں مرہمدوازدہ دوست از دوازدہ حواری حضرت عیسی کہ ہر یک یک دوارا اختیار کردہ ترکیب نمودند وایں مرہم بہترین مرہم ہا ست

اس کے بعد اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے

وگفتہ کہ ایں مرہم را مرہم بخار و اثنا عشری نیز نامند

نوٹ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرہم کا کوئی ایک نام نہیں ۔ بلکہ متعدد نام ہیں ۔مثلاً شلیخا، یا سلیخا، رسل، حواریین، مندیا، اثنا عشری، زہرہ، بخار (مندیا؟) سب سے کم مشہور نام مرہم عیسی ہے جس کو نہ شیخ نے ذکر کیا نہ رومی نے اور نہ اسرائیلی نے اور نہ صاحب قرابادین کبیر نے اور سب سے قدیم اور مشہور نام شلیخا یا سلیخا اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسل ہے اور یہ تو بالکل غلط ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسی کے لئے بنایا گیا۔

۵۔جس زمانہ میں فرنگستان میں طب جالینوس رائج تھا صدہا مرکبات کے ایسے ہی شاعرانہ نام وہاں بھی مشہور تھے ایک تریاق تھا جس کا یونانی نام ڈودیکا تھیون ہے بمعنی بارہ دیوتا اس میں بھی بارہ اجزاء تھے جو یونان کے بارہ دیوتاؤں سے منسوب ہوئے مرہم رسل جس کا یونانی نام دوڈیکا فارمیکم یعنی بارہ دوائیں ہے عیسائی اطباء نے یونانیوں کے تریاق، بارہ دیوتا، کے مدمقابل اس کو بارہ رسول کے نام سے منسوب کر کے انگوئم اپاسٹولورم زبان لاطینی کہنا شروع کر دیا (دیکھو ڈاکٹر ہوپر کی میڈیکل ڈکشنری) جسکے معنی ہیں، مرہم رسل۔اوراس نام میں محض ۱۲ عدد کی رعایت منظور تھی مسلمان اطباء نے اسی بارہ عدد کی رعایت سے اس کو اثنا عشری کہا اور مجوسیوں نے اس کا نام زہرہ رکھا اور اب مسلمانوں کو بھی حق ہو گیا کہ وہ اس کو بارہ اماموں سے منسوب کریں مگر نہ قرص کوکب

(قرابادین کبیر۔جلد۲صفحہ۳۴۶)

زحل کا دیا ہوا نسخہ تھا اور نہ عطیۃ اللہ نامی دوائی (قرابادین کبیر۔جلد۲صفحہ۳۶۴) خدا نے الہام کی تھی اور نہ مرہم عیسی مرہم رسل، مرہم اثنا عشری حضرت مسیح یا حواریوں یا اماموں کا دیا ہوا ہے۔

۶۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے قدیم نام اس کا اسم بامسمی دوڈ تکا فارمیکم ہی تھا یعنی بارہ دوائیں (موم سفید، راتینج، زنگار، جاؤشیر، زراوند طویل، کندر، مرکی، بیروزہ، مقل، مرداسنگ، روغن زیت) جسکا ترجمہ اثنا عشری ہوا مگر یونانیوں کے تریاق کی ریس میں مجوسیوں نے جو منجم ہوتے تھے اپنے عقیدے کی رعایت سے اس کو مرہم زہرہ کیا۔یہودیوں نے اس کو مرہم شلیجا کہا۔عیسائیوں نے مرہم حوارین یا مرہم رسل، اور مسلمانوں نے اثنا عشری۔غرض جتنے منہ اتنی باتیں حالانکہ دوائیوں میں معجون مسیحی مشہور ہے اور مفرح مسیحی بھی (قرابادین شفائی صفحہ۱۷۳و۱۸۳)۔اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ یہ دوائیں بھی مسیح نے یا حواریوں نے تیار کی تھیں۔

(توحید امرتسر۔ ۴ ذی قعد ۱۳۴۶ھ۔ص۴۔۶)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراق مرزا کی تحقیق

از قلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے۔ان میں سے ہر ایک یہی گمان کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کی اس پیش گوئی کے مطابق اس امت میں بہت سے لوگوں نے نبوت و رسالت کا دعوی کیا اور پھر خسر الدنیا والآخرۃ ہو کر اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔آنحضرت ﷺ کی اس پیش گوئی کو پورا کرنے کے لئے ہمارے ملک پنجاب کی سرزمین سے بھی ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نکلے اور آپ نے نبوت و رسالت کا دعوی کیا اور ساتھ ہی اسکے یہ کہا کہ میں مسیح موعود ہوں۔یعنی جو حضرت عیسی کی قرب قیامت پر تشریف آوری کا ذکر حدیثوں میں آیا ہے وہ میں ہی ہوں۔حضرت مسیح کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں منجملہ ان کے ایک وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم جلد دوئم صفحہ ۳۹۹ تا ۴۰۱ پر بروایت حضرت نواس ؓ بن سمعان آئی ہے اور جس کا ایک حصہ خاص متعلق مسئلہ مبحوثہ بالفاظ ترجمہ یہ ہیں

دجال انہیں کاموں میں ہوگا کہ ناگہاں اللہ بھیجے گا حضرت مسیح ابن مریم کو پس وہ مینارہ سفید کے پاس اتریں گے جانب مشرقی دمشق کے درحالیکہ ہوں حضرت عیسی زرد دو کپڑوں کے درمیان حضرت عیسی رکھنے والے ہوں گے اپنی دونوں ہتھیلیاں دو فرشتوں کے بازوں پر جس وقت آپ اپنا سر جھکاویں گے آپ کا پسینہ ٹپکے گا۔اور جب سر اٹھاویں گے ان کے سر کے بالوں سے قطرے اتریں گے چاندی کے دانوں کی مانند کہ موتیوں کی مانند ہوں گے۔پس نہ ہوگا کوئی کافر کہ ہوا دم عیسی کی پاوے گا مگر مر جاوے گا اور آپ کا دم پہنچے گا جہاں تک کہ آپ کی نگاہ پہنچے گی۔پس حضرت عیسی علیہ السلام تلاش کریں گے دجال کو یہاں تک کہ اس کو باب لد پر پاویں گے پس دجال کو قتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔

چونکہ اس حدیث میں صورت نزول اور جائے نزول کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے، اور جناب میرزا غلام احمد صاحب خوش قسمتی سے ان میں سے ایک وصف بھی اپنے اندر نہ رکھتے تھے، اس لئے اس حدیث کی تاویل کرنے کی آپ کو ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اس کے متعلق آپ کے اعجوبہ روزگار اقوال جو اپنی نبوت اور مسیحیت کے لئے ضروری سمجھا اور بیان کیا وہ ہیں

اقوال مرزا قادیانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

۱۔ میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان پر سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی، تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی، اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔

(اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء ص ۵۔ احمدی خاتون ج ۲ نمبر ۴۔ ۵ ص ۳۳)

۲۔ میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں، تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ دن رات مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر زیادہ ہو جاتا ہے، تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔

(منظور الٰہی ص ۳۴۸ بحوالہ اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۴۹)۔

۳۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵)

۴۔ حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔مراق کا مرض حضرت صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۹۔۱۰)

بیمار مرزا

ا۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو بدہضمی اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

۲۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

(ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

مراق کے اسباب

مراق کا اول حقیقی اور سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبعی میلان اور عصبی کمزوری ہے عصبی امراض کے متعلق یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ یہ ہمیشہ ورثہ میں ملتی ہے اور لمبے عرصہ تک خاندان میں چلتی ہے دوسرا سبب مراق کا غذا کی کمی ہے۔(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۸)

مرزا صاحب کو مراق کیوں ہوا

مرض مراق حضرت صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے اول کثرت دماغی محبت، تفکرات قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر، دوسری غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوءہضم اور اسہال کی شکایت۔(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۹)

مراق کا مرض حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب میں موروثی نہ تھا، بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔اور اس کا باعث سخت دماغی محنت تفکرات غم اور سوءہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جسکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔

(ریویو آف ریلی جنز جلد ۲۵ نمبر ۸ صفحہ ۱۰)

مرزا غلام احمد کی بیوی کو مراق

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:

میری بیوی کو مراق ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے ۔ (کتاب منظور الہی ۔ص ۲۴۴)

مرزا غلام احمد کے لڑکے کو مراق

ڈاکٹر چوہدری محمد شاہنواز خانصاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کو یہ مرض (یعنی مراق) ورثہ میں نہیں ملی مگر خاندان میں اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ مجھ کو کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱)

تشریح مراق از روئے طب

یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کے احشاء البطین سے جدا کرتا ہے اور معدہ کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے خیالات پر قابو نہیں رہتا۔

(ریویو آف ریلی جنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

ان جملہ حوالجات و نیز خود مرزا غلام احمد صاحب کے بیانات سے یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ گئی کہ مرزا صاحب مراقی تھے۔ آپ کو عارضہ مراق لاحق تھا۔ اور خوب لاحق تھا۔ اور جناب مرزا آنجہانی کے نزدیک یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرض آپ کی مسیحیت اور نبوت کی منجملہ دو دلیلوں میں سے اول دلیل ہے لیکن اب اسی کے مقابل نقشہ ذیل ملاحظہ ہو

نبی: نبی میں اجتماع توجہ بالا رادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔(ریویو آف ریلی جنز جلد ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰)

صاحب مراق: اس مرض (مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا۔(ریویو آف ریلی جنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

جناب مرزا غلام احمد صاحب و نیز آپ کے چیلوں نے جس چیز کو نبوت کا ثبوت قرار دیا تھا وہی چیز آپ کے دعوی کے بطلان کی دلیل بن گئی اس کے علاوہ اور بھی سنئے اپنے ہی گھر کی شہادت لیجئے

مراق ایک برا مرض ہے

ا۔منشی احمد حسین احمدی فرید آبادی مرزا جی کے خواص میں سے تھے آپ کا قول بھی مرزائیوں کے نزدیک یقیناً حجت ہوگا وہ لکھتے ہیں:

پیسہ اخبار (لاہور) کے کسی پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا تھا کہ میں خلیفہ وقت ہوں جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔(اخبار بدر قادیان۔۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴)

مولوی محمد یعقوب خان احمدی لکھتے ہیں (ڈاکٹر مرزا یعقوب مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے ایک معزز اور سرکردہ رکن ہیں ان کی شخصیت قادیانی اور لاہوری ہر دو صنف میں مسلم ہے، سلسلہ کے اندرونی اختلافات کے ذیل میں اپنے ذاتی تجارب کا اظہار ڈاکٹری رنگ میں یوں کرتے ہیں):

> بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ ان کی حالت مرض مونومونیا تک پہنچ چکی ہے یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب ایک بات نے دل اور دماغ پر قبضہ جما لیا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔(پیغام صلح لاہور ۱۴۔اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کو اپنے خیالات پر قابو نہیں

میں پیچھے یہ دکھا آیا ہوں کہ اس مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور لطف یہ ہے کہ ان امراض (مالیخولیا ہسٹیریا یا مرگی) میں بھی مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵۔ اگست ۱۹۲۶ء ص ۵۔۶)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پھر اس کے بعد (خدانے) فرمایا شعنا نعسا یہ دونوں فقرے شائد عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶ کا حاشیہ)

بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔ (نزول المسیح۔ص ۵۷)

اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالا تر ہے ...پس یاد رکھنا چاہیے کہ قدیم سنت اللہ کے موافق تو یہی عادت اللہ ہے کہ وہ ہر ایک قوم کے لئے اسی زبان میں ہدایت کرتا ہے لیکن اگر کوئی زبان ایسی ہو کہ ملہم کو خوب یاد ہو اور گویا اس کی زبان کے حکم میں ہو تو بسا اوقات ملہم کو اس زبان میں الہام ہو جاتا ہے

(چشمہ معرفت۔ص ۲۰۹۔۲۱۰)

اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ (ست بچن۔ص ۳۱)

نوٹ: مرزا صاحب قادیانی کی اصل زبان نہ تو سنسکرت ہے نہ انگریزی اور نہ عبرانی اور نہ ہی یہ ایسی زبانیں ہیں جو مرزا صاحب کو خوب یاد ہوں بلکہ عبرانی زبان مردہ ہے۔ (فاروق ۶ مئی ۱۹۲۶ء ص ۵۔ بدر ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۱۲، یا ۱۳، پیغام صلح ۲۶، ۲۹۔ اگست ۱۹۱۵ء ص ۲) اور اسی طرح سنسکرت بھی ایک مردہ زبان ہے (فاروق ۶ مئی ۱۹۲۶ء ص ۵، ۶)

(توحید امرتسر۔ یکم محرم۔ ۱۳۴۷ھ۔ص ۹۔۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد کے عارضہ ہسٹیریا کی تحقیق

آپ کی خودساختہ نبوت کی تردید بطرزِ جدید

ازقلم: مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

جناب مرزا صاحب آنجہانی نبوت کے ساتھ مسیح موعود ہونے کے بھی مدعی تھے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت پہلے نمبر میں مسلم شریف کی وہ حدیث گذر چکی ہے کہ اس میں حضرت مسیح کے نزول کی صورت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ دو زرد چادروں میں ملبوس ہو کر آسمان سے اتریں گے اور جناب میرزا صاحب بوجہ مصنوعی نبی اور فرضی مسیح ہونے کے ان دونوں چادروں کے یکدم عاری تھے اور ہونا بھی چاہتا تھا مگر ایسی صورت میں ایسے کھلے نشان کی عدم موجودگی میں آپ کے دعاوی مسیحیت کو کون تسلیم کر سکتا تھا، اسلئے آپ نے ان دو چادروں کو تاویل کر کے دو بیماریاں بتلائیں کہ میرے جسم میں دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ میں، دوسری نیچے کے دھڑ میں۔ گذشتہ نمبر میں اسی سلسلہ میں آپ کے مرض مراق کا ذکر تھا اور آج اسی کا یہ دوسرا حصہ ہے اس میں مرض ہسٹیریا کا ذکر ہے اور خود یہی دو بیماریاں آپ کے دعوی نبوت کے لئے بجائے ثبوت کے تکذیب نبوت کا کام دیں گی۔ ملاحظہ ہو

ڈاکٹر چوہدری شاہنواز صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں

ایک مدعی الہام کی نسبت اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسے ہسٹیریا، یا مالیخولیا، یا مرگی کا مرض ہے، تو پھر اس کے دعوی کی تردید کیلئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت صاحب میں مرض مرگی کی علامات نہ تھیں اور نہ ہی کبھی ان کو ہسٹیریا کا دورہ ہوا تھا۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۹)

جناب مرزا مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قادیانی احمدی لکھتے ہیں؛

بیان کیا مجھ (بشیر احمد) سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا یا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند روز بعد ہوا تھا۔ رات کو سونے کے وقت آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر وہ دورہ خفیف تھا۔

پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نماز کے لئے ایک دفعہ باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج طبیعت کچھ خراب ہے۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا کہ پانی کی ایک گاگر جلدی گرم کر دو۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی، چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت سے کہا کہ اسے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔

میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت آج بہت خراب ہو گئی تھی، لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے، اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اسکے بعد آپ (مرزا غلام احمد) کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔

خاکسار نے پوچھا کہ دورہ میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور گردن کے پٹھے کھینچ جاتے تھے اور سر میں سر چکر ہوتا تھا۔ اس وقت آپ (مرزا غلام احمد) اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور کچھ طبیعت بھی عادی ہو گئی۔

خاکسار بشیر احمد نے پوچھا کہ اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہ تھی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے معمولی سر کے دورے ہوا کرتے تھے۔خاکسار نے پوچھا کہ کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھایا کرتے تھے۔والدہ صاحبہ نے فرمایا: ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔

(سیرۃ المہدی از مرزا بشیر احمد خلف مرزا غلام احمد جلد اول ص ۱۳)

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مرزا غلام احمد قادیانی (جو مدعی الہام تھے) کے متعلق یہ ثابت ہو گیا ہے کہ آپ کو مرض مراق کے علاوہ مرض ہسٹیریا بھی تھا اور آپ کو ہسٹیریا کا دورہ بھی ہوا تھا تو آپ کے دعاوی کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو آپ کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔

مرزا صاحب کی بیماریاں

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میں ایک دائم المریض آدمی ہوں...اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔جنکی تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور جس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳و۴ ص ۴)

ب۔میں جو خدا تعالی کی طرف سے مسیح موعود ہوں احادیث میں میری جسمانی علامات میں سے یہ دو علامتیں بھی لکھی گئی ہیں کیونکہ زرد رنگ چادر سے بیماری مراد ہے اور جیسا کہ مسیح موعود کی نسبت حدیثوں میں دو زرد رنگ چادروں کا ذکر ہوا ہے ایسے ہی میرے لاحق حال دو بیماریاں ہیں۔ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماری بدن کے اوپر کے حصے میں ہے جو اوپر کی چادر ہے اور وہ دوران سر ہے جس کی شدت کی وجہ سے بعض وقت میں زمین پر گر جاتا ہوں اور دل کا دوران خون کم ہو جاتا ہے اور ہولناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کا مرض ہے جس کو ذیابیطس بھی کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۲۰۱)

ج۔ اور ایک دفعہ یہ ذکر آیا کہ احادیث میں ہے کہ مسیح موعود زرد رنگ کی چادروں میں اترے گا ، ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں، سو میں نے کہا کہ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑوں سے مراد بیماری ہے اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ ص ۴۳۔۴۴)

د۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعوی مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے میں نے ان کیلئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۳۰۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س۔ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے، پندرہ بیس مرتبہ پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سو سو دفعہ دن میں پیشاب آتا ہے اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے صلاح دی کی ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی ہمدردی فرمائی، لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ (ریویو آف ریلی جنز جلد۲ نمبر۴ بابت اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۹)

نتیجہ: بالآخر مذکور کلام سے یہ ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں مندرجہ ذیل بیماریاں تھیں

۱۔ دردسر۔ ۲۔ دوران سر۔ ۳۔ کمی خواب۔ ۴ تشنج قلب۔ ۵۔ اسہال۔ ۶۔ بدہضمی۔ ۷۔ کثرت پیشاب۔ ۸۔ ذیابیطس شکری۔ ۹۔ مراق۔ ۱۰ ہسٹیریا (ڈاکٹر شاہ نواز نے لکھا ہے کہ جناب مرزا صاحب کو ذیابیطس شکری نہ تھی۔ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۔ ۹۔ ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۲۸۔ حالانکہ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۴۹ اور حقیقۃ الوحی ص ۳۶۴ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو مرض ذیابیطس شکری تھا)

اور مراق والے شخص کو اپنے جذبات پر قابو نہیں ہوتا حالانکہ نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے اسی طرح ہسٹیریا والے شخص کو اپنے جذبات پر قابو نہیں ہوتا اور نبی کو قابو ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰۔ ۳۱)

پس ثابت ہوا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی مرض مراق اور مرض ہسٹیریا میں مبتلا ہونے کے سبب اپنے دعوی رسالت میں سچے نہ تھے بلکہ کاذب تھے۔

(اخبار توحید امرتسر۔ ۱۵ محرم ۱۳۴۷ھ ص ۸۔ ۹)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح ۔ا

از قلم: مولوی حبیب اللہ کلرک محکمہ نہر امرتسر

الحمد لله رب العالمين و الصلوة و السلام على خاتم النبيين و على آله واصحابه اجمعين

حضرت مولانا مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی مدیر اخبار ہذا نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت مسیح ناصری کی حیات پر ایک مبسوط مضمون لکھا جائے۔ مولانا کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اس عاجز نے اس مسئلہ پر ایک مبسوط مضمون لکھنے کا ارادہ کیا ہے جو ناظرین اخبار توحید کے لئے امید ہے کہ ضرور باعث دل چسپی ہوگا، اور ساتھ ہی قادیانی دلائل کا جواب بھی دیا جائے گا ان شاء الله و ماتوفيقى الا بالله عليه توكلت و اليه انيب (حبیب اللہ)

ہمارے اور قادیانی جماعت کے درمیان اس امر کا نزاع ہے کہ آیا حضرت عیسی ابن مریم آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تھے یا فوت ہو گئے تھے۔ ہم اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں چڑھائے گئے بلکہ زندہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور قیامت کے پہلے آپ دوبارہ تشریف لا کر دجال ملعون کو قتل کریں گے اور فوت ہو جائیں گے۔ برخلاف اس کے قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے تھے مگر آپ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ غشی آپ پر طاری ہو گئی تھی مرہم عیسی سے آپ کا علاج کیا گیا اور آپ اچھے ہو گئے۔ بعد ازاں آپ نے مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کی اور ملک کشمیر کے شہر سری نگر میں آپ فوت ہو گئے اور محلّہ خان یار میں آپ کی قبر ہے۔ (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ء۔ ص ۱۳)

اخبار توحید مورخہ ۲۸ مارچ، و ۴۔ اپریل و ۱۱۔ اپریل ۱۹۲۸ء میں اس امر پر مفصل مضمون لکھا گیا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں ہے اسی طرح توحید مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۲۸ء میں مرہم عیسی کے متعلق بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مفصل مضمون لکھا گیا ہے اس لئے اب ان ہر دو امور کی نسبت کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں، البتہ حیات مسیح کے مضمون کو شروع کرنے سے پہلے دو امروں کو بیان کرنا نہایت ضروری ہے ان دو امروں کو دو مقدمات سمجھئے اول یہ کہ نبی قتل ہو سکتا ہے بلکہ بعض انبیاء قتل بھی کئے گئے۔

دوم یہ کہ اس دنیا میں واقعات نادرہ کا وجود ہو سکتا ہے بلکہ اس کا ثبوت بھی ملتا ہے

یہ دونوں مسئلے دو باب میں مذکور ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالی

ان ہر دو امور کے سمجھ لینے کے بعد حیات مسیح السلام کا مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آ سکتا ہے

صورت فیصلہ: قرآن مجید میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

فان تنا زعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول (النساء:۵۹)

پس اگر تم میں کسی امر میں نزاع ہو جائے تو اللہ اور (اس کے) رسول کی طرف اس کا مرافعہ کرو

ہمارے (فرضی) پنجابی نبی یعنی مرزا غلام احمد صاحب بھی خوش قسمتی یا بدقسمتی سے قرآنی فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے کے مدعی ہیں (اگرچہ واقعہ اسکے خلاف ہے) چنانچہ آپ اپنے دعوی رسالت مسیحیت کے صدق و کذب کی نسبت فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفین کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسی کی وفات و حیات ہے۔ اگر حضرت عیسی درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ درحقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے سوچو۔ (تحفہ گولڑویہ)

جناب مرزا غلام احمد صاحب تو نہ جانے کس نشہ میں قرآن حکیم کو حکم ماننے کو بول گئے مگر آپ کے حواریوں کے تو ہوش اڑ گئے کہ قرآن میں تو ہمارے مزعومات کی سراسر تردید ہے پھر کیوں کر قادیانی بیڑہ اس بھنور سے سلامت بچے گا۔ اسکے لئے ان کو سوائے اس کے کچھ نظر نہ آیا کہ آیات قرآنیہ کی تاویل کی جائے اور سب سے پہلے قتل انبیاء کا مسئلہ ہی غلط قرار دیا جائے کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ چنانچہ مرزا صاحب کے حواری مولوی نورالدین بھیروی اور مولوی عبدالماجد بھاگل پوری دونوں قتل انبیاء کے وجود ہی کے منکر ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں صاحبان کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مولوی نورالدین صاحب فرماتے ہیں:

یقتلو ن النبیین سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اس لئے اسکو مضارع کے صیغے سے بیان کیا ہے ورنہ یہ قرآن شریف سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل کیا گیا ہو۔ (تفسیر القرآن پارہ اول۔ص ۹۶ و ۱۱۶)

حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل نہیں ہوسکتا۔

(الفضل ۵ فروری ۱۹۲۴ء ص ۵)

۲۔ مولوی عبدالماجد احمدی نے اپنی کتاب القاء ربانی کے صفحہ ۱۳۳ پر لکھا ہے:

سچے نبیوں کے بارے میں قرآن مجید اور اگلی کتابیں متفق ہیں کہ قتل نہیں کئے جاتے ۔

(نیز دیکھو ص ۱۳۴ تا ۱۳۷)

ان مریدان باصفا کی اس ناپاک تاویل کو دیکھ کر ہم نے اس مضمون کے مستقل باب کو متعدد فصلوں میں تقسیم کردیا ہے اور قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ اور تواریخ سے ونیز مرزا غلام احمد اور ان کے مریدوں کے اقوال سے ثابت کردیا ہے کہ قادیانیوں کا یہ دعوی بالکل غلط اور سفید جھوٹ ہے۔

باب اول: فصل اول، آیات قرآنیہ

سب سے پہلے قرآن مجید کی آیات سے قتل انبیاء کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے اور اس کے بعد احادیث نبویہ سے پیش ہوگا

۱. ذلك بانّهم كانوا يكفرون بايات الله ويقتلون النبيين بغير الحق ۔

(بقرہ:۶۱)۔ یہ اس واسطے کہ بنی اسرائیل اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق مار ڈالتے تھے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲. افکلما جاء کم رسول بما لاتھوی انفسکم استکبر تم ففریقا کذ بتم و فریقا تقتلو ن ۔(البقرہ:۸۷) کیا پس جب آیا تمہارے پاس رسول ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے تھے تمہارے جی تو تم نے تکبر کیا پس تم نے ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو مار ڈالتے ہو۔

۳. قل فلم تقتلو ن انبیاء الله من قبل ان کنتم مو منین (البقرہ:۹۱)
کہہ کیوں مارڈالتے تھے اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے اگر تم ایمان والے تھے۔

۴. ان الذین یکفرون بایا ت الله و یقتلو ن النبیین بغیر حق و یقتلو ن الذین یأمرو ن بالقسط من الناس فبشر هم بعذاب الیم (آل عمران:۲۱) تحقیق جو لوگ کہ کفر کرتے ہیں اللہ کی آیات کیساتھ اور نبیوں کو مار ڈالتے ہیں ناحق اور نیز مار ڈالتے ہیں ان لوگوں کو جو انصاف کے ساتھ حکم کرتے ہیں لوگوں میں سے پھر خبر دے ان کو دردناک عذاب کی

۵. ذ لك با نهم کانوا یکفرو ن با یا ت الله و یقتلون ا لا نبیاء بغیر حق
(آل عمران:۱۱۲) یہ اس واسطے کہ بنی اسرائیل اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے

۶. و قتلهم الا نبیاء بغیر حق (النساء:۱۵۵)۔ اور مارڈالنا ان کا اللہ کے نبیوں کو ناحق

۷. قل قد جاء کم رسل من قبلی بالبینات و بالذی قلتم فلم قتلتموهم ان کنتم صا دقین ،(آل عمران:۱۸۳)۔ تحقیق آئے تمہارے پاس رسول مجھ سے پہلے دلیلوں کے ساتھ اور اس چیز کے ساتھ کہ تم نے کہا پس تم نے ان کو کیوں مار ڈالا اگر تم سچے ہو۔

۸. و قتلهم الانبیاء بغیر حق (النساء:۱۵۵)۔ اور بنی اسرائیل کا نبیوں کو ناحق مار ڈالنا۔

۹. کلما جاء هم رسو ل بما لا تهوی انفسهم فر یقا کذ بوا و فریقا یقتلو ن
(المائدۃ: ۷۰)، جس وقت کہ ان کے پاس رسول آئے اس چیز کے ساتھ کہ ان کے جی نہ چاہتے تھے ایک فرقہ کی تکذیب کی اور ایک فرقہ کو مار ڈالا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰. ومامحمدالا رسول قد خلت من قبله الرسل افا ن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم (آل عمران ۱۴۴)۔

اور نہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول، تحقیق اس سے پہلے بھی رسول ہی ہوتے رہے ہیں۔ پس اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔

اس جگہ اللہ تعالی کا یہ فرمانا: اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے،،، ثابت کر رہا ہے کہ نبی کا قتل کیا جانا ممکن ہے اور نبوت و رسالت کے منافی نہیں ہے جس طرح نبی کا فوت ہو جانا اس کی نبوت کا منافی نہیں۔

فصل دوم: حدیثوں سے قتل انبیاء کا ثبوت

پہلی فصل میں قرآن مجید کی دس آیات مقدسہ سے اس بات کا ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کے بعض انبیاء قتل کئے گئے اب اس امر کا ثبوت حدیثوں سے ذیل میں کیا جاتا ہے ذرا غور سے پڑھئیے

۱۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ عذاب قیامت میں کس شخص کو ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس آدمی کو جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا ایسے شخص کو قتل کیا ہو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ و یقتلو ن النبیین بغیر حق و یقتلون الذین یأمرو ن بالقسط من الناس ۔ پھر فرمایا اے ابوعبیدہ بنی اسرائیل نے ۴۳ نبی دن کے اول وقت میں ایک ساعت کے اندر قتل کئے۔ اس پر ۱۷۰ آدمیوں نے ان کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا۔ بنی اسرائیل نے دن کے دوسرے وقت میں ان کو بھی مار ڈالا۔ اللہ تعالی نے اس آیت میں انہیں کا ذکر کیا ہے

(ملاحظہ ہو تفسیر ابن جریر پارہ ۳ صفحہ ۱۲۲۔ ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۵۔ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۳ مواہب الرحمٰن جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۔ ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۱۴ فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۶۔ بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۴۱۴)

۲۔ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود میں مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ سخت تر عذاب میں قیامت کے دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ شخص ہوگا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہے، یا اس نے کسی نبی کو جان سے مارا ہے، یا پیشوائے ضلالت تھا یعنی امام بدعت یا مورت بنانے والا۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

(دیکھو تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ ۱۷۴، ترجمان القرآن جلد اول ۹۹ مواہب الرحمان جلد ا صفحہ ۱۷۹)

۳۔ ایک روز آنحضرت ﷺ جماعت صحابہ پر گذرے اور وہ پیغمبروں کے فضائل بیان کرتے تھے ایک کہنے والے نے کہا حضرت موسیٰ کے ساتھ اللہ نے کلام کیا اور ایک کہنے والے نے کہا کہ حضرت عیسیٰ خدا کی طرف سے ایک روح اور کلمہ ہیں۔ اور ایک نے کہا حضرت ابراہیم اللہ کے خلیل ہیں پس نبی ﷺ نے فرمایا

این الشهيد ابن الشهيد يلبس و الو بر و يأكل الشجر مخافة الذ نب يحى بن ذكر يا

(دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۱ تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۲۶۲)۔

۴۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۴، اور درمنثور جلد ۴ صفحہ ۲۶۲ پر ایک روایت حضرت ابوہریرہ سے آئی ہے جس میں حضرت ذکریا نبی کا قتل کیا جانا لکھا ہے۔

(ہفت روزہ توحید۔ امرتسر۔ ۱۴ صفر ۱۳۴۷ھ۔ یکم اگست.... ص ۴۔۵)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے؟

ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دل چسپ بحث۔۲

ازقلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرت سر

(اس مضمون کی پہلی قسط توحید یکم اگست میں شائع ہوچکی ہے آج اسی مضمون کی دوسری قسط ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے صرف عنوان مضمون بدل دیا گیا ہے کیونکہ اردو میں لکھے ہوئے مضمون کے لئے عربی عنوان میں پسند نہیں کرتا۔ مدیر۔ محمد داود غزنوی)

اقوال صحابی

تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۱۷۴، درمنثور جلد ا صفحہ ۷۳، ترجمان القرآن جلد ا صفحہ ۹۹، ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۱۴، ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۵، فتح البیان جلد ا صفحہ ۱۲۰ مواہب الرحمٰن جلد ا صفحہ ۱۷۹، مواہب الرحمٰن جلد ۳ صفحہ ۱۴۳، بحر المحیط جلد ا صفحہ ۲۳۶، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۳، درمنثور جلد ۴ صفحہ ۲۶۴ پر حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر سے جو روایتیں آئی ہیں ان سے قتل انبیاء خصوصاً حضرت یحیٰ کا قتل کیا جانا ثابت ہے۔

کتب تاریخ اسلامیہ

حافظ ابن جریر طبری کی تاریخ الامم والملوک جلد ۲ ص ۱۳، تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۱۴۴، تاریخ ابو الفداء جلد ا صفحہ ۳۴، تاریخ الخمیس جلد ا صفحہ ۲۰۰،۴۷، ۲۰۱، اخبار الدول صفحہ ۷۰-۷۲ تاریخ کامل ابن الاثیر جلد ا صفحہ ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۳۔ اور روضۃ الصفا جلد ا صفحہ ۱۲۹ میں حضرت یحیٰ اور حضرت ذکریا کا قتل کیا جانا لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی تصریحات

۱۔مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں

و یقتلو ن النبیین بغیرالحق ذ لك بماعصوا و كانوا یعتدون (البقرة:٦١)،
اور خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں یہ اس لئے کہ وہ معصیت اور نافرمانی میں حد سے بڑھ گئے ۔ (براہین احمدیہ۔ص ۲۲۵ کا حاشیہ)

۲۔خدا تعالی نے یہودیوں کی نسبت قرآن کریم میں بیان فرمایا تھا کہ

کلما جاء کم رسو ل بما لاتھوی ا نفسکم (الما ئدة:۷۰)
یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہوگئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا (مقدمہ دافع الوساوس۔ص ۳۴)

۳۔ایسا ہی حضرت عیسی نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے کہہ کر ان کی شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۱۶)

۴۔مسیح ابن مریم رسول اللہ جان بحق ہوا اور خدا کی طرف اٹھایا گیا اور اپنے بھائیوں سے جاملا اور رسول مقبول ﷺ نے اپنی معراج کی رات میں یحی نبی شہید کے ساتھ دوسرے آسمان میں اس کو دیکھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۱۲)

۵۔ظاہر ہے کہ محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا۔اور آنحضرت ﷺ کی دعا میں یہ بات داخل ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں ،تو پھر یہ بات قبول کے لائق ہے کہ قتل ہونے میں کوئی ہتک عزت نہیں ورنہ آنحضرت ﷺ اپنے لئے یہ دعا نہ کرتے ...اگر مسیح قتل نہیں کیا گیا تو کیا یحی نبی بھی قتل نہیں ہوا

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۷)

۶۔یاد رہے کہ اسلام کا بارہواں خلیفہ تیرھویں صدی کے سر پر ہونا چاہیے وہ یحی نبی کے مقابل پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا ایک پلید قوم کے لئے سر کاٹا گیا (سمجھنے والا سمجھ لے)۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۰۱)

۷. ثم يظنون انه (يعنى عيسى) حى جالس فى السماء الثانية مع ابن خالته يحى النبى الشهيد و لا يتفكرون و لاينظرون الى ان يحى قد قتل و لحق بالموتى فكيف جمع الله الحى بالميت (حمامة البشرى ۔ص ۳۱)

۸. و كم من نبى قتلوا فى سبيل الله و ما جاء ذكر قتلهم فى القرآن

(حمامة البشرى ۔ص ۳۶)

۹. و ما كان موت القتل نقصا لانبيائه و كسراً لشانهم و عزتهم و كاين من النبيين قتلوا فى سبيل الله كيحى و ابيه . (حمامۃ البشری۔ص ۵۶ کا حاشیہ)

۱۰۔ جس طرح کہ حضرت یحیٰ سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالیٰ توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے اوسی طرح ہم سے پہلے اسی ملک پنجاب میں سید احمد توحید کا وعظ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

(اخبار بدر ۷ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۱۔ قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرت ﷺ کی نسبت لکھا ہے افان مات او قتل جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

(بدر ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۵۷)

۱۲۔ حضرت یحیٰ کے قتل ہونے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی اگر یحیٰ قتل ہوئے تو پھر عیسیٰ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ (بدر ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۵۸)

۱۳۔ اللہ جل شانہ نے آیت قد خلت من قبله الرسل کی تفسیر میں آپ ہی فرما دیا ہے افان مات او قتل ۔ پس اس ساری آیت کے یہ معنی ہوئے کہ پہلے تمام نبی اس دنیا سے موت یا قتل سے گزر چکے ہیں۔ (تحفہ غزنویہ۔ص ۴۲)

۱۴۔ اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات میں مسیح ابن مریم کو ان نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس دنیا سے گزر گئے اور یحیٰ نبی شہید کے پاس دوسرے آسمان میں ان کو دیکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۴)

۱۵۔اب ان آیات (متی ۲۳،۳۵،۳۶) پر اگر نظر غور کرو تو واضح ہوگا کہ ان میں حضرت مسیح نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ یہودیوں نے جس قدر نبیوں کے خون کئے ان کا سلسلہ زکریا نبی تک ختم ہو گیا اور بعد اس کے یہودی لوگ کسی نبی کو قتل کرنے کے لئے قدرت نہیں پائیں گے۔

(مسیح ہندوستان میں۔ص ۳۲)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کے ان ۱۵۔اقوال سے قتل انبیاء کا ثبوت ملتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت زکریا اور حضرت یحیٰ قتل کئے گئے۔

علماء احمدیہ کے اقوال

پہلی فصل میں تو جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے ۱۵۔اقوال سے قتل انبیاء کا ثبوت پیش کیا گیا تھا۔اب ذیل میں مرزا صاحب کے مریدوں یعنی علماء احمدیہ کے اقوال سے اس امر کا ثبوت دیا جاتا ہے۔

۱۔میاں محمود احمد قادیانی فرماتے ہیں:

حضرت خلیفہ اول کا اعتقاد تھا کہ نبی قتل ہو سکتا ہے اور خود حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیٰ قتل کئے گئے۔ (الفضل قادیان ۵ فروری ۱۹۲۴ء ص ۵)

۲۔حکیم خدا بخش احمدی لکھتے ہیں:

فخر المسلمین وخاتم النبیین ﷺ قتل کی موت کی خواہش کرتے رہے اور بہت سے نبی قتل بھی ہوئے۔

(عسل مصفی حصہ اول۔صفحہ ۳۴۹)

۳۔عسل مصفی اول صفحہ ۴۳۴ و ۴۳۵ پر ہے:

اور جہاں تک ہم غور کرتے ہیں قتل محض کوئی بری بات نہیں اور نہ اس سے نبی کی شان میں کچھ فرق آ سکتا ہے...کیا یحیٰ حضرت مسیح کے زمانہ میں قتل نہیں کیا گیا۔

۴۔مولوی محمد علی لاہوری ارشاد فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ سے پہلے بعض انبیاء کو لوگوں نے قتل بھی کر ڈالا تھا۔ (رسالہ جمع قرآن۔ص ۱۰)

5 مولوی سید محمد احسن امروہی لکھتے ہیں:

اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے کہ علامت نویں مہدی موعود کی نکلنا قرن ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا.... جب کہ بنی عباس خراسان میں پہنچیں گے دندانہ دار ستارہ مشرق میں نکلے گا اور اول جو وہ نکلا تو ہلاک قوم نوح کے وقت میں نکلا تھا جن کو اللہ تعالی نے غرق کیا اور نیز نکلا تھا جس وقت میں کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تھے اور جس وقت اللہ تعالی نے ہلاک کیا تھا اور جس وقت حضرت یحی بن زکریا قتل کئے گئے۔ (رسالہ مسک العارف۔صفحہ ۲۲،۲۳)

۶۔مولوی جلال الدین سیکھوانی فرماتے ہیں:

اہل کتاب خدا تعالی کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔

(تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۰ء صفحہ ۵۹)

۷۔پیر شمس الدین صاحب لکھتے ہیں

وکفر هم با یا ت الله و قتلهم ا لا نبياء بغير حق

اور اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا (رسالہ فیصلہ اسلام۔ص ۲۹)

۸۔مولوی عبدالحق احمدی کا ارشاد ہے:

و ما كا ن مو ت القتل نقصاً لا نبيا ئه و كسر الشانهم و عزتهم و كاين من النبيين قتلوا فى سبيل الله كيحى و ابيه ذكريا۔ (رسالہ تبلیغ الحق۔ص ۴۰)

۹۔قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری نے لکھا ہے:

ایک خاص قسم کے نبی یا رسول قتل ہوئے (النبوۃ فی القرآن۔ص ۷۶)

۱۰۔تفسیر القرآن پارہ ۱۵ صفحہ ۱۶ کے حاشئے پر ہے:

اور اس (ہیروڈیس) کے عہد میں اس کے حکم سے یوحنا یعنی یحی کا سر کاٹ کر اس کے سامنے ایک طشت میں لایا گیا تھا۔ (ہفت روزہ توحید امرتسر ۲۸ صفر ۱۳۴۷ھ۔ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت عیسی زندہ ہیں یا فوت ہو گئے؟

ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دل چسپ بحث۔۳

از قلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرت سر

واقعات نادرہ

جب کبھی حضرت عیسی کی حیات (یعنی رفع آسمانی) وممات (یعنی رفع روحانی) کے مسئلہ پر احمدیوں سے تحریراً یا تقریراً تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے تو احمدی جماعت کی طرف سے ایک یہ بھی اعتراض پیش ہوا کرتا ہے کہ قانون قدرت بھی آسمان پر جانے سے قطعی مانع ہے اور یہ کہ آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے۔

(حکیم نور الدین احمدی کی کتاب عسل مصفی حصہ اول ص ۵۰۵) (یہی حکیم خدا بخش اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے دیکھو عسل مصفی ص ۴۹۵، ۴۹۹، ۶۳۸)

اس پر عرض ہے کہ جیسے حضرت مسیح ناصری کا بلا باپ پیدا ہونا امور نادرہ سے ہے (احمدی اخبار الحق دہلی ۶ و ۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۲۔۳) ایسے ہی حضرت عیسی کا رفع جسمانی بھی امور نادرہ میں سے ہے۔ جس طور پر حضرت عیسی کا بغیر باپ کے پیدا ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے (یعنی بقول میاں محمود احمد کے حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے اور خود مسیح کی پیدائش بھی صریح نہیں بلکہ دلالۃ النص کے طور پر بیان ہے۔ از تشحیذ الاذہان ج ۸ نمبر ۴ ص ۱۶۷۔۱۶۸)، اسی طرح حضرت مسیح کی حیات (یعنی رفع جسمانی) بھی فرقان حمید سے ثابت ہے واقعات نادرہ کا قانون قدرت کے خلاف ہونا ان کے وجود اور وقوع کی نفی کی دلیل نہیں ہے واقعات نادرہ بھی کسی قانون کے نیچے ہی ہیں حضرت مسیح کا بلا باپ پیدا ہونا باوجود واقعات نادرہ سے ہونے کے کسی قانون کے ماتحت ہی واقع ہوا نہ خلاف قانون قدرت۔ (احمدی اخبار الحق دہلی ۶۔۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۲۔۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا۔مرزاغلام احمد قادیانی نے حضرت مسیح ناصری کی پیدائش کے ذکر پر فرمایا کہ خدا کی سنت دوطرح پر ہوتی ہے۔ ایک کثرت، جیسے عموماً عورتوں سے دودھ نکلتا ہے مگر بعض اوقات نر سے بھی نکلا کرتا ہے۔ایسے واقعات دنیا میں ہوئے ہیں یہ قلیل الوقوع واقعات خارق عادت کہے جاتے ہیں۔(الحکم قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۳)

ب۔مرزاغلام احمد صاحب نے اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۷، ۶۶۹،حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۰،تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۸، ۲۰۲، ۳۷، ۳۸، ۱۰۱، ۱۱۰،مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰، ۷۲، ۷۶، ۸۷، ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲، ایام الصلح صفحہ ۱۳۷، کا حاشیہ، جنگ مقدس صفحہ ۱۸۰،نصرۃ الحق صفحہ ۳۹،خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۳، ۴۴، ۴۸، ۴۹، ۵۰،ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹، مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۸،تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۸، ۳۳،لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۷، چشمہ مسیحی صفحہ ۱۵، ۱۶، رسالہ البشریٰ جلد ۲ ص ۶۸، رسالہ ملفوظات احمد صفحہ ۲۶ منظور الٰہی صفحہ ۱۱، ۱۴،ام ۳۴۶ تفسیر خزینۃ الفرقان صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، پر اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اور یہ کہ قرآن شریف سے حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا ثابت ہے۔

ج۔مولوی محمد علی لاہوری ایم اے نے ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۴۔۱۵ پر لکھا ہے اور فرقان حمید سے اور تمام مفسرین کے اتفاق سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا ہوئے تھے

د۔میاں محمود احمد صاحب قادیانی نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا:

عام قاعدہ کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی استثنا نہیں۔ہم لوگ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ انسان کی پانچ انگلیاں ہوتی ہیں، لیکن کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی چھ انگلیاں ہوتی ہیں یا سات، اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں۔قرآن کریم میں انسان کے لئے اللہ فرماتا ہے کہ ہر ایک انسان کو ہم نے دو آنکھیں دیں جیسا کہ فرماتا ہے

الم نجعل له عينين و لسا نا و شفتين وهديناه النجد ين (البلد:۸۔۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہم دیکھتے ہیں بیسیوں آدمی اس قسم کے ہوتے ہیں جن کی ایک آنکھ ہوتی ہے۔کئی ایسی کمزور خلق کے بچے پیدا ہوجاتے ہیں جن کی زبان ہی نہیں ہوتی۔کئی ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے ہونٹ ہی الگ نہیں ہوتے اور پیدا ہوتے ہی مرجاتے ہیں۔کئی ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کو دودھ چوسنا نہیں آتا وہ بھوکے ہی مرجاتے ہیں ان کے اعضا میں کمزوری ہوتی ہے جن کی وجہ سے ان کو دودھ پینے کا طریقہ نہیں آتا چیختے چلاتے مرجاتے ہیں۔

چاروں قسم جو یہاں بیان کئے گئے ہیں ان چاروں کے استثنا ہم کو دنیا میں نظر آتے ہیں تو جب قانون بیان کیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ استثنا جب تک اللہ خود نہ بیان کردے کہ اس میں استثنا نہیں کون سی بات سنت کے خلاف ہے۔اسی طرح اللہ فرماتا ہے

انا خلقنا ا لانسا ن من نطفة امشاج نبتليه فجعلناه سميعا بصيرا

(۷۶:۲)۔حالانکہ کئی انسان ایسے پیدا ہوتے ہیں جو بہرے ہوتے ہیں اور گونگے ہوتے ہیں۔

پس اگر خدا کی سنت سے ایک استثنا ہوجائے تو عام الفاظ سے اسکو رد نہیں کیا جا سکتا۔گو قرآن میں لفظاً یہ بات ذکر نہیں ہے کہ مسیح کا کوئی باپ نہیں تھا لیکن ایسے الفاظ قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں کہ جن سے استدلال ہوتا ہے کہ کوئی باپ نہ تھا(دیکھو ریویو آف ریلی جنز بابت ماہ...۱۹۲۳ء ص ۱۲۔۱۳)

حضرت مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کے مسئلہ کو بیان کرنے کے بعد اب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریر سے بعض واقعات کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔

خدا کی قدرت کا نشان اور مرزائے قادیان۔

اپنی کتاب سرمہ چشمہ آریہ کے صفحہ ۳۸،۳۹ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یہ قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتھ نادر الوقوع عجائبات بھی کبھی کبھی ظہور میں آتے رہتے ہیں اس کی نظیریں بہت ہیں...

کچھ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔جب اسکا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔چناچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو گیا تو شائد قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اسپر ایک شعر بھی بنایا اور وہ شعر یہ ہے

مظفر گڑھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

اسکے بعد تین معتبر اور ثقہ مزاج آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان سے کا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی۔

۲۔چشمہ معرفت صفحہ ۲۱ پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

قرآن میں مذکور ہے کہ آنخضرتﷺ کے اشارہ سے چاند دوٹکڑے ہوگیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اسکے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا واقع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں

۳۔تریاق القلوب صفحہ ۴۱ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دومرتبہ باتیں کیں۔

۴۔اخبار الفضل ۲۵۔اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ پر (بحوالہ اخبار سیاست مورخہ ۱۷۔اپریل ۱۹۲۵ء) یوں لکھا ہے:

امرتسر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چندروز سے ایک عجیب الخلقت انسان کی نمائش کی جارہی ہے جسکی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں۔نصف حصہ جسم میں اندری (آنتیں) ہے اور نصف حصہ میں عورت کی شرم گاہ ہے۔یعنی یہ مخلوق زنانہ اور مردانہ علامات کا مجموعہ ہے باقی ماندہ اعضا انسانی بدستور حسب معمول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔الفضل ۲۰ مئی ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۱۲ پر ہے:

رائیگا میں آج کل ایک بچہ کی تصویر اخبارات شائع کر رہے ہیں جو ولاڈی واسٹک سے ماسکو آیا ہے اگرچہ اس کی عمر پانچ سال کی ہے لیکن سن بلوغ کو پہنچا ہوا ہے اور داڑھی اور مونچھیں نکلنے کو ہیں۔

۶۔اخبار فاروق ۲۷۔اکتوبر ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۸ پر ہے

جزائر ویلکلینک میں پکی پکائی روٹی درختوں کو لگتی ہے اسے بریڈ فوروٹ کہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو برٹن انسائیکلو پیڈیا۔ جزائر پالی نیشیا

۷۔اخبار فاروق مورخہ ۔۶۔۱۳ جنوری ۱۹۲۶ء کے ص ۲ پر ہے

لنڈن کے اخبار مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب غریب بچہ کے حالات چھپے ہیں یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزن کاہن ساکنہ ۴۸ ہائی سٹریٹ ہائیک گیٹ لندن کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ یہ پیدائش کے وقت ہی سے بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ اسکے چہرے اور جسم پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک کبھی رویا ہی نہیں اب تک اسنے دانت بھی نہیں نکالے۔

اخبار بدر ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء ص ۶ پر ہے

صوبجات متحدہ امریکہ کی ہاورڈ یونیورسٹی میں ولیم جیمس سدین نامی نے لغت طب ہیئت فلسفہ اور ماضی کی تکمیل کی ہے ایسی عمر میں جب وہ صرف دس اور گیارہ سال کا ہے۔ اس نوعمر عالم کی مختصر سوانح عمری دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ دو سال کی عمر میں ہجے کر کے صحیح عبارت پڑھنے لگا تھا۔ تین سال میں مضمون نگاری کرتا تھا، چوتھے سال میں اس نے ایک قصیدہ لکھا۔ پانچویں میں اس نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس سے مہینہ کی تاریخ صرف ہفتہ کے دن سے معلوم ہو جائے۔ چھٹے برس ماہر علم تشریح ہو گیا۔ ساتویں برس علم ریاضی کی تکمیل کی۔ آٹھویں سال فرانسیسی روسی جرمنی یونانی لاطینی اور انگریزی زبانوں میں اچھی طرح باتیں کرنے لگا۔ نویں سال میں علم الافلاک میں ماہر ہو گیا۔ گیارھویں سال یعنی ۱۹۰۹ء میں عام ہندسہ کے اندر بعض نئی باتیں ایجاد کیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔اخبار بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۵،۶ پر ہے

۱۹۰۶ء کو مغربی افریقہ میں ایک لڑکا دیکھا گیا جس کی دو فٹ لمبی دم تھی۔ یہ آدمیوں کی طرح نہیں بلکہ جانوروں کی طرح چلتا تھا اور یہ نئی بات ہے کہ وہ گوشت نہیں کھاتا تھا۔

۲۴۔ اگست ۱۹۰۶ کی رات کو ایک میونسپل کمشنر جالندھر کی بھینس کے ایک بچہ پیدا ہوا، جو از خود پیدا نہیں ہوا بلکہ سلوتری ڈاکٹروں کی مدد سے پیٹ چاک کرکے نکالا گیا جس کے دو سر اور ایک دھڑ دو پونچھ اور چھ لاتیں تھیں اور ہر دو سروں اور ہر دو پونچھ میں کوئی تفاوت نہ تھا بالکل یکساں تھے۔

۱۹۰۷ء کو شہر اوٹاوہ میں ایک عورت کے ہاں عجیب قسم کا بچہ پیدا ہوا جسکے تمام دانت تھے اور آنکھیں ماتھے پر تھیں۔ بچہ ایک ہفتہ تک زندہ رہا کثرت سے لوگوں نے اسے دیکھا اس کی آواز بیل کے مشابہ تھی۔

۱۹۰۸ء کو ہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کمہار کے گھر میں دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی دو سر اور چار آنکھیں مگر ٹانگیں دو تھیں۔ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی بولنے لگیں، مگر ان کی زبان کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ صرف کلمہ سمجھ میں آتا تھا۔ لوگ جوق در جوق انہیں دیکھنے کے لئے آتے تو لڑکیوں نے انبوہ دیکھ کر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھیں مگر ایک حرف بھی سمجھ میں نہ آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مر گئی جسکی لاش غائب ہوگئی۔

۱۹۰۸ء کو نواب معین الدین خان بہادر جاگیر دار حیدر آباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرگ گز رانا جس کی چار ٹانگیں تھیں

۱۹۰۹ء کو حیدر آباد کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جسکے دو منہ، چار ہاتھ، چار پاؤں، چار آنکھیں تھیں۔

(ہفت روزہ توحید امرتسر۔ ۶ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ۔ ص ۱۴۔۱۵)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت عیسی زندہ ہیں یا فوت ہو گئے

ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دلچسپ بحث۔ نمبر ۴

از قلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

اخبار توحید امرتسر یکم اگست و ۱۵ و ۲۲ میں حیات حضرت مسیح کے متعلق دو مقدمہ کی شکل میں مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا مقدمہ قتل انبیاء کے بارے میں اور دوسرا مقدمہ امور نادرہ کے بیان میں تھا۔ آج اصل مضمون شروع ہوتا ہے۔

حضرت مسیح کے متعلق قرآن کا بیان

سورہ نساء میں ہے

و قولهم انّا قتلنا المسيح عيسى بن مريم رسول الله و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبّه لهم و انّ الّذين اختلفوا فيه لفى شكٍ منه ما لهم به من علم الا اتّباع الظّن و ما قتلوه يقيناً بل رفعه اللّه اليه و كان اللّه عزيزاً حكيما

(النساء:۱۵۷) اور یہود کے یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مار ڈالا مسیح عیسی بن مریم کو جو رسول اللہ کا تھا اور یہود نے عیسی کو نہ قتل کیا نہ پھانسی پر لٹکایا، اور لیکن ان کے واسطے شبہ ڈالا گیا اور تحقیق جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ اس سے شک میں ہیں ان لوگوں کے واسطے اس سے کچھ علم نہیں مگر وہ لوگ گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یقیناً یہود نے عیسی کو قتل نہ کیا بلکہ عیسی کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:ان آیات مقدسہ کے الفاظ و ماقتلوہ و ما صلبوہ کا صحیح ترجمہ یوں ہے

ونہ کشتہ اند اور ابر دار نہ کر دند اورا۔(از شاہ ولی اللہ)

اور نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی۔ (از شاہ رفیع الدین)

اور نہ اس کو مارا ہے اور نہ سولی پر چڑھایا۔(از شاہ عبدالقادر)

مندرجہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اہل سنت مفسرین نے لکھا ہے کہ

۱۔حضرت عیسی پھانسی پر نہ چڑھائے گئے،

۲۔بلکہ کوئی اور شخص آپ کا ہم شکل ہو کر مارا گیا۔

۳۔اور حضرت مسیح کو اللہ تعالی نے زندہ بجسم عنصری آسمان پر اٹھالیا۔

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ

مسلمان تو اس بات کے قائل بھی نہیں کہ حضرت عیسی کو صلیب پر کھینچا گیا یا صلیب پر سے ان کو زخم پہنچے۔(کتاب مسیح ہندوستان میں۔ص ۶۱)

مصلوب کے معنی

کتاب منتہی الارب جلد ۲ صفحہ ۵۵۷،صراح مع قراح صفحہ ۳۹ جلد اول،مفردات القرآن صفحہ ۲۸۶،غیاث اللغات صفحہ ۳۰۹ منتخب اللغات صفحہ ۳۳ مجمع البحار،قاموس،تاج العروس،لسان العرب (زیر لفظ صلب) مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۵،سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ کے عمیق مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ صلب دونوں طرح استعمال ہوا ہے صلیب پر چڑھانا،اور صلیب پر مار ڈالنا۔دونوں میں یہ لفظ آیا ہے

صلیب پر چڑھایا جانا اور صلیب پر مرنا یہ دونوں حالتیں ادنی اور اعلی یا ناقص اور کامل چونکہ شخص مصلوب کی ہی ہیں اس لئے ان دونوں حالتوں کے لئے عربی زبان میں ایک ہی لفظ مصلوب وضع کیا گیا ہے جو بعض قرائن ...صلب کی ناقص یا کامل حالت کی خصوصیت سے مخصوص ہو کر متمیز ہو جاتا ہے (مولوی غلام رسول آف راجیکی کا رسالہ اظہار حقیقت ص ۱۹،۲۰،) دوسرے الفاظ میں یوں کہتا ہوں کہ ایک شخص صلیب پر چڑھایا گیا اور صلیب پر ہی مر گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے عرب میں مصلوب کہیں گے اور ایک شخص پھانسی پر چڑھایا تو گیا مگر وہ اس پر نہ مرا بلکہ زندہ ہی اتارا گیا تو اسے بھی مصلوب کہیں گے، پس مرزا صاحب کا اور اس کے مریدوں کا یہ حصر کرنا اور لکھنا کہ جس کی جان صلیب پر نہ نکلے اسے مصلوب نہیں کہتے خواہ وہ صلیب پر چڑھا کر اتار لیا گیا ہو اور یہ کہ مصلوب ہونے کیلئے مقتول ہونا لازمی ہے (بدر ۱۲۹ کتوبر و ۲۸ نومبر ۱۹۰۳ء رسالہ جواب باصواب ص ۱۴ و ۲۴ کتاب مسیح موعود ص ۱۴۰، ۱۴۱) سراسر غلط ہے۔

خادم کرشن قدنی:

کتاب مسیح ہندوستان میں صفحہ ۴۹ کتاب نزول المسیح صفحہ ۱۵۱، الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء ص ۱۲، جواب باصواب صفحہ ۱۱، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۲۱، عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۴۶۹، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۵، ۴۸۶، کا خلاصہ یہ ہے کہ: حضرت عیسی بن مریم صلیب پر ضرور کھینچا گیا۔

دلیل نمبر ا۔

> مرہم عیسی اس کی (یعنی مسیح کے صلیب پر نہ چڑھائے جانے کی) تکذیب کرتی ہے۔ اگر مسیح کو زخم نہیں آئے تھے تو پھر اس مرہم کا وجود کہاں سے آ گیا حالانکہ طب کی کوئی کتاب اس سے خالی نہیں (عسل مصفی حصہ اول۔ ص ۴۷۹)

جواب از عاشق احمد مدنی

اخبار گوہر بار توحید مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۸ء کے صفحہ ۴، ۵ پر مرہم عیسی کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اب اس کے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے قرآن احادیث نبویہ اقوال صحابہ وتابعین اسلامی مفسرین ومورخین سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

خادم کرشن قادیانی۔ دلیل نمبر ۲

> متواتر قوی سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا تھا اور صلیب پر کھینچ دیا تھا۔
> (نزول المسیح۔ صفحہ ۱۵۱)

یہود اور نصاری کی دوز بردست قومیں اس بات پر متفق ہیں کہ خود مسیح بن مریم ہی کو صلیب پر لٹکایا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۲ ۔ بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء ص ۷، عسل مصفی ص ۴۶۹۔۴۷۹، جواب باصواب ص ۱۱ کا حاشیہ)

جواب از عاشق احمد مدنی

ا۔سورہ نساء میں خدا تعالی نے فرمایا

۱. ان الذین ا ختلفوا فیه لفی شك منه ما لهم من علم ا لا اتباع الظن

(النساء :۱۵۷) ۔تحقیق جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا البتہ وہ لوگ اس سے شک میں ہیں ان کو صحیح علم نہیں مگر وہ گمان کی پیروی کرتے ہیں۔

ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کا اس بارے میں سخت اختلاف ہے حضرت مسیح کے صلیبی واقعات کے متعلق یہود اور نصاری کا ہرگز اتفاق نہیں ہے۔

ب۔حضرت مسیح کے قتل کے دعوی میں یہودیوں کا اتفاق نہیں کہ وہ کس طرح مقتول اور ہلاک ہوئے بعض کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح کو تلوار سے قتل کر دیا تھا۔اور بعض کہتے ہیں کہ مسیح کو پہلے سنگ سار کیا تھا اور بعد موت عبرت کیواسطے کاٹھ پر لٹکایا گیا

اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ پہلے مسیح کو پھانسی دیا گیا اور بعد میں تلوار سے ان کا سر جدا کے گیا۔اور بعض کا خیال ہے کہ صرف پھانسی سے مارا گیا۔ (دیکھو تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۶ ص ۲۴۰)

ج۔حضرت عیسی کے ہلاک کرنے کے بارے میں کہ کس طرح ان کو ہلاک کیا یہودیوں کے مذہب قدیم سے دو ہیں۔ایک فرقہ تو کہتا ہے کہ تلوار سے پہلے ان کو قتل کیا گیا تھا پھر ان کی لاش کو لوگوں کی عبرت کے لئے صلیب یا درخت پر لٹکایا گیا اور دوسرا فرقہ یہ کہتا ہے کہ ان کو صلیب دیا گیا تھا اور پھر بعد صلیب ان کو قتل کیا گیا۔ اور یہ دونوں فرقے آنحضرت ﷺ کے وقت میں موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں (براہین احمدیہ پنجم ص ۱۶۹)

اس سے معلوم ہوا کہ یہود کے تمام فرقے ہرگز اس بات پر متفق نہیں کہ حضرت یسوع مسیح ابن مریم صلیب پر چڑھائے گئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

د۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے کے بہت مدت پہلے عیسائیوں کے بہت سے فرقوں کا یہی اعتقاد تھا کہ حضرت مسیح صلیب پر نہ کھینچے گئے بلکہ آپ کی شباہت ایک اور شخص پر اللہ نے ڈال دی جو آپ کی بجائے ماخوذ ہو کر مصلوب کیا گیا چنانچہ فرقہ بیسلی ڈین جو عیسائیت کے نہایت ابتداء میں تھا مسیح کے مصلوب ہونے سے انکار کرتا تھا اور ان کا اعتقاد یہ تھا کہ سائمن (شمعون) آپ کی جگہ صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ ایسے ہی فرقہ سیرنتھین جوان سے بھی پیشتر تھا اور کارپکریشن جو مسیح کو صرف انسان ہی مانتے تھے ان کا بھی یہی اعتقاد تھا کہ مسیح خود مصلوب نہیں ہوئے بلکہ آپ کے حواریوں میں سے ایک شخص جو آپ کا ہم شکل تھا صلیب دیا گیا۔ مصنف فوٹیس کہتا ہے کہ میں نے ایک کتاب بنام، رسولوں کے سفرنامے، پڑھی جس میں پطرس، یوحنا، اندریاس، طامس اور پولوس کے اعمال مندرج تھے اور منجملہ دیگر امور کے ایک امر یہ بھی تھا کہ مسیح مصلوب نہیں ہوئے بلکہ آپ کی بجائے کوئی شخص صلیب دیا گیا تھا اور اس لئے حضرت مسیح ان لوگوں پر ہنسے جنہوں نے اپنے زعم میں آپ کو صلیب پر چڑھایا تھا (جارج سیل کا ترجمہ ص ۴۱، ۴۲، ۴۳ زیر آیت و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین۔ کتاب الفارق بین المخلوق و الخالق ص ۲۸۱)

ھ۔ گناسٹی فرقہ کے عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوئی اور مادہ کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادہ سے نہ پیدا ہوا تھا اس لئے مصلوب نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا جسم نہ تھا۔ (رومن تواریخ کلیسا۔ ص ۹۶)

ناصرین کا فرقہ یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ مسیح نہیں مارا گیا بلکہ دوسرا اس کے عوض مصلوب ہوا۔

(کتاب انعام عام از سید محمد ابوالمنصور دہلوی۔ ص ۲۳، ۳۰)

و۔ مانی ایرانی مجوسی تھا مصوری اور موسیقی میں ید طولی رکھتا تھا اس نے دین مسیحی قبول کیا اس نے الہام و نبوت کا بھی دعوی کیا اس سے اس کا فرقہ مانسیہ جاری ہوا یہ لوگ مسیح کے مصلوب ہونے اور دکھ اٹھانے کے منکر تھے۔

(ینابیع الاسلام۔ ص ۹۱ حاشیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ نصاری کے قدیم فرقے بسیلیوس، سیرنتھی انز، کارپکریشن، ناصری، گناسٹی، اور مانسیہ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر نہ چڑھائے گئے نتیجہ یہ نکلا کہ تمام یہود و نصاری کا اس بات پر اتفاق نہیں ہے کہ عیسی ابن مریم صلیب پر کھینچا گیا۔ پس قادیانی جماعت کی اس دلیل کی تردید بخوبی ہو گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خادم کرشن قادیانی: دلیل نمبر ۳

اناجیل موجودہ میں بصراحۃ النص یہ موجود ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ (رسالہ احمدی ج انمبر ۱۲ ص ۷۹۔۸۰ بابت دسمبر ۱۹۱۱)

صریح واقعات اناجیل کے اندر مذکور ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے تو گئے مگر صلیب پر انہوں نے جان نہیں دی (کتاب مسیح موعود۔ص ۱۴۳)

اگرچہ موجودہ انجیل الہامی نہیں ہے لیکن کم از کم ایک تاریخ کا درجہ تو اس کو دیا جاسکتا ہے۔

(رسالہ احمدی دسمبر ۱۹۱۱ء ص ۷۷)

عاشق احمد مدنی

عیسائی اس وقت جن انجیلوں کو الہامی مانتے ہیں وہ چار ہیں۔ متی، مرقس، لوقا اور یوحنا۔ قرآن کی سورہ مائدہ اور الحدید میں اس بات کا ذکر خیر ہے کہ اللہ نے عیسی بن مریم کو انجیل عطا فرمائی۔ پس فرقان حمید کی رو سے انجیل مقدس وہ کتاب ہے جو اللہ نے حضرت مسیح پر نازل کی۔ قرآن نے متی مرقس لوقا اور یوحنا چار انجیلوں کی کہیں تصدیق نہیں کی ہے۔ اور مزا یہ ہے کہ ان چاروں انجیلوں میں ان کے لکھنے والوں نے کہیں بھی یہ دعوی نہیں کیا ہے کہ ہمیں الہام ہوا ہے اور نہ ہی اللہ نے ان چاروں انجیلوں میں یہ کہیں کہا ہے کہ یہ کتابیں میری طرف سے ہیں۔ اب میں ان اناجیل اربعہ موجودہ کے متعلق مرزا قادیانی کی تحریریں ذیل میں نقل کرتا ہوں

۱۔ یہ انجیلیں حضرت مسیح کی انجیلیں نہیں ہیں۔ اور نہ ان کی تصدیق شدہ ہیں بلکہ حواریوں نے یا کسی اور نے اپنے خیال اور عقل کے موافق لکھا ہے اسی وجہ سے ان میں باہمی اختلاف ہے۔

(ضرورۃ الامام۔ص ۱۴)

۲۔ قرآن شریف نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف، مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے اور تاج خاص اکملت لکم دینکم کا اپنے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر کچھ بھی نہیں اور ناقص اور محرف اور مبدل ہیں۔ (دافع البلاء۔ص ۱۹)

انجیل ایک مردہ اور ناتمام کلام ہے۔ (ایضاً ص ۲۰)

۳۔ بہت سی انجیلوں سے یہ چار انجیلیں انتخاب کی گئی ہیں جن کو بعض یونانیوں نے حضرت مسیح سے بہت پیچھے بنا کر حضرت مسیح کی طرف منسوب کر دیا اور کوئی عبرانی انجیل عیسائیوں کے پاس موجود نہیں۔ (تریاق القلوب۔ص ۷)

۴۔ یہ سب انجیلیں حواریوں کے زمانہ کے بعد بعض یونان کے لوگوں نے بے سروپا روایات کی بنا پر لکھی ہیں اور ان میں حضرت مسیح کے ہاتھوں کی کوئی انجیل نہیں بلکہ حواریوں کے ہاتھوں کی بھی کوئی انجیل نہیں۔ (تریاق القلوب۔ص ۵۰)

۵۔ ان کی انجیلیں اس وجہ سے بھی قابل اعتبار نہیں کہ ان میں جھوٹ سے بہت کام لیا گیا ہے۔
ان تحریرات کا الہامی ہونا ہرگز ثابت نہیں کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے کسی جگہ یہ دعوی نہیں کیا کہ یہ کتابیں الہام سے لکھی گئی ہیں بلکہ بعض نے ان میں سے صاف اقرار بھی کیا ہے کہ یہ کتابیں محض انسانی تالیف ہیں۔ سچ ہے کہ قرآن شریف میں انجیل کے نام پر ایک کتاب حضرت عیسی پر نازل ہونے کی تصدیق ہے مگر قرآن شریف میں ہرگز یہ نہیں ہے کوئی الہام متی یا یوحنا وغیرہ کو بھی ہوا ہے اور وہ الہام انجیل کہلاتا ہے اس لئے مسلمان لوگ کسی طرح ان کتابوں کو خدا تعالی کی کتابیں تسلیم نہیں کر سکتے۔ (کتاب البریہ ص۔۵۱۔۵۲)

۶۔ باقی رہا کہ انہوں نے بحیثیت ایک وقائع نویس کے معجزات کو لکھا ہو، سو وقائع نویسی کے شرائط

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھی ان میں محقق نہیں کیونکہ وقائع نویس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دروغ گو نہ ہو، اور دوسرے یہ کہ اس کے حافظہ میں خلل نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ وہ عمیق الفکر ہو اور سطحی خیال کا آدمی نہ ہو۔ اور چوتھے یہ کہ وہ محقق ہو اور سطحی باتوں پر کفایت کرنے والا نہ ہو۔ اور پانچویں یہ کہ جو کچھ لکھے چشم دید لکھے محض رطب و یابس کو پیش کرنے والا نہ ہو۔ مگر انجیل نویسوں میں ان شرطوں میں سے کوئی شرط موجود نہ تھے۔ (ایضاً ص ۶۱)

۷۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ وقائع نویسی کے شرائط ان میں موجود نہ تھے اور ان کا بیان ہرگز اس لائق نہیں کہ کچھ بھی اس کا اعتبار کیا جائے۔ (کتاب البریہ۔ ص ۶۲)

۸۔ اگرچہ کثرت سے ایسے عیسائی ہیں جو اناجیل کے معجزات کو اب تسلیم نہیں کرتے مگر تاہم ان کا خیال ہے کہ معجزات کے قصوں کو نکال کر بھی ہر چہار اناجیل میں مستند اور تاریخی سوانح یسوع کے موجود ہیں مگر یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۴۱۳)

نوٹ: نتیجہ یہ نکلا کہ اناجیل اربعہ مروجہ کا یہ بیان کہ مسیح صلیب پر کھینچا گیا الہامی طور پر ثابت نہیں اور نہ ہی تاریخی طور پر معتبر ہے۔

(توحید امرتسر ۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ص ۹۔ ۱۱)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت عیسی علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے

ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دلچسپ بحث۔۵

از قلم: مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر (قسط نمبر ۵)

اس عاجز نے اخبار توحید مورخہ ۱۲ ستمبر کے ص ۹۔۱۱ میں اس امر کو ثابت کیا ہے کہ اناجیل اربعہ مروجہ کا یہ بیان کہ حضرت مسیح ناصری پھانسی پر لٹکائے گئے، نہ تو الہامی ہے نہ تاریخی طور پر قابل اعتبار ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ پادریوں کا مذہبی کتابوں کا ذخیرہ ایسا ردی ذخیرہ ہے جو نہایت قابل شرم ہے وہ لوگ صرف اپنی ہی اٹکل سے بعض کتابوں کو آسمانی ٹھہراتے ہیں اور بعض کو جعلی قرار دیتے ہیں ۔ چنانچہ ان کے نزدیک یہ چار انجیلیں اصلی ہیں اور باقی اناجیل جو ۵۶ کے قریب ہیں جعلی ہیں مگر محض گمان اور شک کی رو سے نہ کسی مستحکم دلیل پر اس خیال کی بنا ہے چونکہ مروجہ انجیلوں اور دوسری انجیلوں میں بہت تناقض ہے اسلئے اپنے گھر میں یہ فیصلہ کرلیا ہے اور محققین کی یہی رائے ہے کہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ انجیلیں جعلی ہیں یا وہ جعلی ہیں اسی لئے شاہ اڈورڈ قیصر کے تخت نشینی کی تقریب پر لندن کے پادریوں نے وہ تمام کتابیں جن کو یہ لوگ جعلی تصور کرتے ہیں ان چار انجیلوں کے ساتھ ایک ہی جلد میں مجلد کر کے مبارک بادی کے طور پر نذر پیش کی تھی اور اس مجموعہ کی ایک جلد ہمارے بھی پاس ہے۔ پس غور کا مقام ہے کہ اگر درحقیقت وہ کتابیں گندی اور جعلی اور ناپاک ہوتیں تو پھر پاک اور ناپاک دونوں کو ایک جلد میں مجلد کرنا کس قدر گناہ کی بات تھی۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ دلی اطمینان سے نہ کسی کتاب کو جعلی کہہ سکتے ہیں نہ اصلی ٹھہرا سکتے ہیں۔ اپنی اپنی رائیں اور سخت تعصب کی وجہ سے وہ انجیلیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں ان کو یہ لوگ جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ برنباس کی انجیل جس میں نبی آخر الزمان ﷺ کی نسبت پیش گوئی ہے وہ اسی وجہ سے جعلی قرار دی گئی ہے کہ اس میں کھلے کھلے طور پر آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی موجود ہے۔ چنانچہ سیل صاحب نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اس انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا تھا

(دیکھو مرزا صاحب کی کتاب چشمہ مسیحی ص ۳۔ اخبار بدر ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۳۔ الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۴۔ ۵)

انجیل برنباس کا بیان

سب سے پہلے میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے ایسی تحریریں ذیل میں درج کرتا ہوں جن میں آپ نے انجیل برنباس کا ذکر خیر کیا ہے

۱۔ انجیل برنباس میں صریح نام آنحضرت ﷺ جو محمد ہے درج ہے (سرمہ چشم آریہ۔ ص ۱۸۳ کا حاشیہ)

۲۔ یہ بات نہایت صاف طور پر ظاہر ہے کہ جس طرح نوکروں کے آنے اور بیٹے کے آنے سے مراد وہ نبی تھے جو وقتاً فوقتاً آتے گئے اسی طرح اس تمثیل (یعنی تمثیل مندرجہ انجیل متی باب ۲۱) میں مالک باغ کے آنے سے بھی مراد ایک بڑا نبی ہے جو نوکروں اور بیٹوں سے بڑھ کر ہے جن پر تیسرا درجہ قرب کا ختم ہوتا ہے وہ کون ہے؟ وہی نبی ہے جس کا نام اسی انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے اور جس کا صاف اور صریح نام محمد رسول اللہ انجیل برنباس میں موجود ہے (سرمہ چشم آریہ۔ ص ۱۸۶ کا حاشیہ) (فارقلیط کے لفظ سے جو وعدہ دیا گیا ہے وہ انجیل یوحنا کے باب ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں ہے نہ کہ انجیل متی میں)

۳۔ برنباس کی انجیل میں جو غالباً لندن کے کتب خانہ میں بھی ہوگی یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اور نہ صلیب پر جان دی۔ (مسیح ہندوستان میں۔ ص ۱۸۔ ۱۹)

۴۔ برنباس کی انجیل میں جس کو میں نے بچشم خود دیکھا ہے حضرت عیسی کے صلیب پر فوت ہونے سے انکار کیا گے ہے اور انجیل سے ظاہر ہے کہ برنباس بھی ایک بزرگ حواری تھا۔

(کشف الغطا۔ ص ۲۶ کا حاشیہ)

۵۔ انجیل برنباس میں حضرت مسیح کے سولی ملنے سے انکار کیا گیا ہے۔ (تریاق القلوب۔ ص ۵۰)

نوٹ: جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تصنیفات میں انجیل برنباس کا ذکر تو کیا ہے مگر آپ نے کھول کھول اس انجیل کے بیان کو درج نہیں کیا ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ انجیل برناس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ مطبوعہ ۱۹۱۶ءحمیدیہ سٹیم پریس لاہور) کے کچھ اقتباسات ذیل میں درج کروں چنانچہ اس انجیل کے بعض مقامات کو ذیل میں درج کرتا ہوں

فصل ۲۱۵:

۱۔اور جب کہ سپاہی یہودا کے ساتھ اس جگہ کے نزدیک پہنچے جس میں یسوع تھا، یسوع نے ایک بھاری جماعت کا نزدیک آنا سنا۔

۲۔تب اسی لئے وہ ڈر کر گھر میں چلا گیا۔

۳۔اور گیارھویں شاگرد سو رہے تھے۔

۴۔پس جب کہ اللہ نے اپنے بندے کو خطرہ میں دیکھا اپنے سفیروں جبریل میخائیل اور رفائیل اور اوریل کو حکم دیا کہ یسوع کو دنیا سے لے لیویں۔

۵۔تب پاک فرشتے آئے اور یسوع کو دکھن کی طرف دکھائی دینے والی کھڑکی سے لے لیا

۶۔پس وہ اسکو اٹھا لے گئے اور تیسرے آسمان سے ان فرشتوں کی صحبت میں رکھا جو کہ ابد تک اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔(ص ۲۹۷)

فصل ۲۱۶:

۱۔اور یہودا زور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں یسوع اٹھا لیا گیا تھا

۲۔اور شاگرد سب کے سب سو رہے تھے۔

۳۔تب اللہ نے ایک عجیب کام کیا۔

۴۔پس یہودا بولا اور چہرے میں بدل کر یسوع کے مشابہ ہوگیا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اعتقاد کیا کہ وہی یسوع ہے۔

۵۔لیکن اس نے ہم کو جگانے کے بعد تلاش کرنا شروع کیا تھا تا کہ دیکھے کہ معلم کہاں ہے۔

۶۔اسلئے ہم نے تعجب کیا اور جواب میں کہا اے سید تو ہی تو ہمارا معلم ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔پس تو اب ہم کو بھول گیا

۸۔مگر اس نے مسکراتے ہوئے کہا کیا تم احمق ہو کہ یہودا اسخر یوطی کو نہیں پہچانتے۔

۹۔اور اسی اثنا میں کہ وہ یہ بات کہہ رہا تھا سپاہی داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ یہودا پر ڈال دیئے اس لئے کہ وہ ہر ایک وجہ سے یسوع کے مشابہ تھا

۱۰۔لیکن ہم لوگوں نے جب یہودا کی بات سنی اور سپاہیوں کا گروہ دیکھا تب ہم دیوانوں کی طرح بھاگ نکلے۔

۱۱۔اور یوحنا جو کہ ایک کتان کے لحاف میں لپٹا ہوا تھا جاگ اٹھا اور بھاگا۔

۱۲۔اور جب ایک سپاہی نے اسے کتان کے لحاف کے ساتھ پکڑ لیا تو وہ کتان کا لحاف چھوڑ کر ننگا بھاگ نکلا اس لئے کہ اللہ نے یسوع کی دعا سن لی اور گیارہ کو آفت سے بچا دیا (ص ۲۹۷)

فصل ۲۱۷:

۷۷۔جب کہ کاہنوں کے سرداروں نے مع کاتبوں اور فریسیوں کے دیکھا کہ یہودا تازیانوں کی ضرب سے نہیں مرا اور جب کہ وہ ڈرتے تھے کہ پیلاطوس اس کو رہا کر دے گا انہوں نے حاکم کو روپئوں کا انعام دیا اور حاکم نے وہ انعام لے کر یہودا کو کاتبوں اور فریسیوں کے حوالہ کر دیا گویا کہ وہ مجرم ہے جو موت کا مستحق ہے۔

۷۸۔انہوں نے اس کے ساتھ ہی دو چوروں پر صلیب دیئے جانے کا حکم لگایا۔

۷۹۔تب وہ لوگ یہودا کو جمجمہ پہاڑ پر لے گئے جہاں کہ مجرموں کو پھانسی دینے کی انہیں عادت تھی اور وہاں یہودا کو ننگا کر کے صلیب پر لٹکایا اس کی تحقیر میں مبالغہ کرنے کیلیئے۔

۸۰۔اور یہودا نے کچھ نہیں کہا سوا اس چیخ کے کہ اے اللہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اس لئے کہ مجرم تو بچ گیا اور میں ظلم سے مر رہا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۲۱۹:

۵۔اور وہ فرشتے جو کہ مریم پر محافظ تھے تیسرے آسمان کی طرف چڑھ گئے جہاں کہ یسوع فر شتوں کی ہمراہی میں تھا اور اس سے سب باتیں بیان کیں

۶۔لہذا یسوع نے اللہ سے منت کی کہ وہ اس کو اجازت دے کہ یہ اپنی ماں سے اور اپنے شاگردوں کو دیکھ آئے۔

۷۔تب اس وقت رحمٰن نے اپنے چاروں فرشتوں کو جو کہ جبریل اور میخائیل اور رافائیل اور اوریل ہیں حکم دیا کہ یہ یسوع کو اس کی ماں کے گھر اٹھا کر لے جائیں۔

۸۔اور یہ کہ متواتر تین دن کی مدت تک وہاں اس کی نگاہ بانی کریں۔

۹۔اور سوا ان لوگوں کے جو اس کی تعلیم پر ایمان لائے ہیں اور کسی کو اسے نہ دیکھنے دیں۔

۱۰۔پس یسوع روشنی سے گھرا ہوا اس کمرہ میں آیا جس کے اندر کنواری مریم مع اپنی دونوں بہنوں اور مرتا اور مریم مجدلیہ اور عاذّر اور اس لکھنے والے اور یوحنا اور یعقوب اور پطرس کے مقیم تھی۔

۱۱۔تب یہ سب خوف سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گویا کہ وہ مردے ہیں

۱۲پس یسوع نے اپنی ماں کو اور دوسروں کو یہ کہتے ہوئے زمین سے اٹھایا، تم نہ ڈرو اس لئے میں ہی یسوع ہوں۔،

۱۳۔اور نہ رؤو کیونکہ میں زندہ ہوں نہ کہ مردہ۔ (ص ۳۰۴)

فصل ۲۲۰:

۱۴۔پس اسوقت اس لکھنے والے (یعنی برنباس) نے کہا اے معلم اگر اللہ رحیم ہے تو ہم کو یہ خیال کرنے والا کیوں بنایا کہ اس قدر تکلیف دی کہ تو مردہ تھا

۱۵۔تحقیق تیری ماں تجھ کو اس قدر روئی کہ مرنے کے وقت پہنچ گئی

۱۶۔اور اللہ نے یہ روا رکھا کہ تجھ پر جمجمہ پہاڑ پر چوروں کے مابین قتل ہونے کا دھبہ لگے حالانکہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا قدوس ہے۔

۱۷۔ یسوع نے جواب میں کہا اے برنباس تو مجھ کو مسیحا مان کہ اللہ ہر خطا پر خواہ وہ کتنی ہی ہلکی کیوں نہ ہو بڑی سزا دیا کرتا ہے کیونکہ اللہ گناہ سے غضب ناک ہوتا ہے۔

۱۸۔ پس اس لئے جب کہ میری ماں اور میرے ان وفادار شاگردوں نے جو میرے ساتھ تھے مجھ سے دنیاوی محبت کی نیک کردار نے اس محبت پر موجودہ رنج کے ساتھ سزا دینے کا ارادہ کیا تا کہ اسپر دوزخ کی آگ کے ساتھ سزا ہی نہ کی جائے۔

۱۹۔ پس جب کہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا اس لئے اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تا کہ قیامت کے دن میں شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں۔

۲۰ اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جب کہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس دریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔ (ص ۳۰۵۔۳۰۶)

فصل ۲۲۱:

۱۵۔ اور یسوع نے ان لوگوں میں سے بہتوں کو ملامت کی جنہوں نے اعتقاد کیا تھا کہ یسوع مر کر پھر جی اٹھا ہے یہ کہتے ہوئے، آیا تم مجھ کو اور اللہ کو دونوں کو جھوٹا سمجھتے ہو

۱۶۔ اس لئے کہ اللہ نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ میں دنیا کے خاتمہ کے کچھ پہلے تک زندہ رہوں جیسا کہ میں نے تم سے کہا ہے

۱۷۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نہیں مرا ہوں بلکہ یہودا فائن (مرا) ہے

۱۸۔ تم ڈرتے رہو اس لئے کہ شیطان اپنی طاقت پھر تم کو دھوکہ دینے کا ارادہ کرے گا۔

۱۹۔ لیکن تم تمام اسرائیل اور ساری دنیا میں ان چیزوں کے لئے جن کو تم نے دیکھا اور سنا ہے میرے گواہ رہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔اور یہ کہنے کے بعد اللہ کے مومنوں کی نجات اور گنہگاروں کی تجدید (توبہ وایمان) کے لئے دعا کی۔

۲۱۔پس جبکہ دعا ختم ہوگئی اسنے یہ کہتے ہوئے اپنی ماں کو گلے لگایا: اے میری ماں تجھ پر سلامتی ہو۔

۲۲۔تو اس اللہ پر توکل کر جس نے تجھ کو اور مجھ کو پیدا کیا ہے۔

۲۳۔اور یہ کہنے کے بعد اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو، اللہ کی نعمت اور اس کی رحمت تیرے ساتھ رہے۔

۲۴۔پھر یسوع کو چاروں فرشتے ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آسمان کی طرف اٹھا لے گئے

(ص ۳۹۷۔۳۹۸)

نتیجہ

اس انجیل برنباس (جس کا لکھنے والا حضرت برنباس مسیح کے ۱۲ منتخب حواریوں میں سے تھا (دیکھو انجیل برنباس فصل ۱۴ آیت ۱۳ ص ۱۶) کے مندرجہ بالا اقتباسات کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر نہ لٹکایا گیا بلکہ زندہ آسمان پر اٹھایا گیا آپ کا ہم شکل ہو کر یہودا اسکر یوطی صلیب پر مارا گیا مولوی محمد علی لاہوری اپنے رسالہ، احمد مجتبیٰ، کے صفحہ ۸۴ پر لکھتے ہیں:

اسی انجیل برنباس میں مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کا قصہ بھی موجود ہے، باقی آئندہ

(توحید امرتسر ۴ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ص ۱۴۔۱۵)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے

ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دلچسپ بحث ۔ ٦

مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر

٦۔اخبار گوہر بار توحید کے گزشتہ پرچوں میں مرزائی مذہب کے بعض دلائل کی تردید کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح ناصری ضرور صلیب پر کھینچا گیا سراسر باطل ہے اور انجیل برنباس (جس کا ذکر خیر مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں کیا ہے) اس سے بھی اس امر کو ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر نہ چڑھائے گئے بلکہ زندہ اپنے جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر چڑھائے گئے۔اب میں ذیل میں ایک اور طرز سے قادیانی مذہب کی ایک دلیل کی تردید لکھتا ہوں

و ماتو فیقی الابا لله علیه توکلت و الیه انیب

واضح ہو کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے ترجمہ قرآن (بزبان انگریزی) کے صفحہ ۲۴۱ پر بذیل آیت و ما قتلوه وما صلبو ه ولکن شبه لهم و ان الذین اختلفوا فیه لفی شك منه ما لهم به من علم ا لا اتباع الظن ۔ و ما قتلوه یقیناً۔ (النساء : ١٥٧)۔ یہ بیان فرماتے ہیں کہ

لفظ صلبو ہ سے مسیح کے صلیبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی نفی صرف صلیبی عذاب سے موت کی ہے اس کے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ مسیح صلیب پر عذاب ضرور دیئے گئے مگر صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بعدازیں قدرتی موت سے مر چکے ہیں۔

مدت ہوئی کہ اس پر جناب مولانا مولوی ماسٹر غلام حیدر صاحب پنشنر مقیم سرگودھا نے مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی تردید میں قلم اٹھایا تھا اور لکھا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب مسیح کے صلیبی عذاب میں نصاری کے مقلد ہیں (مولوی محمد علی اوران کے پیرو مرشد مرزا قادیانی سے پیشتر ڈاکٹر سرسید احمد مرحوم کا بھی یہی مذہب تھا کہ حضرت مسیح صلیب پر ضرور چڑھائے گئے مگر صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ زندہ اتارے گئے تھے اور بعد اس کے اپنی موت سے مر گئے ۔تفسیر القرآن حصہ ۲ ص ۳۵ تا ۴۶) اوران کی قدرتی موت کے وقوعہ میں اپنے خیالات کے پابند ہیں قرآن شریف کے پارہ ۹ رکوع ۱۸ میں آیت ذیل نے ہر قسم کی باطل تفسیر بالرائے کو رد کر دیا ہے اور مسیح کو یہود کے قابو میں ہرگز نہیں دیا اور جب یہود کو ان پر قابو ہی نہیں دیا تو ان کے رخساروں پر طمانچے مارنا، منہ پر تھوکنا، اور کانٹوں کا تاج پہنانا ،اور آخر سولی پر چڑھا کر کیل کانٹے ہاتھوں اور پاؤں میں ٹھوک دینا کیا لائق تسلیم ہے؟ اللہ تعالی فرماتا ہے و اذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك و یمکرون و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (الانفال:۳۰) یعنی اے محمد ﷺ ہمارے احسان کو یاد کرو جس وقت کافروں نے تمہارے گرفتار کرنے یا قتل کرنے یا شہر سے نکال دینے کی تدبیر کی اور وہ تدبیر کرتے ہیں اور اللہ بھی تدبیر کرتا ہے اور اللہ سبکی تدبیروں پر غالب آنے والا ہے۔ اس جگہ تعجیل سے شائد کوئی شخص یہ نہ کہدے کہ یہ آیت تو جناب سرور کونین ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی ہے حضرت مسیح کا اس سے کیا تعلق ہے؟ ہاں تعلق تو ایک طرف رہا بلکہ بعینہ یہی آیت حضرت مسیح کی حفاظت کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح کا زمانہ چونکہ قرآن کے نزول کے وقت گذر چکا تھا اس واسطے اس آیت (یعنی و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (آل عمران:۵۴) میں ہر دو افعال ماضی میں ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق جو مذکورہ آیت ہے اسکے ہر دو افعال مضارع ہیں کیونکہ آپ نزول آیت کے وقت موجود تھے مگر و اللہ خیر الماکرین ہر دو آیات کے اخیر میں مساوی ہے و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (یعنی آیت آل عمران پارہ سوم آیت ۵۴) اور آیت و یمکرون و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (الانفال:۳۰) مذکورۃ الصدر ایک ہی قبیل اور مفہوم کے ماتحت ہے۔ اور تمام قرآن شریف میں صرف دو دفعہ یہ آیت واقع ہوئی ہے اور صرف دو پیغمبروں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ۔اب خاکسار کو ظن غالب ہے کہ اہل سنت مسلمان تو ایک طرف رہے لاہوری اور قادیانی مرزائی ہر دو فریق بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ پر کفار قریش قابو نہ پا سکے جب انہوں نے ایک رات آپ ﷺ کے محاصرہ گرفتاری یا قتل کے ارادہ سے کرلیا تھا مگر آپ حضرت امیر المومنین علی کو اپنی چارپائی پر لٹا کر بہمراہ حضرت صدیق چپکے سے غار ثور میں جو مکہ شریف کے قریب ہی مدینہ کے راستہ پر واقع تھا جا چھپے تھے اور محاصرین اس غیبی اور اعجازی فرار کو معلوم کرکے باوجود گرما گرم تعاقب کے آپ کو گرفتار کرنے میں سخت ناکام اور مایوس ہوئے تھے۔ یہ ایک متواتر تاریخی واقعہ ہے جس سے انکار کرنا گویا اللہ تعالی کی غالب تدبیر کو جسکا اظہار اور ثبوت آیت (خیر الماکرین) میں موجود ہے بالکل باطل کردینے کے مساوی ہے اب اہل باطل کی کل تاویلات کو اس آیت نے بالکل ہباء منثورا کردیا ہے

نہایت تعجب اور حیرت ہے کہ وہی آیت جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے وارد ہو تو وہاں یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ آپ کفار کے قبضہ میں بموجب وعدہ الہی ہرگز نہ آسکے لیکن بعینہ وہی آیت حضرت مسیح کے بارہ میں وارد ہو تو یہ نتیجہ برآمد کیا جاتا ہے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح ابن مریم کو گرفتار کرلیا۔ راستہ میں ہر طرح کی ناگفتنی بے عزتی کی ،اور آخر سولی پر چڑھا کر ان کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل کانٹے بھی ٹھونک دیئے ۔ایک ہی قسم کی ہر دو آیات سے دو مختلف نتیجے پیدا کرنا اہل حق اور اہل علم کی شان سے نہایت بعید ہے (از اخبار اہل حدیث مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۵۔۷)

اخبار پیغام صلح کی جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲ صفر ۱۳۴۰ کے صفحہ ۳ پر مندرجہ بالا تحریر کا جواب ناصواب یوں دیا گیا ہے:

اگر ماسٹر غلام حیدر صاحب اس روایت کو ہی پڑھ لیتے جو کتاب استیعاب سے مدارج النبوۃ میں نقل ہوئی ہے کہ بعد نزول سورہ نساء جس میں آیت ما صلبوہ وارد ہوئی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ (جو بدری صحابہ میں تھے) آنحضرت ﷺ کے قاصد ہو کر مقوقس والی اسکندریہ کے پاس جو عیسائی تھا نامہ مبارک آنحضرت ﷺ کو لے کر گئے تو مقوقس نے ان سے یہ اعتراض کیا کہ اگر تمہارا صاحب نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اس نے کیوں خدا سے دعا نہ کی کہ اس کو مکہ سے ہجرت نہ کرنی پڑتی اس پر حاطب نے فرمایا کہ حضرت عیسی بھی تو نبی تھے انہوں نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے جاتے ،

تو یہ کبھی نہ کہتے کہ حضرت علامہ سیدنا محمد علی صاحب مسیح کے صلیب پر کھینچے جانے میں نصاری کے مقلد ہیں اگر حضرت عیسی دار پر کھینچے ہی نہ گئے تھے بلکہ آپ نے صلیب کی شکل ہی نہ دیکھی تھی تو حضرت حاطب جو ایک بدری صحابی اور رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہیں ایک عیسائی بادشاہ کے سامنے کیوں فرماتے کہ حضرت عیسی نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے نہ جاتے معلوم ہوا کہ یہی صحیح معنی اس آیت کے ہیں کہ صلیب پر چڑھانے کی یہاں تردید نہیں بلکہ صلیب پر مارنے کی تردید ہے

آیت و لکن شبه لهم کے یہ معنی کرنا کہ کوئی شخص حضرت مسیح کا ہم شکل بنادیا گیا تھا سودائیوں اور وحشیوں کے سے خیالات ہیں۔ (اخبار پیغام صلح لاہور ۵۔اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۳)

نوٹ: حکیم محمد حسن صاحب امروہی نے بھی یہی حضرت حاطب والی روایت مندرجہ مدارج النبوۃ کو اپنی کتاب التاویل المحکم فی متشابه فصوص الحکم کے صفحہ ۳۹۱۔۳۹۲ پر لکھی ہے اور اس کا حوالہ دیتے ہوئے پادری اکبر مسیح نے ینابیع الاسلام کے صفحہ ۸۸۔۹۹ کے حاشیہ اور تجلی لاہور جولائی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲۷۳ پر پادری برخوردار خان نے اپنے رسالہ مسیح مصلوب، اور قرآن اور انجیل اور برنباس، کے صفحہ ۱۲ پر اور پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر نے اپنے رسالہ کاشف الاسرار قیامت، کے صفحہ ۲۰ پر یہی بات لکھی ہے

اقول:

۱۔ سنئے کہ کتاب استیعاب کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۴۔ کتاب خصائص الکبری دوم صفحہ ۱۲ کتاب معجزات نبی الوری جلد ۲ صفحہ ۲۱، اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷، اور کتاب حسن المحاضرة فی اخبار مصر و القاهره قلمی کے ورق صفحہ ۲۶ پر جو عبارت ہے وہ یہ ہے

قال بعثنی رسول الله ﷺ الی المقوقس ملك الاسكندريه فجئته بكتاب رسول الله ﷺ فانزلنی فی منزلة واقمت عنده ليالی ثم بعث الیّ و قد جمع بطارقه فقال الی اسألك بكلام احب ان تفهمه منی قال قلت هلم قال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبـر نی عن صاحبك اليس هو نبياً قلت بلی هورسو ل الله قال فما له حيث
کـا ن هـکـذا لـم يد ع علی قو مه حيث اخر جو ه من بلدة الی غير ها فقلت له
فـعيسی ابن مر يم اتشهد انه رسو ل الله فما له ا خذه قو مه فا را دوا صلبه
ان لا يـکـو ن دعا عليهم بان يهلکهم الله حتی رفعه الله اليه فی سماء الد نيا ۔
قا ل ا حسنت انت حکيم جا ء من عند حکيم (ص ۱۳۴)

حاطب نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اسکندریہ کے حاکم مقوقس کے پاس بھیجا میں نے آنحضرت ﷺ کا خط اسکو پہنچایا اس نے مجھے اپنے مکان میں ارارا میں اس کے پاس کئی روز ٹھہرا رہا۔ ایک روز اس نے اپنے مذہبی علماء کو بلا کر مجھے بھی مجلس میں بلایا اور کہا کہ میں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تو وہ بات میری اچھی طرح سمجھ لو۔ میں نے کہا فرمایئے، کہا تو مجھے اپنے صاحب کی طرف سے بتا کیا وہ نبی ہے۔ میں نے کہا ہاں وہ رسول اللہ ہیں۔ یہ سن کر مقوقس نے کہا پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کی قوم نے اسکو اس کے شہر سے نکال دیا تھا تو س نے ان پر بدعا کیون نہ کی؟ میں (حاطب) نے کہا حضرت عیسی کی بابت آپ شہادت دیتے ہوں گے کہ وہ رسول اللہ تھے پھر کیا وجہ ہے کہ جب ان کو ان کی قوم نے پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے ان پر اس مضمون کی بدعا کیوں نہ کی کہ خدا ان کو تباہ کر دیتا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اپنی طرف پہلے آسمان میں اٹھالیا۔ یہ جواب سن کر مقوقس نے کہا تو نے بہت اچھا جواب دیا تو بڑا حکیم (دانا) ہے اور بڑے دانا کے پاس سے تو آیا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت حاطب نے یہ الفاظ بیان فرمائے کہ، کیا وجہ ہے کہ جب عیسی کو ان کی قوم نے پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے ان پر اس مضمون کی بدعا کیوں نہ کی کہ، خدا ان کو تباہ کر دیتا۔ یہاں تک کہ اللہ نے عیسی کو اپنی طرف پہلے آسمان پر اٹھالیا۔

اخبار پیغام صلح ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے ص ۳ پر بحوالہ مدارج النبوۃ جو یہ الفاظ لکھے ہیں:

حضرت عیسی بھی تو نبی تھے تو انہوں نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے نہ جاتے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سووہ سراسر غلط ثابت ہوئے حضرت حاطب کا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہود نا مسعود نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھانا چاہا مگر اللہ تعالی نے آپ کو اپنی طرف آسمان میں اٹھالیا۔

۲۔واضح ہو کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے بسند صحیح ایک روایت آئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا بھی یہی مذہب ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر نہ چڑھائے گئے بلکہ آپ زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے اور کوئی اور شخص آپ کا ہم شکل ہو کر مارا گیا۔ دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۲۸ صفحہ ۵۶، ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۴۵۲۔ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۳۸

اس کو ابن جریر کے علاوہ ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، عبد بن حمید، اور سعید منصور نے بھی روایت کیا ہے
(دیکھو فتح البیان جلد ۲ ص ۳۴۲۔۳۴۳)

۳۔تابعین میں سے حضرت قتادہ، حضرت مجاہد، ابن جریج، سدی، وھب بن منبہ، قاسم بن ابی نبرہ، کا یہی مذہب تھا کہ حضرت مسیح صلیب پر نہ چڑھائے گئے بلکہ کوئی شخص آپ کا ہم شکل ہو کر مارا گیا۔ حضرت عیسی کو اللہ نے اٹھالیا۔(دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۶ ص ۸۔۱۰، ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، ۲۳۱، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۳۸۔۲۳۹)

۴۔اہل سنت والجماعت مفسرین میں سے حضرت امام محمد بن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان، ابوالفداء اسماعیل بن عمر کی تفسیر ابن کثیر، جلال الدین سیوطی کی تفسیر جلالین، و، درمنثور، امام الفرء بغوی کی معالم التنزیل رازی کی تفسیر مفاتیح الغیب، قاضی نصیر الدین بن ابی سعید عبداللہ بن عمر بیضاوی کی تفسیر بیضاوی، نسفی کی تفسیر مدارک، بغدادی کی تفسیر خازن، خطیب شربینی کی سراج المنیر، قاضی شہاب الدین کی تفسیر بحر مواج، سید معین الدین کی تفسیر جامع البیان، شیخ ابوسعود کی تفسیر ابی سعود، شیخ سلیمان جمل کی تفسیر فتوحات الھیہ، تفسیر مواہب الرحمٰن، قاضی ثناء اللہ کی تفسیر مظہری، شیخ اسماعیل فیضی کی تفسیر روح المعانی، بحرالمحیط، النہر الھاد، اسدرالقیط، مداح لبید، کتاب الوجیز تفسیر فتح البیان، ترجمان القرآن، اکسیر اعظم، تفسیر رؤفی، تفسیر محمدی، اور تفسیر نیشاپوری میں آیات مقدسہ

و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (آل عمران:۵۴)،

اور و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لھم (النساء:۱۵۷)(پارہ ٦)

کی تفسیر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسی صلیب پر چڑھائے نہ گئے تھے بلکہ کوئی دوسرا شخص آپ کا ہم شکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوکر مارا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس مسئلے میں مرزا صاحب قادیانی نے اہل سنت والجماعت مفسرین کی مخالفت کی ہے اور نیچری مذہب کا ساتھ دیا ہے اس چودھویں صدی ہجری میں جو کچھ اس مسئلے میں مرزا صاحب اور ان کی جماعت نے لکھا وہ آج تک نہ کسی سنی مفسر نے لکھا ہے اور نہ شیعہ مفسر نے۔

پس اخبار پیغام صلح کے اڈیٹر کا یہ لکھنا کہ آیت ولکن شبہ لھم کے یہ معنی کرنا کہ کوئی شخص حضرت مسیح کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا سودائیوں اور وحشیوں کے خیالات ہیں، سراسر گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ ہیں اور اہل سنت مفسرین پر بڑا حملہ ہے۔

(توحید امرتسر ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ص ۱۰۔۱۱)

....

کیا حضرت عیسی زندہ ہیں یا فوت ہو گئے

ایک مشہور اسلامی عقیدہ پر دلچسپ بحث۔ ۷

ازقلم: مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر

اخبار گوہر بار توحید کی کسی گزشتہ اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت انجیل برنباس کا ذکر خیر اور اس کا بیان توحید ۱۹ ستمبر میں کیا گیا ہے اور مرزائیوں کی ایک اور دلیل کا جواب دیتے ہوئے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بدری صحابی کا مذہب پیش کیا گیا ہے اب اس سلسلہ کی دوسری کڑی ملاحظہ ہو

آیت قرآنی

و ما قتلو ہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لھم (النساء:۱۵۷)

اور بل رفعه الله اليه (النساء:۱۵۸)

یعنی مسیح نہ تو قتل کئے گئے اور نہ سولی دیئے گئے لیکن ان کی شبیہ بنائی گئی اور بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی عقیدہ:

قادیانی اس آیت کے ماتحت اپنا عقیدہ ان لفظوں میں ذکر کرتے ہیں کہ

جاہل یہ نہیں سمجھتے کہ یہاں تو اللہ تعالی نے حضرت مسیح سے ایک بڑا بھاری الزام دور کیا ہے کیونکہ یہودیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو سچا نبی ہوتا ہے وہ قتل نہیں کیا جاتا اور جو سولی دیا جاتا ہے وہ لعنتی ہوتا اور حضرت مسیح قتل کئے گئے اور سولی دیئے گئے تو معلوم ہوا کہ سچے نہ تھے لعنتی تھے اس لئے اللہ تعالی نے فرمایا کہ، نہ قتل کئے گئے نہ سولی دیئے گئے،

اور یہ بھی یاد رہے کہ لغت میں رفع کے کئی معنی ہیں۔ رفع کے معنی آسمان پر اپنے پاس اٹھالینا تو کہیں نہیں۔ یہ کس قدر حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالی کی نسبت یہ کہا جائے کہ وہ آسمان پر ہے اللہ تو فرماتا ہے کہ نحن اقرب اليه من حبل الو ريد یعنی ہم شہ رگ سے بھی قریب ہیں یہ تو اللہ تعالی کو محدود کرنا ہوا۔ رفع کے معنی یہ کہتے ہیں اوپر اٹھالیا یعنی آسمان پر اٹھالیا اور اللہ تعالی کہتا ہے میں شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ سو یہ دلیل بھی باطل ہوئی رفعه الله اليه کے معنی یہی ہیں کہ مسیح مصلوب ہو کر لعنتی نہیں ہوا بلکہ قتل وصلب سے بچایا جا کر مرفوع ہوا معزز ہوا۔

(اخبار فاروق ۱۳ جنوری ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

مرزا غلام احمد ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۴۶، ۳۷۱، ۳۷۵، و ۹۲۳ کے حاشیہ پر۔ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۲ نصرۃ الحق ص ۴۱، ۹۵، ضمیمہ براہین صفحہ ۱۷۰ کا حاشیہ، وصفحہ ۱۷۶، تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹، راز حقیقت صفحہ ۲، مسیح ہندوستان میں ص... ست بچن صفحہ ۱۶۴ کا حاشیہ، ایام الصلح صفحہ ۱۱۶ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۵، حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷، اعجاز احمدی صفحہ ۱۳، خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵، کتاب البریۃ صفحہ ۱۹۷ کا حاشیہ، حمامۃ البشری صفحہ ۶۸ کے حاشیہ اور صفحہ ۱۲۸ پر لکھا ہے کہ

توریت استثناء باب ۲۱ آیت ۲۳ میں لکھا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے

اور توریت بیان کر رہی ہے کہ جو شخص پھانسی دیا جائے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اصل حقیقت ظاہر کر کے ان کے اس قول کو رد کرے۔ سو اس نے فرمایا کہ مسیح ابن مریم در حقیقت مصلوب نہیں ہوا اور نہ مقتول ہوا بلکہ اپنی موت سے فوت ہوا۔

پیر مہر علی شاہ کی طرف سے جواب

دریافت کیا جاتا ہے کہ کہاں ہے توریت کا حکم کہ جو کوئی بذریعہ صلیب قتل کیا جائے وہ ملعون عنداللہ ہوگا خواہ بے گناہ ہی ہو۔ کیا مقتول بغیر الحق خواہ پتھر سے ہو یا تیر سے یا تلوار سے یا صلیب وغیرہ اسباب قتل سے شہداء ہیں بموجب احکام توریت وقرآن مجید کے داخل نہیں۔ کوئی مومن بہ کتب سماویہ اس کا انکار کرسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ مرزا جی کو بمعہ چیلوں چانٹوں اپنے کے آیت توریت کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔

صرف ۲۳ آیت (کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے) کے ظاہر پر نظر ہے۔ اگر ۲۲ آیت کو پڑھ کر تدبر فرمائیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ہر ایک مصلوب کے لئے نہیں بلکہ خاص وہ شخص جو جو کسی جرم کی سزا میں پھانسی دیا گیا ہو بائیسویں آیت یہ ہے

۲۲۔ اور اگر کسی نے کچھ گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اسے درخت میں لٹکا دوے۔

۲۳۔ تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تو اسی دن گاڑ دے کیونکہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے،

ظاہر ہے کہ عیسیٰ فی الواقع ماقبل (بل) یعنی قتل اور مابعد اس کے یعنی رفع اعزاز میں تنافی اور تضاد کہاں ہوا بلکہ مقتول غیر مجرم عنداللہ معزز ہوا۔ (سیف چشتیائی ص ۱۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر فاروق کی طرف سے جواب الجواب

کیا توریت میں یہ نہیں لکھا کہ، جو پھانسی دیا جاتا ہے، خدا کا ملعون ہے۔، یہ جملہ عام ہے اور عمومیت کا حکم رکھتا ہے یا کسی تخصیص کا۔لفظ جو تعمیم کے لئے ہے یا کسی کا استثنا بھی اس میں ہے؟ پھر مجرم اور غیر مجرم کی شرط آپ نے کہاں سے لگائی یہی وجہ تو ہے کہ کوئی نبی یا مومن صلیب کے ذریعہ قتل نہیں ہوا۔

کیا یہ الفاظ جو استثنا ۲۱ باب آیت ۲۳ ہیں کہ اس کی لاش رات بھر درخت پر نہ لٹکی رہے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے، صاف بتا رہا ہے کہ پھانسی دیا ہی وہ جاتا ہے جو مجرم ہو غیر مجرم پھانسی دیا نہیں جاتا اس لئے مصلوب ضرور ملعون عنداللہ ہے۔

(اخبار فاروق ۶، ۱۳، ۲۰، ۲۷ جولائی ۱۹۱۶ء ص ۲۱ کالم نمبر ۱)

قادیانی تاویل کا خلاصہ اور اس کی تردید

جو کچھ احمدی عالم نے کہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱۔ مصلوب ضرور ملعون عنداللہ ہے

۲۔ پھانسی دیا ہی وہ جاتا ہے جو مجرم ہو۔

۳۔ غیر مجرم پھانسی دیا ہی نہیں جاتا

۴۔ کوئی نبی یا مومن صلیب کے ذریعہ قتل نہیں ہوا۔

اب میں ذیل میں اس امر کو ثابت کرتا ہوں کہ بعض ایمان دار لوگ (یعنی مومن) خدا کے راستہ میں صلیب کے ذریعہ قتل ہوئے یا یوں کہو کہ بعض غیر مجرم پھانسی دیئے گئے

ایک شہزادہ کا مصلوب ہونا

۱۔ صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۵، ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۳۔۷۴، غرائب القرآن جلد ۳۰ صفحہ ۶۱ سنن ترمذی صفحہ ۴۸۲، تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۳۳۔۳۳۴، ترجمان القرآن جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۳۔۲۲۴ اور تحفۃ الاخیار ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشارق الانوار صفحہ ۳۹۳۔۳۹۶ پر حضرت صہیب رومی کے طریق سے ایک صحیح مرفوع حدیث نبی کریم ﷺ سے آئی ہے جس میں ایک ولی اللہ نوجوان کا ذکر ہے۔ اس کا یہ حال تھا کہ خدا کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا تھا۔ اور ہر قسم کی بیماری سے لوگوں کے علاج کرتا تھا۔ بادشاہ نے آخر سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھمبے پر سولی دیا۔ پھر اس نے اس کی ترکش سے تیر لیا۔ پھر تیر کمان کے اندر رکھا۔ پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے میں مارتا ہوں پھر اس کو تیر مارا، اور اس کی کنپٹی پر تیر لگا۔ سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر مصلوب ہوئے

۲۔ حدیث کی مشہور و معروف کتاب کنز العمال جلد ۷ ص ۵۸ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر پھانسی دیئے گئے۔

حضرت خبیب کا پھانسی پانا

۳۔ تاریخ طبری فارسی جلد ۴ ص ۴۰۸، ترجمہ اسد الغابہ جلد ۳ ص ۱۴۱۔۱۴۳، سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ ص ۶۱۔۶۲، استیعاب جلد ۱ ص ۱۶۷۔۱۶۸، روض الانف جلد ۲ ص ۱۶۷۔۱۷۱، الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد ۲ ص ۱۰۳۔۱۰۴، ابن اثیر کی تاریخ الکامل جلد ۲ ص ۷۹ شواہد النبوۃ صفحہ ۲۷۔۳۷ اور الحکم قادیان ۱۴ مارچ ۱۹۱۸ء صفحہ ۹۔۱۰ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خبیب بن عدی کو ۳ ہجری میں کفار مکہ نے حرم شریف سے باہر تنعیم میں پھانسی پر مار ڈالا۔

حضرت فروہؓ کا پھانسی دیا جانا

۴۔ ملک شام کے اطراف میں جو عرب آباد تھے ان میں متعدد ریاستیں تھیں ان میں سے معان اور اس کے اضلاع فردہ بن عمرو کے زیر حکومت تھے لیکن خود فردۃ رومی سلطنت کی طرف سے گویا گورنر تھے۔ انہوں نے اسلام سے واقفیت پیدا کی تو مسلمان ہو گئے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اظہار اسلام کے ساتھ ایک خچر ہدیہ کے طور پر بھیجا۔ رومیوں کو ان کے اسلام کا حال معلوم ہوا تو ان کو گرفتار کر کے سولی دے دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھو کتاب سیرۃ النبی جلد دوم۔ الجزء الثانی من سیرۃ ابن ہشام صفحہ ۳۷۹۔ زاد المعاد جلد ۲ ص ۴۲۔ رحمۃ للعالمین جلد اول صفحہ ۵۱۲۔

۵۔ حضرت پطرس حواری کا پھانسی دیا جانا

سیدنا حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں سے حضرت پطرس (۶۵ء) میں پھانسی دیئے گئے۔ دیکھو ابن حزم کی کتاب الفصل فی الملل و الاھواء و النحل جلد ۲ ص ۴ اور قادیانیوں کا رسالہ ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۲۱ء ص ۲۲۸

بعض اولیاء کا پھانسی دیا جانا

۶۔ خود جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنی کتاب تحفہ بغداد کے صفحہ ۷ اپر لکھتے ہیں

و قد کفر مثلی کثیر من الاولیاء و الاقطاب و الآئمة فبعضهم صلبوا و قتلوا

(اور میری طرح بہت سے اولیاء اور قطبوں اور اماموں کو کافر کہا گیا پھر بعض ان میں سے صلیب پر چڑھائے گئے اور قتل کئے گئے۔ (ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص ۲۹)

ان تمام مندرجہ بالا تحریروں کا مطلب یہ نکلا کہ خدا کے راستے میں بعض غیر مجرم ایمان دار لوگ (یعنی مومن) پھانسی دیئے گئے۔ پس مرزائی مولوی کا یہ کہنا کہ

کوئی نبی یا مومن صلیب کے ذریعہ قتل نہیں ہوا،

پھانسی دیا ہی وہ جاتا ہے جو مجرم ہو غیر مجرم پھانسی دیا ہی نہیں جاتا صحیح نہیں۔

اور جس طرح بعض اولیاء قتل ہوئے ہیں اسی طرح بعض انبیاء بھی قتل ہوئے اور ان کے قتل کا ثبوت ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بعض انبیاء کے قتل کا ثبوت تورات سے

یہ جو کہا گیا ہے کہ: یہودیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو سچا نبی ہوتا ہے وہ قتل نہیں کیا جاتا،، سواس کی بابت گذارش یہ ہے کہ بائبل کے صحیفہ نحمیاہ نبی باب ۹ آیت ۲۶، سلاطین اول باب ۱۸ آیت ۴۔ اول سلاطین باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹ آیت ۱۰۔ دوم تواریخ باب ۲۴ آیت ۲۰۔۲۲ میں تو یہ لکھا ہے کہ بعض سچے نبیوں کو ان کے دشمنوں نے قتل کیا۔

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کے بعض مومن بندے خدا کی راہ میں دشمنوں کے ہاتھ سے صلیب کے ذریعہ قتل کئے گئے اور بعض سچے انبیاء بھی خدا کے راستے میں دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل کئے گئے اللہ کے جو بعض بندے خدا کی راہ میں مصلوب کئے گئے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ ان کا روحانی رفع نہیں ہوا ان کی روح اللہ کی طرف اٹھائی گئی ان کا رفع روحانی ہوا ان کا اللہ کے ہاں بڑا درجہ ہے وہ اللہ کے مقرب اور پیارے ہیں۔

قتل، رفعت کا مانع نہیں:

اس طرح انبیاء اور مومنین کا راہ خدا میں قتل کیا جانا انکے رفع درجات اور رفع روحانی کے منافی نہیں یہ لوگ قتل کئے گئے پھر بھی ان کے درجے بلند ہیں اللہ نے ان کا رفع روحانی کیا، ان کو عزت دی۔ مطلب یہ کہ ایمان دار لوگوں کا خدا کی راہ میں قتل کیا جانا اور صلیب پر مارا جانا ان کے رفع روحانی اور ترقی درجات کے منافی نہیں بلکہ قتل کیا جانا اور پھانسی کے ذریعہ مارا جانا ان کے مقرب الی اللہ اور بزرگ ہونے کی دلیل ہے۔ باقی۔

(توحید امرتسر ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ ص ۷۔۸)

....

حضرت عیسیٰ کا رفع جسمانی

آیہ بل رفعه الله الیه کی تشریح

ازقلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

اس سے قبل متعدد مضامین میں اس امر کو دلائل اور واقعات کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ بعض مؤمنین خدا کے راستے میں دشمنوں کے ہاتھوں سے صلیب کے ذریعہ قتل کئے گئے ہیں اب و ما قتلوہ یقیناً ۔بل رفعه الله الیه (النساء :: ۱۵۷۔۱۵۸) کے معنی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ پہلے قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوال کولکھا جاتا ہے اس کے بعد ان کی تردید کر کے صحیح معنی لکھے جائیں گے

قادیانی عقیدہ

ا۔ مرزا غلام احمد صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۴۶ پر لکھتے ہیں:

خدا نے فرمایا کہ مسیح ابن مریم درحقیقت مصلوب نہیں ہوا اور نہ مقتول ہوا بلکہ اپنی موت سے فوت ہوا۔

ب۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۷۲ پر ہے:

اور وہ خوب جانتے ہیں کہ انہیں یقینی طور پر اس بات کا علم نہیں کہ مسیح پھانسی دیا گیا بلکہ یقینی امر یہ ہے کہ وہ فوت ہو گیا اور اپنی طبعی موت سے مرا اور خدا تعالیٰ نے اس کو راست باز بندوں کی طرح اپنی طرف اٹھالیا

ج۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۸۶۔۳۸۷ پر لکھا ہے:

رفع سے مراد روح کا عزت کے ساتھ اٹھایا جانا ہے جیسا کہ وفات کے بعد بموجب نص قرآن اور حدیث صحیح کے ہر ایک مومن کی روح عزت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف اٹھائی جاتی ہے

د۔ ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۵ پر ہے:

قرآن شریف صاف لفظوں میں بلند آواز سے فرما رہا ہے کہ عیسی اپنی طبعی موت سے فوت ہو گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ تو اللہ تعالی وعدہ کے طور پر یہ فرماتا ہے یـاعیسی انـی متو فیك و را فعك الـی " اور دوسری آیت میں اس وعدہ کے پورا ہونے کی طرف اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ اوس کا یہ قول ہے و مـا قتلـوه یقینا بل رفعه الله الیه پہلی آیت کے یہ معنی ہیں کہ اے عیسی میں تجھے طبعی موت دوں گا یعنی قتل اور صلیب کے ذریعہ تو ہلاک نہیں کیا جائے گا اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ پس یہ آیت تو بطور ایک وعدہ کے تھی اور دوسری آیت ممدوحہ بالا میں اس وعدہ کے ایفاء کی طرف اشارہ ہے جس کا ترجمہ مع تشریح یہ ہے کہ یہود خود یقیناً اعتقاد نہیں رکھتے کہ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسی کو قتل کیا ہے اور جب قتل ثابت نہیں تو پھر موت طبعی ثابت ہے جو ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے۔،

س، حکیم خدا بخش احمدی، عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۴۳۰ پر لکھتا ہے:

اور وہ خوب یقین رکھتے ہیں کہ مسیح قتل نہیں ہوا بلکہ اپنی موت سے مرا اور اللہ تعالی نے راست باز بندوں کی طرح اس کو اٹھالیا۔

اسی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۴۳۲ پر لکھا ہے:

یقیناً یقیناً یہودیوں نے مسیح علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالی نے طبعی موت سے مار کر اپنی طرف اٹھالیا کیونکہ اللہ تعالی عزیز اور حکیم ہے۔

قادیانی عقیدہ اور تاویل کی تردید

اقول: ا۔ یاد رہے کہ ہر زبان میں ایک ایک لفظ کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے اور عموماً ایک لفظ کا محل استعمال بتا دیتا ہے کہ وہاں وہ کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ آیا لفظ رفع کے معنی لغت عرب میں ایک ہی آتے ہیں یا زیادہ اور اگر ایک سے زیادہ معنی میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو پھر یہ دیکھنا ہے کہ اس خاص موقعہ پر جو یہاں زیر بحث ہے کیا معنی لئے جا سکتے ہیں۔

(دیکھو مولوی محمد علی لاہوری کی کتاب مسیح موعود۔ص ۱۶۵۔۱۶۶)

حکیم خدا بخش عسل مصفی حصہ اول میں لکھتے ہیں:

یہ لفظ رفع ہمیشہ ترقی درجات کے لئے آتا ہے گو لغت عرب میں اس کے کچھ ہی معنی ہوں لیکن کلام اللہ اور احادیث نبی اللہ میں مومنوں کیلئے جہاں اس لفظ کا استعمال ہوا وہاں بجز ترقی مدارج اور علو مرتبت اور قرب الی اللہ کے اور کوئی معنی ثابت نہیں۔ (ص ۳۵۳)۔

پھر لغت کی بعض کتابوں کے حوالہ جات دینے کے بعد لکھتے ہیں:

ان تمام لغت کی کتابوں سے ظاہر ہے کہ رفع میں بلندی مراتب مراد ہوتی ہے اور خاص کر جب لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفع کے بعد الی کا صلہ آئے تو بجز تقرب کے اور کوئی معنی نہیں آتے...لغت نے تو قاعدہ باندھ دیا کہ رفع الی کے صلہ کے ساتھ آئے وہاں تقرب ہی کے معنی ہوں گے۔(عسل مصفی۔ص ۳۶۷)

پہلے میں یہ بتاتا ہوں کہ قرآن مجید میں یہ لفظ کن معنوں میں استعمال ہوا پھر اسی جگہ سے آپ کے ڈھول کی پول کھل جائے گی۔

قرآن شریف میں لفظ رفع کا استعمال

ا۔رفع جسمانی کی مثالیں

سب سے پہلے ان آیات کو لیتا ہوں جن میں لفظ رفع کے معنی رفع جسمی کے ہیں۔ ذرا غور سے سنو

ا . و اذ اخذ نا میثاقکم و رفعنا فو قکم الطور ۔(البقرۃ:۶۳)

اور جب ہم نے تمہارا عہد لیا اور ہم نے تم پر کوہ طور اٹھالیا

۲. و اذ یر فع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل (البقرۃ:۱۲۷)

اور جب اٹھائی ابراہیم نبی نے بنیاد کعبہ کی اور اسماعیل نبی نے

۳.و رفع ابویه علی العرش و خروا له سجداً (یوسف:۱۰۰)۔

اور انہوں نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھلایا اور حضرت یوسف کے واسطے سجدے میں گرے

۴ . و الی السماء کیف رفعت (الغاشیۃ:۱۸)اور طرف آسمان کے کیوں کر بلند کیا

۵ ۔ و السماء ر فعها و و ضع المیزان۔(الرحمٰن:۷)

اور آسمان بلند کیا اسکو اور میزان کو پست کیا

۶ . و اذ کر فی الکتاب اد ریس انه کان صد یقا نبیا۔ و رفعناه مکا نا علیا ۔

(مریم:۵۶۔۵۷)

نوٹ: ابن جریر طبری جس کو مرزا صاحب نے رئیس المفسرین لکھا ہے (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۱۶۸ سطر ۳) اور جس کی بابت مولوی محمد علی لاہوری نے لکھا ہے :

ابن جریر کا پایہ حل لغت میں سب سے بڑھ کر ہے۔(رسالہ آخری نبی۔ص ۹ص ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی تفسیر میں اس آیت مقدسہ کی تفسیر یوں کرتے ہیں

یقو ل تعالی ذکرہ و ا ذکر یا محمد فی کتا بنا ھذا اد ریس انه کان صد یقا نبیا لایقو ل الکذب نبیا نو حی الیه من امر نا ما نشاء ورفعنا مکانا علیا ذکر ان اللہ رفعه و ھی حی الی السماء الرا بعة فذلك معنی قو له و رفعناہ مکانا علیا یعنی به الھی مکان ذی علو و ارتفاع (تفسیر ابن جریر جلد ۱۶۔ص ۶۳)

ب۔رفع بمعنی ترقی درجات کی مثالیں

۱ . تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ و رفع بعضھم در جات (البقرۃ:۲۵۳) یہ پیغمبر ہیں بزرگی دی ہم نے بعضے ان کے کو اوپر بعض کے ان میں سے وہ ہیں کہ باتیں کیں اللہ نے ان سے اور بلند کیا بعضوں کو درجوں میں

۲ . نرفع در جات من نشاء و فوق کل ذی علم علیم (یوسف:۷۶)۔ بلند کرتے ہیں ہم درجوں میں جسکو چاہیں اور ہر جاننے والے پر جاننے والا ہے

۳ . و ر فعنا بعضھم فو ق بعض در جا ت (الزخرف:۳۲)
اور بلند کیا ہم نے بعضے ان کے کو اوپر بعض کے درجوں میں

۴ . یر فع اللہ الذین آمنوامنکم و الذین او توا العلم در جات (المجادلۃ:۱۱)۔ بلند کرے گا اللہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے تم میں سے اور ان لوگوں کے کہ دیئے گئے ہیں علم درجے

۵ . و اتل علیھم نبأ الذی آ تیناہ آ یا تنا فانسلخ منھا فاتبعه الشیطا ن فکان من الغا وین. ولو شئنا لر فعناہ بھاو لکنه اخلد الی الار ض و اتبع ھواہ . (الا عرا ف:۱۷۵۔۱۷۶) .
اوران پر اس شخص (یعنی بلعم باعور) کا قصہ پڑھ جس کو ہم نے اپنی آیات عطا کیں۔پس وہ اس میں سے نکل گیا۔پس اس کے پیچھے شیطان لگا۔پس گمراہوں میں سے ہو گیا۔اور اگر ہم چاہتے تو اس کے ساتھ اس کو بلند کرتے اور لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس جگہ الفاظ قرآنیہ فاتبعه الشيطان فكان من الغاوين
اور الفاظ و اتبع هواه اس بات کا قرینہ ہیں کہ یہاں و لو شئنا لر فعناه بها
کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اس کے ساتھ بلعم کے درجات بلند کرتے ،مگر چونکہ بلعم باعور کے پیچھے شیطان لگا اور وہ گمراہ ہوگیا اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اس لئے وہ خدا سے دور کیا گیا، راندہ درگاہ الہی ہوگیا۔

قرآن مجید کی ان آیات مقدسہ میں لفظ رفع آیا ہے پہلی چھ آیات مبارکہ میں اس کے معنی رفع جسمی کے ہیں اور دوسری آیات میں اس کے معنی درجات کو بلند کرنا ہیں۔لیکن قرآن مجید کی کسی ایک آیتت میں لفظ رفع کے معنی ،طبعی موت سے مرنا ،نہیں آئے ہیں اگر کسی احمدی عالم میں ہمت ہے تو قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کریں جس میں لفظ رفع کے معنی ،طبعی موت سے مرنا، آئے ہوں ،جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں کئے ہیں۔

احادیث نبویہ اور لفظ رفع

د۔ رفع جسمانی کی مثالیں

ا . عن انس ان رسول الله ﷺ كان ير فع يد يه اذا د خل فى الصلوة و اذا ركع (سنن ابن ماجہ۔ص ۱۳۳) انس بن مالک سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ اٹھاتے تھے اپنے دونوں ہاتھ جب نماز میں داخل ہوتے اور جب رکوع کرتے۔

۲۔مشکوۃ مترجم جلد۲ص ۲۰۴ باب صفة النار و اهلها فصل دوم میں دوزخیوں کا ذکر کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

فيستغيثون بالشراب فير فع اليهم الحميم ...
پس پانی پینے کیلئے فریاد کریں گے پس اٹھایا جائیگا ان کی طرف گرم پانی ساتھ زنبوروں کے۔
(ا۔یہاں رفع کا صلہ الی ہے مگر معنی اٹھانے کے ہیں لہذا یہ کہنا کہ رفع کا صلہ جب الی کے ساتھ ہوتا ہے تو صرف تقرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درجات کے معنی مراد ہوتے ہیں غلط ثابت ہو گیا)

۳۔مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ فصل اول جلد۴ص ۱۵۷ میں تین بار یہ الفاظ آئے ہیں

فیقال یامحمد ارفع رأسك

پس کہا جاوے گا: اے محمد اپنا سر مبارک اٹھا

۴ صحیح بخاری باب اذا وکل رجلا فترك الوكيل شيئا ، میں حدیث وکالۃ ابی ہریرۃ بحفظ زکوۃ رمضان میں الفاظ لارفعناك الى رسول الله وارد ہیں (یہاں بھی رفع کے ساتھ الی ہے اور مراد رفع جسمانی ہے) اور فتح الباری جز۹ص ۴۳۱ میں لا رفعنك کے ذیل میں لکھا ہے

ای لا ذهبن بك اشكوك يقال رفعه الى الحاكم اذا احضره للشكوى

۵۔صحیح بخاری باب فضل الکہف ونزول السکینۃ ونیز مشکوۃ ص ۱۷۶ حدیث قرأۃ اسید بن حضیر سورہ الکہف میں ہے: رفع رأسه الى السماء

یعنی اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔

۶۔بخاری مسلم نیز مشکوۃ کی کتاب الجنائز کے باب البكاء على الميت ص ۱۴۲ میں رسول اللہ کی بیٹی زینب کے فرزند ارجمند کے فوت ہونے کی حدیث ہے

فرفع الى رسول الله الصبى

(۳۔یہاں بھی رفع الی ہے اور مراد جسمانی رفع ہے) یعنی وہ لڑکا آپ کے پاس اٹھا کر لایا گیا۔

ب۔ترقی درجات کی مثالیں

۱۔ان الله تعالى يرفع بهذا القرآن اقواما و يضع به آخرين رواه مسلم و ابن ماجة عن عمر (کنز العمال۔ج۱ص۱۲۹)

اللہ تعالی اس قرآن کی برکت سے کئی قوموں کو بلند کریگا اور دوسروں کو اس کے ساتھ ذلیل کرے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲. من تواضع لله رفعه رواه ابونعيم فی الحلية عن ابی هريرة
(کنزالعمال۔ج۲ص۲۵) جوشخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے،

۳۔من توا ضع لله رفعه الله و من تكبرو ضعه الله رواه ابن منده و ابونعيم
عن اوس بن خولی (کنزالعمال۔جلد۲ص۲۶) جوشخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے اور جو
تکبر کرتا ہے اللہ اس کو ذلیل کرتا ہے ۔

۴۔۔ من تو ا ضع لله تخشعا لله رفعه الله و من تطا ول تعظما و ضعه الله۔
روا ہ ابو اقلشيخ فی كتاب العظيمة (کنزالعمال۔ج۲ص۲۶) جوشخص اللہ کیلئے اللہ کے خوف سے
تواضع کرتا ہے اس کو اللہ رفع دیتا ہے اور جو بڑائی کی وجہ سے زیادتی کرتا ہے اللہ اس کو ذلیل کرتا ہے۔

۵۔علاوہ ان احادیث کے ہم روزمرہ پانچ وقت کی نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے ہیں۔
اللهم اغفر لی و ار حمنی واهد نی و ار زقنی و ار فعنی و اجبرنی اے اللہ مجھے
بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری رہنمائی کر اور مجھے رزق دے اور میرے درجے بلند کر اور جس
قدر مجھ سے قصور سرزد ہوں انکی تلافی کی توفیق عطا کر

نوٹ: مندرجہ بالا روایتوں میں لفظ رفع کا دو معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی رفع جسمی اور ترقی درجات مگر کسی حدیث صحیح مرفوع میں رفع کے لفظ کے معنی، طبعی موت سے مرنا، نہیں آئے۔

(توحید۔امرتسر۲۲جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ ص۸۔۹)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دلچسپ بحث۔۱

از مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرت سر

اخبار توحید کی گزشتہ اشاعت میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی تھی کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ اور کتب لغت کی روسے لفظ رفع کے دو معنی آئے ہیں۔ایک رفع جسمی اور دوسرے، درجات و مراتب کا بلند ہونا۔مگر رفع کے معنی، طبعی موت سے مرنا، نہ تو قرآن سے ثابت ہے، اور نہ کسی حدیث سے۔ پہلے یہ لکھا گیا ہے کہ ایک ایک لفظ کئی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور عموماً ایک لفظ کا محل استعمال بتا دیتا ہے کہ وہاں وہ کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔ہم نے یہ تو دیکھ لیا ہے کہ قرآن وحدیث میں لفظ رفع مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے پس اب یہ دیکھنا ہے کہ اس خاص موقعہ پر جو یہاں زیر بحث ہے کیا معنی لئے جا سکتے ہیں

مرزا صاحب قادیانی کی تحریریں

و ما قتلوہ یقیناً۔بل رفعہ اللہ الیہ (النساء:۱۵۷۔۱۵۸) کا مطلب جناب مرزا غلام احمد صاحب نے یوں بیان کیا ہے

مسیح ابن مریم درحقیقت مصلوب نہیں ہوا اور نہ مقتول ہوا بلکہ اپنی موت سے فوت ہوا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۳۴۷)

یقینی امر یہ ہے کہ مسیح فوت ہو گیا ہے اور اپنی طبعی موت سے مرا، اور خدا تعالیٰ نے اس کو راست باز بندوں کی طرح اپنی طرف اٹھا لیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۷۲)

مصلوب نہیں ہوا بلکہ اپنی موت سے فوت ہوا۔(ازالہ اوہام۔ص ۳۷۵)

مسیح ابن مریم مقتول اور مصلوب ہو کر مردود اور ملعون کی موت سے نہیں مرا جیسا کہ عیسائیوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کا خیال ہے... بلکہ خدا تعالی نے عزت کے ساتھ اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔ جاننا چاہیے کہ اس جگہ رفع سے مراد وہ موت ہے جو عزت کے ساتھ ہو۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۹۹)

مولوی محمد علی ایم اے کے اقوال

حضرت مسیح کے جس رفع کا ذکر قرآن کریم نے فرمایا ہے وہ محض رفع قرب تھا، نہ رفع جسم ۔

(کتاب مسیح موعود۔ص ۱۷۱)

اس رفع سے مراد سوائے بلندی مراتب کے اور کچھ نہیں۔ (مسیح موعود۔ص ۱۷۹)

قادیانی مذہب کی تردید

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا آیت مقدسہ بل رفعه الله اليه میں لفظ رفع سے مراد، طبعی موت سے وفات پانا، لینا سراسر غلط ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں رفع کے معنی، طبعی موت سے وفات پانا، نہیں آیا ہے۔ بلکہ رفع جسمی، اور ترقی درجات، کے معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

اب میں ذیل میں اس امر کو ثابت کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں جب کسی بزرگ انسان کی، طبعی موت ، کا ذکر آیا ہے وہاں لفظ، رفع ، استعمال نہیں ہوا ہے۔

حضرت عزیرؑ کی وفات:

سورہ بقرۃ میں حضرت عزیرؑ کا ذکر خیر کرتا ہوا ان کے بارے میں فرماتا ہے:

فاماته الله مأة عام ثم بعثه (البقرۃ:۲۵۹) پس اللہ نے اس کو موت دے دی سو برس کے بعد پھر زندہ کیا اس کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی کہتے ہیں کہ

میں نے ایک دفعہ جناب مرزا صاحب سے اس آیت کے معنی دریافت کئے تو آپ نے فرمایا میں نے جناب الٰہی میں توجہ کی تو مجھ پر یہی کھلا کہ وہ شخص واقعی مر گیا تھا۔ (اخبار بدر ۶ مئی ۱۹۰۹ء ص ۴۸ جلد ۶ نمبر ۲۸)

اب دیکھئے کہ حضرت عزیرؑ کی موت کے بارے میں فاماته الله کہا گیا یعنی موت کا لفظ استعمال کیا گیا فرفعه الله الیه نہیں کہا گیا باوجودیکہ حضرت عزیر واقعی مر گئے تھے ان پر موت طاری ہو گئی تھی مگر خدا نے رفع کا لفظ اس موقع پر استعمال نہ کیا

آنحضرت ﷺ کی وفات

سورہ آل عمران میں ہے

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افأن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔ (آل عمران: ۱۴۴) اور محمد سوائے اس کے نہیں کہ خدا کے رسول ہیں اس کے پہلے بھی تو رسول ہو چکے ہیں (جو آج تم میں موجود نہیں) پس اگر یہ نبی (محمد) بھی مر جاوے یا مارا جاوے تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔

سورہ الانبیاء میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افأن مت فهم الخالدون (الانبیاء: ۳٤)۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں بنایا۔ پس اگر تو مر جائے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

۳۔ سورہ زمر میں اللہ تعالی فرماتا ہے: انّك ميّت و انّهم ميتون (الزمر: ۳۰)
تحقیق تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

نوٹ: ان تینوں مقامات میں اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کی وفات شریف کا کھلے الفاظ میں ذکر کیا ہے مگر کسی مقام پر بھی اللہ تعالی نے لفظ رفع استعمال نہیں کیا بلکہ الفاظ افان مات و افان مت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انک میــت فرما کر آپ کی وفات شریف کی خبر موت ہی کے لفظ سے دی ہے پس ثابت ہوا کہ لفظ رفع کے معنی طبعی موت سے مرنا، قرآن کی اصطلاح کے خلاف ہے۔

و ماقتلوہ یقینا ۔بل رفعه الله الیه و کان الله عزیزا حکیما

(النساء:۱۵۷۔۱۵۸) کا یہ مطلب کر لینا کہ مسیح ابن مریم درحقیقت مصلوب نہیں اور نہ مقتول ہوا بلکہ اپنی موت سے فوت ہوا، سراسر غلط ہے۔

اب دیکھنا چاہیے کہ قرآن میں بـل کا حرف کس طور پر استعمال ہوتا ہے سو واضح ہو کہ بـل کا حرف ترقی اور.... ابطال ماقبل دونوں کے لئے آتا ہے ہر ایک کا ثبوت خود قرآن میں موجود ہے

بل ،ترقی کے لئے

سورہ الزخرف میں اللہ تعالی فرماتا ہے

و لـمـا ضـر ب ابن مر یم مثلاً اذا قو مك منه یصدو ن۔ و قا لوا ء الھتنا خیر ام ھـو ما ضر بو ہ لك ا لا جدلا بل ھم قو م خصمون (الز خرف:۵۷۔۵۸) اور جب بیان کیا گیا مسیح بن مریم مثال ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے معبود بہتر ہیں یا مسیح، ابن مریم کو نہیں بیان کرتے مگر جھگڑنے کے لئے بلکہ وہ لوگ جھگڑالو قوم ہیں۔

اس جگہ اللہ نے جملہ مـا ضـر بـو ہ لك ا لا جـد لا بـل ھم قو م خصمو ن ارشاد فرما کر مشرکوں اور کافروں کو جھگڑالو قوم قرار دیا ہے۔ پس اس جگہ حرف بــــل ترقی کے لئے آیا ہے کیونکہ پہلے تو کہا گیا کہ یہ کام جھگڑے کی غرض سے کرتے ہیں اور جھگڑے کا عام خاص ہر ایک سے احیاناً وقوع میں آنا ممکن ہے اور اس سے ترقی کر کے اون لوگوں کو سرے سے جھگڑالو قوم قرار دیا جس کا منشاء یہ ہے کہ عام عادت کے علاوہ یہ لوگ خاص طور پر جھگڑالو واقع ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بل ابطال کے لئے

سورہ الانبیاء میں ہے:

و قالوا اتخذ الرحمن و لدا سبحانه بل عباد مکرمون (الانبیاء:٢٦)

اور کافروں نے کہا کہ رحمان کی اولاد ہے اللہ پاک ہے بلکہ وہ مقرب بندے ہیں

یہود حضرت عزیرؑ کو خدا تعالی کا بیٹا کہا کرتے تھے اور عیسائی حضرت مسیح ناصری کو۔ اللہ تعالی نے ان کے باطل عقیدے کی تردید کی اور فرمایا کہ یہ نبی خدا کے مقرب اور محبوب ہیں اور اس کی اولاد نہیں ہیں خدا اولاد سے پاک ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہاں بل ابطالیہ ہے کیونکہ اسکے ذریعہ سے کفار کے عقیدے کا ابطال کیا گیا

٢۔ سورہ لقمان میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

ام یقولون به جنة بل جاء هم بالحق کافر کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے بلکہ خدا کا نبی ان کے پاس حق لے کر آیا ہے

یہاں اللہ تعالی نے بتلایا کہ نبی و رسول مجنون نہیں ہے بلکہ خدا کے پاس سے حق لے کر آیا ہے جنون و نبوت ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ مجنون نبی رسول نہیں ہوسکتا۔ نبی رسول کو جنون نہیں ہوتا ہے۔ یہاں بل کے قبل کی بات کا ابطال ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہاں بل ابطالیہ ہے۔

٣۔ سورہ سجدہ میں ہے

ام یقولون افتراہ بل هو الحق من ربك کیا کافر یہ کہتے ہیں کہ اس نے افتراء کیا ہے بلکہ وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے

اس جگہ اللہ تعالی نے یہ ارشاد فرمایا کہ قرآن خدا کی طرف سے وحی ہے افتراء نہیں کافروں کے الزام کی تردید ہے اور اس کلام اللہ کے وحی الہی ہونے کا اثبات ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہاں بل ابطالیہ ہے کیونکہ بل کے قبل کی تردید کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا بل ابطالیہ سے غلط استفادہ

حکیم خدا بخش عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۴۱۲۔۴۱۳ پر بـــل کی ابطالی صورت سے غلط فائدہ حاصل کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں

اس میں شک نہیں کہ حرف بل ابطال ماقبل کے لئے آتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہودیوں کا کیا زعم تھا جس کا ابطال اللہ تعالی کرنا چاہتا ہے۔ سو واضح ہو کہ یہودیوں کا زعم یہ تھا کہ مسیح مصلوب ومقتول ہو کر ملعون ہو گیا۔ اور حسب منشاء توریت ملعونیت کیلئے عدم رفع لازم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی کو ان کے اس زعم کے ابطال کی ضرورت پیش آئی اور فرمایا و ما قتلوہ یقینا۔ بل رفعه الله الیہ (النساء: ۱۵۷۔۱۵۸) اور یاد رہے کہ بل اضرابیہ اور ابطالیہ کا ماقبل اور مابعد باہم متضاد ہوتے ہیں قتل بالصلیب اور رفع جسمی کوئی متضاد نہیں برخلاف اس کے مصلوبیت جسکا مفہوم لعنت ہے اور رفع روحانی جس کا مفہوم قرب الی اللہ ہے باہم متضاد ہیں... یہودیوں اور نصاری کے مابین مسیح کے رفع جسمانی کا کوئی تکرار اور جھگڑا نہیں تھا وہ عدم رفع روحانی کے قائل تھے اور اب بھی اس کے قائل ہیں

مولوی جلال الدین احمدی کے الفاظ:

یہود کے قتل کرنے سے مراد نعوذ باللہ حضرت عیسی کو دعوی میں جھوٹا اور ان کی روح کو ناپاک اور ملعون ثابت کرنا تھا اسی وجہ سے انہوں نے اپنے قول میں رسول اللہ کا لفظ بڑھا دیا ہے اور نیز خدا تعالی کا ان سے وعدہ تھا کہ انی متو فیك کہ میں تجھ سے طبعی موت سے ماروں گا پس اگر وہ قتل ہو جاتے تو ان کا دعوی باطل ہو جاتا تھا جو رفع روحانی کے منافی ہے اس لئے یہود کے قول کی نفی کرتے ہوئے کہ انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا یعنی دعوی میں جھوٹے ثابت نہیں کر سکتے اس کی ضد کہ وہ خدا تعالی کے مقرب ہیں کو لفظ بل سے ثابت کیا ہے (مباحثہ میانی ٹائٹل پیج صفحہ ب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کے غلط استفادہ کی تردید

امت مرزا نے حرف بل کے ذریعہ ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے لئے جو یہ ناکام سعی کی ہے اس کا جواب ذیل میں لکھا جاتا ہے وما توفیقی الا باللہ

میں نے اپنے مضمون کے مقدمہ میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ احادیث نبویہ اقوال صحابہ کتب تواریخ اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کی چند ایک تحریروں سے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ خدا کا نبی ورسول قتل ہوسکتا ہے اور بعض انبیاء خصوصاً حضرت زکریا و یحی خدا کے راستے میں دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد اخبار توحید کی کسی گزشتہ اشاعت میں اس بات کو بھی قوی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی کے بعض ایمان دار بندے خدا کے راستے میں دشمنوں کے ہاتھوں صلیب پر مارے گئے۔

ان دونوں مضمونوں نے اب اس جگہ فائدہ دیا ہے خدا کے ایمان دار بندوں کا خدا کے راستے میں دشمنوں کے ہاتھوں صلیب پر مارا جانا ان کے رفع روحانی اور ان کے مقرب الہی ہونے کے منافی نہیں۔حضرت یحی اور حضرت زکریا کی طرح اگر حضرت مسیح بھی دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہو جاتے یا ان ایمان دار لوگوں کی طرح دشمنوں کے ہاتھوں صلیب پر مارے جاتے تو پھر بھی آپ کا رفع روحانی ہوتا اور خدا کا قرب حاصل ہو جاتا۔آپ اللہ تعالی کے رسول نبی مقرب اور صالح بندے ہیں۔مولوی جلال الدین صاحب احمدی کے الفاظ سراسر غلط ہیں کیا حضرت زکریا و یحی اور بعض انبیاء خدا کے راستے میں دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے ان کا دعوی باطل ہو گیا ہے؟ اور کیا ان نبیوں کا رفع روحانی نہیں ہوا ہے جو قتل ہو گئے ہیں؟ اور مزے کی بات یہ ہے کہ خود ہی مولوی جلال الدین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ:اہل کتاب انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۰ء ص ۶۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف بل کا صحیح فائدہ

حرف بل ابطال ماقبل کے لئے بھی آتا ہے اس میں شک نہیں کہ بل اضرابیہ اورابطالیہ کا ماقبل اور مابعد باہم متضاد بھی ہوتے ہیں مگر قتل بالصلیب اور رفع روحانی باہم متضاد نہیں ہیں اسی طرح قتل بالصلیب اور قرب الی اللہ باہم متضاد نہیں ہیں جیسا کہ ہم اوپر بتلا آئے ہیں ہاں البتہ قتل بالصلیب اور رفع جسمی متضاد ہیں سلیب پر مارا جانا اور چیز ہے جسم سمیت آسمان پر اٹھایا جانا اور چیز ہے۔لہذا اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ مسیح کو جو مقتول ومصلوب کہتے ہو یہ غلط ہے کیونکہ وہ تو زندہ جسم سمیت آسمان پر اٹھالیا گیا اور کسی کا زندہ جسم سمیت اٹھایا جانا مقتول ومصلوب ہونے کے بالکل منافی ہے اور ان میں خوب پورا پورا باہم تضاد بھی ہے جس کی بل کے لئے ضرورت تھی۔

یہود ونصاری کا تکرار

حکیم خدا بخش احمدی کا یہ لکھنا کہ، یہودیوں اور نصاری کے مابین مسیح کے رفع جسمانی کا کوئی تکرار اور جھگڑا نہیں تھا۔سراسر غلط ہے احمدیوں کے پیرومرشد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں

یہودی فاضل جواب تک موجود ہیں اور بمبئی اور کلکتہ میں بھی پائے جاتے ہیں عیسائیوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسی آسمان پر چلے گئے بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵۔ص ۱۷۰ کا حاشیہ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں اور نصاری کے مابین مسیح کے رفع جسمانی کا تکرار اور جھگڑا ہے۔عیسائیوں کا مذہب ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے، صلیب پر مرگئے دفن کئے گئے تیسرے دن زندہ کئے گئے پھر چند روز کے بعد جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔ یہود نا مسعود کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح کو قتل کر ڈالا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں اور مرزائیوں میں مشابہت

اور بقول مرزا غلام احمد صاحب عیسائیوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسی آسمان پر چلے گئے ہیں بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔ٹھیک یہود کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مرید اہل اسلام کے اس عقیدہ پر کہ حضرت مسیح زندہ جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے بڑا ٹھٹا اور ہنسی کرتے ہیں۔قرآن مجید نے آن کر یہود و نصاری کے درمیان یہ فیصلہ کیا کہ حضرت عیسی مقتول و مصلوب نہیں ہوا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا

عرض یہ ہے کہ آیت مقدسہ و ما قتلوہ یقینا بل رفعه الله اليه میں رفع سے مراد وہ رفع ہے جو قتل بالصلیب کے متضاد ہو۔رفع درجات قرب الی اللہ اور رفع روحانی ایمان داروں کے مقتول بالصلیب ہونے کے منافی نہیں ہے پس اس جگہ بل رفعه الله اليه میں رفع درجات قرب الی اللہ رفع روحانی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ رفع جسمانی مراد ہے۔وھوالمطلوب۔ باقی آئندہ

(توحید امرتسر ۱۳ رجب ۱۳۴۷ھ ص ۷۔۸)

....

حضرت عیسی کے رفع جسمانی پر دلچسپ بحث۔۲

از مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

حضرات مفسرین

اب ذیل میں حضرات مفسرین اور اہل علم حضرات کے اقوال درج کئے جاتے ہیں

۱۔امام رازی اپنی تفسیر مفاتیح الغیب جلد ۳ صفحہ ۵۰۴ پر لکھتے ہیں:

اس آیت (و کا ن الله عزيزا حكيما) میں عزت سے کمال قدرت مراد ہے اور حکمت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمال علم مراد ہے۔ پس اس سے خدا نے اس امر پر متنبہ کیا کہ حضرت عیسی کا دنیا سے آسمان کی طرف اٹھایا جانا اگرچہ بشر کی طاقت سے بالاتر ہے لیکن میری قدرت اور حکمت کی نسبت کوئی چیز بھی نہیں۔ اور یہ آیت دوسری آیت سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً کی نظیر ہے کہ اسراء اگرچہ آنحضرت ﷺ کی قدرت کی نسبت مشکل ہے مگر حق سبحانہ کی قدرت کے آگے بالکل سہل ہے۔

۲۔ تفسیر ابوسعود جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ پر ہے:

قال القرطبی و الصحیح ان اللہ تعالی رفعه من غیر وفات و لا نوم کما قال الحسن و ابن زید و هو اختیار الطبری و هوالصحیح

۳۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۰ پر ہے:

عن مجاهد قال صلبوا رجلاً شبهوه بعیسی یحسبونه ایاه و رفع اللہ الیه حیا

۴۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ پر ہے

قال ابن جریج عن مجاهد صلبوا رجلا شبه بعیسی و رفع اللہ عز و جل عیسی الی السماء حیا

۵۔ تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ پر ہے

اخرج عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر عن مجاهد قال صلبوا رجلا غیر عیسی شبهوه بعیسی یحسبوه ایاه و رفع اللہ الیه عیسی حیا

۶۔ تفسیر ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۷۸۰ پر ہے

حضرت مجاہد نے فرمایا کہ سولی دیا ایک مرد کو شبہ عیسی میں اللہ نے عیسی کو آسمان پر اٹھالیا

۷۔ تفسیر بحر المحیط ج ۲ ص ۲۷۳؟ پر ہے:

قال ابن عطیة و اجمعت الامة علی ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسی فی السماء حی و انه ینزل فی آخر الزمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ تفسیر بحر المحیط جلد۳ صفحہ ۳۹۱ پر ہے

بل رفعه الله اليه ، هذا ابطال لما ادعوه من قتله و صلبه و هى حى فى السماء الثانية على ما صح عن الرسول الله ﷺ فى حديث المعراج و هو .. مقيم حتى ينز له الله الى الارض لقتل الدجال

۹۔ تفسیر مواہب الرحمٰن جلد۳ صفحہ ۲۰۴ پر ہے:

صحیح یہی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی کو بدون وفات کے دنیا سے اٹھالیا ہے جیسا کہ اکثر مفسرین نے اس کو ترجیح دی ہے اوراس کو ابن جریر طبری نے اختیار کیا ہے

۱۰۔ تفسیر اکسیر اعظم حصہ ۶ صفحہ ۳۹۔۴۰ پر ہے:

اور نہیں قتل کیا مسیح کو یقیناً بلکہ اٹھالیا اس کو اللہ نے اپنی طرف یعنی ایسے مقام پر اٹھالیا کہ جہاں اللہ کے سوا دوسرے کسی کی حکومت نہیں۔ عزیز سے مراد یہ ہے کہ قدرت کاملہ رکھتا ہے پس حضرت عیسی کو زندہ آسمان کی طرف اٹھالینا خدا کو مشکل نہیں۔

۱۱۔ تفسیر النہر الماء من البحر جلد۲ صفحہ ۳۷۴ پر ہے:

و اجمعت الامة على ان عيسى حى فى السماء و سينزل الى الارض

۱۲۔ تفسیر روح المعانی جلد۲ صفحہ ۲۱۲ پر ہے:

اى بل رفعه سبحانه اليه يقيناً و فيه تقدير مضاف عند ابى حيان اى الى سماءه قال و هو حى فى السماء الثانية

۱۳۔ تاج التفاسیر جلد۱ صفحہ ۱۰۳ پر ہے:

بل رفعه الله اليه و رقاه الى السماء الثانية

۱۴۔ تفسیر کشاف جلد۱ صفحہ ۲۰۶ پر ہے:

و رافعك الى سمائى و مقر ملائكتى
یعنی میں اپنے سماء اور اپنے فرشتوں کے مقام پر تجھے اٹھانے والا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔سراج المنیر جلد۱صفحہ۲۱۶ پر ہے:

و رافعك الی ، ای الی محل کرا متی و مقر ملا ئکتی

۱۶۔بحر المحیط۔جلد۲صفحہ۴۷۳ پر ہے:

و را فعك الی ، الر فع نقل من سفل الی علو و الی ا ضا فه تشریف و المعنی الی سمائی و مقر ملا ئکتی

۱۷۔تفسیر مراح جلد۱صفحہ۱۸۴ پر ہے:

بال رفعه الله الیه ، ای الی موضع لا یجری فیه حکم غیر الله و لا یصل الیه حکم … و ذلك المو ضع هوالسماء الثا لثه (و کان الله عزیزا) ای کامل القدرة (حکیما) ای کا مل العلم فر فع عیسی من الارض الی السماء لا تعذر فیی بالنسبة الی قدرة الله تعالی و حکمته

۱۸۔فتوحات مکیہ جلد۳ باب ۳۶۷ صفحہ۳۴۱،اور یواقیت والجواہر جلد۲صفحہ۱۸۵ پر شب معراج کے ذکر میں لکھا ہے:

فا ستفتح جبر یل السماء الثا نیة کما فعل فی الا و لی و قال و قیل له فلما د خل بعیسی بجسده عینه فا نه لم یمت الی ا لآ ن بل رفعه الله الی هذا السماء و اسکنه بها و حکمه فیها

۱۹۔تفسیر روح البیان جلد۱صفحہ۵۱۴ پر ہے:

بل رفعه الله الیه ، ردو انکار لقتله و ا ثبا ت لر فعه قا ل الحسن البصری ای الی السماء التی هی محل کرامة الله تعا لی و مقر ملا ئکته

۲۰۔غرائب القرآن جلد۶صفحہ۱۹ پر ہے:

و کان اله عزیزا حکیما ، علی ان رفع عیسی الی السماء بالنسبة الی قدر ته

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سهل و ان فيه من الحكم و الفوا ئد ما لا يحصيها ا لا هو

۲۱۔الجزء الاول من حاشیۃ الشیخ احمد انصاری مالکی علی تفسیر الجلالین صفحہ ۳۸ پر ہے:

قو له یا عیسی ، ای كذ بوه و لم یتمكنوه من قتله بل رفعه الله الی السماء

۲۲۔الفوز الکبیر مع فتح الخبیر طبع ۱۳۱۶ھ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۱ پر ہے:

ونیز از ضلالت ایشاں یکے آنست کہ جزم میکنند کہ حضرت عیسی مقتول شدہ است وفی الواقع درقصہ عیسی اشتباہی واقع شہ بود در رفع بر آسمان راقتل گمان کردند کا براعن کا بر ہماں غلط را روایت نمودند خداوند تعالی در قرآن شریف ازالہ شبہ فرمود کہ ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبه لهم

۲۳۔ تفسیر کبیر جلد ۳ص... پر بل رفعه الله اليه کی تفسیر میں لکھا ہے

رفع عیسی الی السماء ثا بت بهذه الاية نظيرهذه ا لآية قو له فی آل عمران انی متو فيك و را فعك الی

۲۴۔جامع البیان صفحہ ۹۰ پر بل رفعه الله اليه کے یہ معنی لکھے ہیں:

فان ا لسماء محل ظهور سلطا نه

۲۵۔جمل حاشیہ شیخ سلیمان جمل علی الجلالین جلد اصفحہ ۴۶۶ پر ہے:

قو له بل رفعه الله اليه ، ای الی مو ضع لا جری فيه حكم غير الله تعا لی نظير و الی الله تر جع ا لا مور كما فی الفخر و هذا المو ضع هوالماء الثالثة كما فی حد يث الجا مع الصغير آ دم فی السماء الد نيا تعرض عليه اعمال ذريته و يو سف فی السماء الثا نية و ابنا ء ا لخالة يحی و عيسی فی السماء الثالثة و فی بعض المعار ج انه فی السماء الثا نية

۲۶۔تفسیر خازن جلد اول میں ہے:

و لكن شبه لهم ، يعنی القی شبه عيی علی غيره حتی قتل و صلب و قال قتادة ان اعداء الله اليهود زعموا انهم قتلو ا عيسی و صلبوه و ذكر لنا ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اللہ عیسی بن مریم قال لا صحا بہ ایکم یقذف علیہ شبھی و لہ الجنة فانہ مقتول فقال رج منھم انایا نبی اللہ فاخذ ذلك الرجل و قتل و صلب و رفع اللہ عزو جل عیسی الی السماء (ص۔ ٤١٩)

والمعنی انھم لم یقتلوا عیسی و لم یصلکبوہ و لکن اللہ عزو جل رفعہ الیہ و طھرہ من الذین کفروا (ص۔ ٤٢٠)

۲۷۔ تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۶ صفحہ ۱۰ پر ہے:

بل رفعہ اللہ الیہ ، ای الی سما ئہ یعنی اپنے آسمان کی طرف اٹھالیا

۲۸۔ تفسیر روح المعانی جلد ا صفحہ ۵۹۶ پر ہے

و الصحیح کمال قال القرطبی ان اللہ تعالی رفعہ من غیر وفاة و لا نوم و ھو اختیار البطری و الروا یة الصحیحہ عن ابن عباس

(توحید امرتسر ۲۷ رجب۔ ۴ شعبان ۱۳۴۷ھ ص ۱۱۔۱۲)

حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دلچسپ بحث

آیت کریمہ بل رفعہ اللہ الیہ کی تشریح۔۳

از مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر

اخبار گوہر بار توحید کی گزشتہ اشاعتوں میں آیت مقدسہ و ما قتلوہ یقینا۔ بل رفعہ اللہ الیہ (النساء:۱۵۷۔۱۵۸) پر مفصل مضمون لکھا ہے اب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں کے ایک اعتراض کا جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کا اعتراض

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۵۔ ۳۲۸، ۴۳۸، ۴۳۹، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۱۲، ۶۱۳، تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۵، دافع الوساوس صفحہ ۴۵، اورضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷، پر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے:

آیت جو عام استدلال کے طریق سے مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے یہ آیت ہے و ما جعلنا هم جسدا لا يأكلو ن الطعام و ما كا نوا خا لدين (الانبیاء:۸) یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے اس اعتراض کا جواب دینے سے پیشتر میں ناظرین کی توجہ کو مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں میں سے حکیم خدا بخش مصنف عسل مصفی کے ایک دھوکے کی طرف منعطف کرتا ہوں۔ حکیم خدا بخش احمدی کے دھوکے کی تردید کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی کے مندرجہ بالا اعتراض کا جواب بھی ساتھ ہی آجائے گا۔ و ما تو فيقي ا لا بالله عليه تو كلت و اليه انيب

حکیم خدا بخش کا دھوکہ

حکیم صاحب اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول طبع اگست ۱۹۱۳ء وزیر ہند امرتسر کے آٹھویں باب کی سترھویں فصل میں بعنوان، مسیح کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت، ص ۴، و ۵۲۳ پر لکھتے ہیں

شہادت امام شعرانی وہ اپنی کتاب طبقات جلد ۲ ص ۴۴ لکھتے ہیں

و كان يقو ل ان علی بن ابی طالب رفع كمارفع عيسى عليه السلا م و سينزل عيسى

وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے جس طرح عیسی اٹھائے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی اس دنیا سے وفات پا کر اٹھائے گئے ہیں اسی طرح حضرت عیسی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔

نیز دیکھو کتاب محقق صفحہ ۱۱۹، پیغام صلح ۷ اصفر ۱۳۴۰ھ ص ۹، تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۲۳

اس دھوکے کا جواب

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکیم مولوی خدا بخش کے اس دھوکے اور مغالطہ کی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ یہاں غور سے سنئے

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب طبقات الکبری مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مطبع عامرہ مصر جلد دوم صفحہ ۳۹ پر ایک بزرگ سید علی الخواص کا ذکر کرتے ہوئے ان کا مذہب یوں نقل کرتے ہیں:

کان یقول علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع کما رفع عیسی و سینزل کما ینزل عیسی

سید علی الخواص کہا کرتے تھے کہ تحقیق حضرت علی بیٹے ابو طالب کے اٹھائے گئے جیسے حضرت عیسی اٹھائے گے اور حضرت علی نازل ہوں گے جیسے حضرت عیسی نازل ہوں گے

مندرجہ بالا عبارت تو بتا رہی ہے کہ سید علی الخواص نامی کسی بزرگ کا قول امام شعرانی نقل کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ ان الفاظ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سید علی الخواص حضرت عیسی اور حضرت علی کے رفع اور نزول کے قائل تھے۔ خیر یہ اس بزرگ کا اپنا عقیدہ تھا امام عبدالوہاب کا یہ عقیدہ نہ تھا کہ حضرت علی کا رفع ہوا ہے اور وہ نازل ہوں گے۔ امام عبدالوہاب کا اپنا مذہب دیکھنا ہو تو ان کی مشہور کتاب الیواقیت و الجواہر فی بیان عقائد الاکابر جلد ۲ بحث ۲۵ میں خوب غور سے پڑھو۔

حضرت مسیح کا رفع اور آمد ثانی: امام شعرانی کی زبانی

اب میں ذیل میں حضرت امام شعرانی کا عقیدہ اس بارے میں انکی کتاب الیوا قیت و الجوا ھر جلد ۲ صفحہ ۲۹۰، ۲۹۱ سے نقل کرتا ہوں۔ امام صاحب فرماتے ہیں:

اگر تو سوال کرے کہ جب عیسی آوے گا تو پھر کب مرے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو جواب اس کا یہ ہے کہ جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین صوفی نے فتوحات کے باب ۳۶۹ میں فرمایا ہے کہ جب وہ دجال کو قتل کرے گا اس وقت فوت ہوگا

اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسی کے نزول پر کیا دلیل ہے،

تو جواب یہ ہے کہ اس کے نزول پر دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے و ان من اھل الکتاب ا لا لیومنن بہ قبل مو تہ (النساء: ۱۵۹) یعنی جسوقت نازل ہوگا اور لوگ اسپر اکٹھے ہوں ۔اور معتزلہ (معتزلہ کی طرح بہائی مرزائی نیچری مذہب والے لوگ آج کل اس سے منکر ہیں) اور فلاسفر اور یہود و نصاری جو عیسی کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کے منکر ہیں اوس وقت یہ سب لوگ ایمان لائیں گے اللہ تعالی نے عیسی کے بارے میں فرمایا و انہ لعلم للسا عۃ (الزخرف:۶۱) (اور عیسی البتہ قیامت کی نشانی ہے) اور قرآن کے لفظ علم کو عین اور لام کے زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور انہ میں جو ضمیر ہے وہ عیسی کی طرف پھرتی ہے کیونکہ اللہ کا قول ہے ولما ضرب ابن مر یم مثلا (الزخرف:۵۷) اور اسکے معنی یہ ہیں کہ تحقیق مسیح کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے اور حدیث میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ لوگ نماز میں ہوں گے کہ ناگہاں اللہ بھیجے گا حضرت مسیح ابن مریم کو وہ اتریں گے دمشق کی مشرقی طرف سفید منارہ کے پاس ۔حضرت مسیح نے زرد رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی ہوں گی اور دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوں گے ..پس حضرت عیسی کا نازل ہونا کتاب وسنت کے ساتھ ثابت ہو گیا حق یہ ہے کہ عیسی اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے اللہ نے فرمایا ہے بل رفعہ اللہ الیہ (بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا)

حضرت ابو طاہر قزوینی نے کہا ہے جان کہ عیسی کے آسمان میں جانے کی کیفیت اور اس کے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھہرنا اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے اور ہمارے لئے اس میں بجز اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لائیں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کریں...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اگر کوئی سوال کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا یہ کس طرح ہوسکتا ہے حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے و ما جعلنا هم جسدا لا يأكلو ن الطعا م (الانبیاء: ۸) یعنی ہم نے نبیوں کو ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے پینے سے مستغنی ہو،

تو اس کا جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کے ضروری ہے جو زمین میں ہے کیونکہ اس پر ہوا گرم و سرد غالب ہے اس لئے اس کا کھانا پینا تحلیل ہو جاتا ہے۔ جب پہلی غذا ہضم ہو جاتی ہے تو اللہ اسکو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا ہے کیونکہ اس دنیا غبار آلودہ میں اللہ کی یہی عادت ہے لیکن جس شخص کو اللہ آسمان کی طرف اٹھالے اللہ اس کے جسم کو اتنی قدرت سے لطیف و نازک کر دیتا ہے اور اس کو کھانے اور پینے سے ایسا بے پرواہ کر دیتا ہے جیسے اوس نے فرشتوں کو ان سے بے پرواہ کر دیا ہے پس اسوقت اس کا کھانا تسبیح ہوگا اور اس کا پینا تہلیل ہوگا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا جب کہ آپ سے یہ پوچھا کہ کیوں یارسول اللہ ﷺ آپ کھانے پینے کے بغیر پے در پے روزے رکھتے ہیں اور ہم لوگوں کو اجازت نہیں دیتے ،تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں میرا رب مجھ کو کھانا دیتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ اور مرفوع حدیث میں ہے کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہوں پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کم کر دے گا اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم لے گی اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہو جائیں گے اور دو حصے زراعت کے کم ہو جائیں گے اور تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہو جائے گی۔ پس اسماء بنت زید نے عرض کی یارسول اللہ اب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے صبر نہیں کر سکتے اس دن کیا کریں گے۔ فرمایا جو چیز اہل ایمان کو کفایت کرتی ہے یعنی اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا۔ شیخ ابو طاہر نے فرمایا ہے کہ ہم نے ایک شخص نامہ خلیفہ فراط کو دیکھا ہے کہ جو شہر ابہر میں جو (مشرقی بلاد میں سے ہے) مقیم تھا اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول رہا تھا اور اس سے اس میں کچھ ضعف نہیں آیا تھا پس جب یہ بات ممکن ہے کہ عیسی کے لئے آسمانوں میں تسبیح و تہلیل کی غذا ہو تو کیا بعید ہے اور ان باتوں کا اللہ ہی عالم ہے۔ اس کے علاوہ حق تعالی کو کیا مشکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کھانا بھی کھلا دے۔

نوٹ: اس مندرجہ بالا عبارت سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام شعرانی وفات مسیح کے قائل نہ تھے چنانچہ ان کے یہ الفاظ قابل غور ہیں:

حق یہ ہے کہ عیسیٰ اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی کے اعتراض کا جواب بھی آ گیا ہے

واضح ہو کہ اصحاب کہف بھی تو کئی سال سوئے رہے تھے بغیر کھانے پینے کے، جب سو کر اٹھے تو پھر ان کو طعام کی ضرورت پڑی تھی اور بقول مرزا صاحب کے اصحاب کہف تین سو سال تک سوئے رہے تھے دیکھو اخبار بدر ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶۔

(توحید امرتسر۔ ۱۱ شعبان ۱۳۴۷ء ص ۱۱۔ ۱۲)

....

حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دلچسپ بحث۔ ۴

روایت لو کان موسی و عیسی حیین کی تنقید

ازقلم: مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرت سر

توحید جلد ۴ نمبر ۱۲ میں امت مرزائیہ کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا تھا جو انہوں نے آیت و ما جعلنا هم جسدا لا يأكلو ن الطعام و ما كا نوا خالدين (الانبیاء: ۸) سے حیات مسیح کا انکار کیا ہے۔

گذشتہ نمبر میں اس آیت کا صحیح مطلب اور حضرت مسیح کی حیات آسمانی کا پورا پورا ثبوت دیا گیا ہے۔ آج کی صحبت میں ان کی ایک اور دلیل کی قلعی کھولنی منظور ہے۔ حیات مسیح سے انکار کرتے ہوئے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ میں ایک بے سند روایت بھی پیش کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

لو كان موسى و عيسى حيين لما وسعهما ا لا اتباعى

اگر (دونوں پیغمبر) موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان دونوں کو میری اتباع کے سوا چارہ نہ ہوتا

صحیح حدیث میں تو صرف موسیٰ کا نام آیا ہے مگر مرزا اس غلط اور بے سند حدیث کے ذریعہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ جس طرح حضرت موسیٰ وفات پا چکے ہیں اور سب کو ان کی وفات مسلّم ہے اور ان ہی کے ساتھ حضرت عیسیٰ کا بھی آنحضرت ﷺ نے ذکر فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ یہ بھی فوت ہو چکے ہیں مرزا صاحب اور ان کے مریدوں نے اس دعویٰ اور دلیل کے تحت جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے وہ درج ذیل ہے

جناب مرزا غلام احمد اپنی تحفہ گولڑویہ۔ص..، ایام الصلح صفحہ ۴۲، اتمام الحجہ صفحہ ۶، اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۷ اور حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۲۷ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔

حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۶۸-۲۶۹ پر بحوالہ تفسیر ابن کثیر۔ ترجمان القرآن، فصل الخطاب، الیواقیت والجوہر، مدارج السالکین، زرقانی شرح مواہب لدنیہ، بشارات احمدیہ ۴ و براہین محمدیہ لکھتے ہیں:

بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لو كان موسى و عيسى حيين لما وسعهما ا لا اتباعى اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ فوت ہو گیا اسی طرح عیسیٰؑ بھی مر چکا ہے

مولوی جلال الدین احمدی سیکھوانی مولوی فاضل فرماتے ہیں:

فقہ اکبر مطبوعہ مصرف اڈیشن اول کے ص ۱۰۰ پر (حدیث) لکھی ہوئی ہے و يقتدى به ليظهر متابعة نبينا ﷺ كما اشار الى هذا المعنى ﷺ لو كا ن عيسى حيا لما وسعه ا لا اتباعى یعنی مسیح موعود مہدی کی اقتداء کریں گے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیرو ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ پس ان کی پیروی نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زندہ نہیں (مباحثہ میانی ص ۵۳)

بہائی اور قادیانی اتحاد

جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں نے یہ بے سند روایت پیش کی اسی طرح فرقہ بہائیہ کا مشہور و معروف مبلغ و عالم سید مصطفیٰ بہائی جو مرزائیوں کا بڑا بھائی ہے اس نے بھی اپنی کتاب المعیار الصحیح لمعرفۃ ظهور المهدی و المسیح مطبوعہ ۱۹۱۰ء مطبع انوار محمدی کلکتہ کے صفحہ ۹۱ پر اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے

حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لو کا ن عیسی حیاً لماوسعه خلا فی

ترجمہ اگر عیسی جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) موجود ہوتے تو انکو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی

بہائی اور مرزائی کی تردید

واضح ہو کہ حدیث کی کسی مستند کتاب میں کوئی ایسی صحیح مرفوع متصل روایت نہیں ہے جن میں الفاظ لوکان موسی و عیسی حیین لما وسعهما الا اتباعی آئے ہوں اسی طرح الفاظ لو کان عیسی حیا لما وسعه ا لا اتباعی حدیث کی کسی کتاب میں صحیح مرفوع متصل روایت میں نہیں آئے ہیں مزید وضاحت کے لئے ہم ہر ایک کی تفصیل کئے دیتے ہیں

صحیح کی تعریف یہ ہے ما ثبت بنقل عد ل تا م الضبط جو عادل تام الضبط کی نقل سے ثابت ہو یعنی جس کے راوی عادل تام الضبط ہوں

مرفوع اس کو کہتے ہیں ما انتهی الی النبی ﷺ جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو۔

متصل کی تعریف یہ ہے فان لم یسقط را و من الرواۃ من البین فالحد یث متصل یعنی اگر راویوں میں سے کوئی راوی درمیان میں رہ نہ گیا ہو تو حدیث متصل کہلاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دیکھو مولوی جلال الدین احمدی کی کتاب تنقید صحیح۔ ص ۵۳-۵۵)

صحیح مرفوع متصل کی آپ جب تعریف معلوم کر چکے تو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ کسی حدیث کو اوس وقت تک محل استدلال میں پیش نہیں کیا جا سکتا تاوقتیکہ اوس کا صحیح مرفوع متصل ہونا نہ پایا جائے اس کے علاوہ یہ ہے کہ روایت معلول بھی نہ ہو۔ اب میں ذیل میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ روایت غیر صحیح غیر مرفوع غیر متصل ہونے کے علاوہ حدیث کی تمام مشہور کتابوں کے بھی خلاف ہے کیونکہ صحیح حدیث میں اس کے الفاظ یہ ہیں

لو کا ن موسی حیا ما وسعه الا اتباعی

اگر موسی زندہ ہوتے تو اوس کو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا

کتب حدیث کی معتبر کتابوں میں کسی جگہ عیسی کا لفظ نہیں آیا ہے

۱۔ مسند امام احمد طبع مصر جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، مشکوۃ صفحہ ۳۰، مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶-۲۰۷، اشعۃ المعات جلد ۱ صفحہ ۱۵۵، مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۸۹ پر ہے

روایت ہے حضرت جابرؓ سے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خدا ﷺ سے اس وقت کہ آپ کے پاس حضرت عمرؓ آئے اور عرض کی کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور ہم کو اچھی لگتی ہیں کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم ان میں بعض لکھ لیں اس وقت حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کیا حیران ہو تو تم جیسے یہود و نصاری حیران ہیں تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت و لو کان موسی حیا ما وسعه ا لا اتباعی، اور اگر موسی زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا

(اس کو امام بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں روایت کیا)

۲۔ سنن دارمی صفحہ ۶۲، مشکوۃ صفحہ ۳۲، مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۱۴-۲۱۵، اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۹۴ پر ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ رسول خدا ﷺ کے پاس توریت کا ایک نسخہ لیکر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ تورات کا نسخہ ہے۔ پس آنحضرت ﷺ چپ رہے۔ حضرت عمر تورات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے لگے۔ حضرت رسول خدا ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ حضرت ابو بکر نے کہا: اے عمر رونے والیاں تجھے رووئیں کیا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا۔

حضرت عمر نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کی میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے غصے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے جو رب ہے اور ساتھ اسلام کے جو دین ہے اور ساتھ حضرت محمد ﷺ کے جو نبی ہیں ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جسکے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تمہارے واسطے موسی ظاہر ہو جاویں پس تم اس کی پیروی کرنے لگو تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستے سے لو کان موسی حیا و ادرك نبوتي لاتبعني اور اگر موسی زندہ ہوتے اور میری نبوت پاتا تو ضرور میری اتباع کرتا۔

۳۔ عمدۃ القاری۔ سید بدر الدین محمود عینی کی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۷ پر ہے

روایت کیا احمد و ابن ابی شیبہ، و بزاز نے حضرت جابر سے کہ تحقیق عمر ایک کتاب لے کر آئے جس کو انہوں نے بعض اہل کتاب سے پایا تھا.... حضرت عمر نے وہ کتاب پڑھی۔ پس آنحضرت ﷺ غصے ہوئے اور آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس لایا ہوں صاف روشن شریعت اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم کو حق کی خبر دیں گے پس تم اس کی تکذیب کرو گے یا خبر دیں ساتھ باطل کے پس تم اس کی تصدیق کرو گے

و الذی نفسی بیدہ لو ان موسی کان حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی قسم ہے اس خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر موسی زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا

۴۔ دلائل النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۸، اور خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ پر ہے:

عن عمر بن الخطاب قال اتیت البنی ﷺ و معی کتاب اصبته من بعض اهل الکتاب فقال و الذی نفس محمد بیده لوان موسی کان حیاما وسعه ا لا ان یتبعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔تفسیر ابن کثیر جلد۲ صفحہ ۲۴۶، ترجمان القرآن جلد اصفحہ ۴۶۱ پر ہے

ابو یعلی موصلی حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو وہ تم کو کیا خاک ہدایت دیں گے جب کہ وہ خود گمراہ ہو گئے ہیں۔تم یا تو باطل کی تصدیق کرو گے یا سچ کو جھٹلاؤ گے۔واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسی تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا۔

نوٹ نمبرا:

حدیث کی کتابوں: مثلا مسند احمد، سنن دارمی، بیہقی، دلائل النبوۃ، ابویعلی، ابن ابی شیبۃ، بزاز، مشکوۃ، مرقاۃ، اشعۃ اللمعات، مظاہر حق، خصائص الکبری، اور عمدۃ القاری، ان سب کتابوں کے الفاظ لو کان موسی حیا ما وسعه الا اتباعی آئے ہیں

۲۔حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتابوں میں کوئی ایسی مرفوع متصل روایت نہیں آئی ہے جس میں الفاظ لو کان عیسی حیا لما وسعه الا اتباعی آئے ہوں اور نہ ہی الفاظ لوکان موسی و عیسی حیین لماوسعهما الا اتباعی کسی صحیح حدیث نبوی میں آئے ہیں۔

۳۔جن کتابوں میں الفاظ لو کان موسی و عیسی حیین لما وسعهما الا اتباعی آئے ہیں ان کتابوں میں حدیث کی مسند کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔پس غیر مستند اور بے اصل روایتوں کے ذریعہ وفات مسیح کا دعوی کرنا مرزائی امت کے لئے ہی سزاوار ہے۔

(توحید امرتسر ۱۶ رمضان ۱۳۴۷ھ ص ۸۔۱۰)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔۵

وانہ لعلم للساعۃ کی تفسیر

مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر

خداوند تعالی کے فضل و کرم سے اخبار توحید کی کسی گذشتہ اشاعتوں میں آیت مقدسہ بل رفعه الله اليه پر مفصل مضمون لکھا گیا ہے اور اس آیت مطہرہ سے حضرت مسیح ناصری کی حیات (یعنی رفع جسمانی) کے مسئلے کو ثابت کیا ہے اس کے علاوہ حیات مسیح کے منکروں کے دو اعتراضوں کو جواب بھی مفصل طور پر دیئے گئے ہیں۔ اب آج کی اشاعت میں قرآن مجید کی دوسری آیات مقدسہ احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ سے حضرت عیسی کے دوبارہ نازل ہونے پر کچھ لکھا جاتا ہے۔ و ماتو فيقى ا لا بالله عليه توكلت و اليه انيب

آیات قرآنی

سورہ زخرف میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

ولما ضرب ابن مر يم مثلاً اذا قو مك منه يصدون۔ و قا لوا ء الهتنا خير ام هو، ما ضر بوه لك الا جد لا۔ بل هم قوم خصمون۔ ان هوالا عبد انعمنا عليه و جعلناه مثلا لبنى اسرئيل۔ و لونشاء لجعلنا منكم ملائكة فى الارض يخلفون۔ و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها و اتبعون هذا صراط مستقيم۔ (الزخرف: ۵۷۔ ۶۱)۔ ترجمہ۔اور جب عیسی بن مریم مثال کے طور پر بیان کیا گیا ناگہاہ تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا ابن مریم۔ تیری قوم کے لوگ اس بات کو تیرے واسطے بیان نہیں کرتے مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ لوگ جھگڑالو ہیں۔نہیں مسیح مگر ایک بندہ کہ جس پر ہم نے انعام کیا اور ہم نے مسیح ابن مریم کو قوم بنی اسرائیل کے واسطے نمونہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنایا اور گر ہم چاہتے تو البتہ تم میں سے فرشتے کرتے کہ زمین میں جائے نشین ہوتے و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:۶۱) اور تحقیق عیسی ابن مریم البتہ قیامت کی نشانی ہے پس قیامت کے ساتھ شک مت کرو اور میری پیروی کرو یہ سیدھی راہ ہے

نوٹ: ان آیات مقدسہ میں حضرت مسیح ناصری کا ہی ذکر خیر ہے۔ ضمیریں جو منہ، ھو، ماضر بوہ، علیہ، وجعلناہ، میں آئی ہیں سب حضرت عیسی بن مریم ہی کی طرف پھرتی ہیں پس سیاق وسباق اور قرائن کے لحاظ سے آیت مقدسہ و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:۶۱) کا صحیح ترجمہ یوں ہے: اور تحقیق حضرت عیسی بن مریم البتہ قیامت کی نشانی ہے۔

اس آیت کی صحیح تفسیر آگے چل کر لکھی جائے گی پہلے قادیانی تفسیر ذیل میں درج کی جاتی ہے

اقوال مرزا قادیانی

۱۔ مرزا صاحب نے و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:۶۱) کے متعلق یوں گوہر افشانی کی ہے

حق بات یہ ہے کہ انہ کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھرتا ہے اور آیت کے یہ معنی ہیں کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کے لئے نشان ہے کیونکہ اس سے مردہ دل زندہ ہو رہے ہیں قبروں میں گلے سڑے ہوئے باہر نکلتے آتے ہیں اور خشک ہڈیوں میں جان پڑتی جاتی ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۴۲۴)

۲۔ فاعلم انہ تعالی قال و انہ لعلم للساعۃ و ما قال انہ سیکون علما للساعۃ فالآیۃ تدل علی انہ علم للساعۃ من وجہ کان حاصلاً بالفعل الان یکون من بعد فی وقت من الاوقات و الوجہ الحاصل ھو تولدہ من غیر اب و التفصیل فی ذلك ان فرقۃ من الیھود اعنی الصدوقین کانوا کافرین بوجود القیامۃ فاخبرھم اللہ علی لسان انبیاءہ ان ابنا من قومھم یولد من غیر اب وھذا یکون آیۃ لھم علی وجود القیامۃ فالی ھذا اشار فی آیۃ وانہ لعلم للساعۃ وکذلك فی آیۃ و لنجعلہ آیۃ للناس ای للصدوقین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حما مة البشری۔ ص ۹۰) ۔

۳ . سیقو ل الذین لا یتد برو ن ان عیسی علم للسا عۃ و ان من اھل الکتاب لیـو مـنن بہ قبل موتہ ذ لک قو ل سمعوا من الآباء وما تد بروا ہ کا لعقلاء ما لھـم لا یعلمون ان المرا د من العلم تو لدہ من غیر ابٍ علی طر یق المعجزۃ کما تقدم ذکرہ فی الصحف السا بقۃ (ضمیمہ حقیقۃ الو حی۔ ص ۴۹)

۴۔حضرت مسیح کے متعلق جوقرآن شریف میں آیا ہے کہ انـہ لـعـلـم للساعۃ اس پر فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح حضرت رسول کریم ﷺ کے آنے کی خوش خبری دینے والا ایک پیش خیمہ تھا ساعت سے مراد ہے ایک عظیم الشان امر آئندہ آنے والا یعنی مسیح کا ظہور اس بات کا نشان تھا کہ یہ اسرائیلیوں میں آخری نبی ہے اوراب خاتم النبیین اس کے بعد آئے گا

(الحکم ۱۰فروری ۱۹۰۲ء ص ۱۱،اور ملفوظات احمدیہ یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۷)

۵۔پھر کہتے ہیں کہ عیسی کی نسبت ہے ا نہ لعلم للسا عۃ (الزخرف:۶۱) جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرنا چاہیے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔اے بھلے مانسو کیا آنحضرت ﷺ علم للسا عۃ نہیں ہیں جو فرماتے ہیں کہ بـعـثـت انـا و السـاعۃ کھاتین اور خدا تعالی فرماتا ہے اقتـر ب الـسـاعۃ و انشـق القمر (القمر:۱) یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں۔اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسی کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالی نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ مثلا لبنی اسرئیل یعنی عیسی کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اوران کے لئے وہ ساعت ہوگئی قرآنی محاورہ کی رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں سو خبر دی گئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرت عیسی کے انکار سے یہودیوں پر نزل ہوگی پس وہ نشان ظہور میں آگیا اوروہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہوگئی اور نیز اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں طاعون بھی ان پر سخت پڑی اور درحقیقت ان کے لئے وہ واقعہ قیامت تھا جس وقت لاکھوں یہودی نیست ونابود ہوگئے اور ہزارہا طاعون سے مرگئے اور باقی ماندہ بہت ذلت کے ساتھ متفرق ہوگئے قیامت کبری تو تمام لوگوں کے قیامت ہوگی مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی اس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ انہ لعلم للساعة فلا تمترن بھا (الزخرف:٦١) یعنی اے یہودیو! عیسی کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ قیامت کیا چیز ہے اس کے مثل تمہیں دی جائے گی یعنی مثلاً لبنی اسرائیل وہ قیامت تمہارے پر آئے گی اس میں شک نہ کرو صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جواب تک نہیں آئی اس کی نسبت غیر موزوں تھا کہ خدا کہتا کہ اس قیامت میں شک نہ کرو اور تم اس کو دیکھو گے اس زمانہ کے یہودی تو سب مرگئے اور آنے والی قیامت انہوں نے نہیں دیکھی کیا خدا نے جھوٹ بولا۔ ہاں طیطوس رومی والی قیامت دیکھی۔ سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی۔ (اعجاز احمدی۔ص٢٠۔٢١)

نوٹ: بڑے تعجب کی بات کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب حمامۃ البشری کے صفحہ٩٠ پر آیت وانہ لعلم للساعة (الزخرف:٦١) کے لفظ ساعۃ کے معنی قیامت کرتے ہیں اور اعجاز احمدی کے صفحہ٢١ پر لکھتے ہیں یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے سچ لکھا ہے اور اپنی نسبت شکایت کی ہے کہ،

حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا، (ریویو آف ریلی جنز ج٢ نمبر٤ ص١٥٣ کا حاشیہ)

مرزا صاحب کے بیان کردہ چاروں معانی ایک دوسرے سے مختلف ہیں اصل میں بات وہی ہے جو جناب مرزا صاحب نے خود اپنی نسبت تسلیم کی ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے (بدر ے جون ١٩٠٦ء ص ۵۔ تشحیذ الاذہان ج ١ نمبر٢ ص ۵۔ اور اس مرض مراق میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا (ریویو آف ریلی جنز جلد ٢۵ نمبر ٨ ص ٦) حالانکہ نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے (ریویو آف ریلی جنز جلد ٢٦ نمبر۵ ص٣٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی سید سرور شاہ احمدی کی تفسیر بالرائے

۱۔ انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:٦١) اس کے یہ معنی بھی اگر کئے جائیں کہ وہ مسیح علامت ہے قیامت کیلئے تو بھی نزول کہاں سے ثابت ہوگا اور پھر بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مسیح کی بے باپ ولادت دلیل قیامت ہے ہزار ہا سال بعد ہونے والی بات دلیل کس طرح بن سکتی ہے اور ہمارے نزدیک تو اس کے معنی آسان ہیں کہ وہ مثیل مسیح ساعت کا علم ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر یکم اپریل ۱۹۱۱ء ص ۲۳۵؟)

۲۔ سورہ زخرف میں جو آتا ہے ولما ضرب ابن مریم (الزخرف:٥٧) مثلاً میری یہ تحقیق ہے کہ یہ مسیح موعود کے متعلق ہے۔ (الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۳ء ص ۴)

۳۔ مسیح موعود بروز مسیح و محمد ہیں چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے جب مسیح بن مریم کو بطور مثال کے پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا مثیل آخری زمانہ میں آئے گا تو مخالف لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ خدا انسان میں حلول نہیں کرسکتا مگر خود یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح کا بروز آئے گا۔

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۴ء ص ۵)

نوٹ: جناب مولوی سرور شاہ نے جو تفسیر و انہ لعلم للساعۃ کی یہ کی ہے کہ: مسیح کا مثیل آخری زمانہ میں آئے گا، سو یہ مطلب اس آیت کا نہ تو حضرت رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا اور نہ آپ کے کسی صحابی نے بلکہ مولوی سرور شاہ کے پیرومرشد کو بھی یہ تفسیر نہ سوجھی۔

مولوی سید محمد احسن امروہی کی تفسیر بالرائے

دوستو! یہ آیت (و انہ لعلم للساعۃ) سورہ زخرف میں ہے اور باتفاق تمام مفسرین کے حضرت عیسی کے دوبارہ آنے کے واسطے ہے اس میں کسی مفسر کو اختلاف نہیں۔ البتہ ان کے نزول ثانوی کے شان نزول میں اختلاف ہے.... اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت میں بالضرور مسیح محمدی ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اللہ تعالی نے ذکر فرمایا ہے... چونکہ اس سورۃ میں مسیح محمدی کے دوبارہ آنے کا ذکر باتفاق مفسرین کے ہے اسی لئے اس کے زمانہ کی طرف ایک بڑے اشارہ لطیفہ کے ساتھ نشان دہی بھی کی گئی ہے تا کہ مومن عبرت پکڑنے والے کو سورہ کے نام سے ہی پتہ لگ جائے کہ مسیح محمدی اس وقت آئے گا کہ زخارف دنیوی کی ایسی کثرت اور ترقی اس آخر زمانہ میں ہوگی کہ کبھی پہلے ویسی ترقی نہ ہوئی ہو گی۔ (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۹ء ص ۲)

نوٹ: احمدی مولوی صاحب کی، مسیح محمدی، کے الفاظ سے جناب مرزا قادیانی مراد ہیں جن کو وہ مسیح موعود اور مثیل مسیح مانتے ہیں اوپر کا اقتباس جناب مولوی سید محمد احسن امروہی کی اس تقریر کا ہے جو آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء کو سالانہ جلسہ پر کی تھی۔

کسی بھوکے سے پوچھا گیا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ چار روٹیاں۔ یہی حالت ان احمدی مولویوں کی ہے جو تفسیر بالرائے کی وعید سے نہ ڈرتے ہوئے آیہ وانہ لعلم للساعۃ (الزخرف:٦١) سے جناب مرزا قادیانی کے آنے پر استدلال کرتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہی مولوی سید محمد احسن صاحب احمدی امروہی دسمبر ۱۹۰۸ء سے کئی سال پیشتر آیہ مقدسہ کی تفسیریوں کر چکے ہیں کہ

آیت دوم میں تسلیم کیا کہ ضمیر انہ طرف قرآن مجید یا آنحضرت کے راجع نہیں حضرت عیسیٰ ہی کی طرف راجع ہے تو اس کے ظاہری معنی یہی ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مفید ہے علم ساعہ کو یا حضرت عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا جو دلالت کرتا ہے اللہ تعالی کے احیاء موتی پر قیامت میں دلیل و موجب علم ہے بعث ونشر قیامت کے وغیرہ وغیرہ۔ (اعلام الناس حصہ دوم ص ۵-٦)

دیکھئے کہ اعلام الناس نامی کتاب کے حصہ دوم صفحہ ۵ پر آیت مقدسہ وانہ لعلم للساعۃ (الزخرف:٦١) سے مراد حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا یا آپ کا مردوں کو زندہ کرنا لکھا ہے ہے۔

(توحید امرتسر ۸ شوال ۱۳۴۷ھ ۱۱-۱۲)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دل چسپ بحث۔٦

آیہ کریمہ و انہ لعلم للساعۃ کی تفسیر

از مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

قادیانی مذہب کی تردید

آیت مطہرہ و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:٦١) کی صحیح تفسیر لکھنے سے پیشتر تفسیر قرآن مجید کے اصول ذیل میں درج کئے جاتے ہیں بعد اس کے حضرت مسیح ابن مریم کے نزول پر احادیث نبویہ، اقوال صحابہ و تابعین اور اقوال مفسرین سے بسط کے ساتھ لکھا جائے گا ان شاء اللہ

اصول تفسیر

۱۔ جاننا چاہیے کہ سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآن ہیں ہم قرآن کی ایک آئت کے معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ان معنونکی تصدیق کیلئے دوسرے شواہد قرآن سے ملتے ہیں یا نہیں۔

۲۔ دوسرا معیار رسول کریم ﷺ کی تفسیر ہے اس میں شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کریم کے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ یعنی حضرت رسول کریم ﷺ تھے پس اگر آپ کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

۳۔ تیسرا معیار صحابہ کی تفسیر ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ آنحضرت ﷺ کے نوروں کے حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالی کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

۴۔ چوتھا معیار۔ اگر صحابہ سے نہ ملے تو تابعین کی تفسیر کو غنیمت سمجھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں۔

الحمدللہ کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب برکات الدعا کے صفحہ ۱۳۔۱۵ پر مندرجہ بالا معیاروں سے چار معیار تسلیم کئے ہیں صرف تابعین کی فرمودہ تفسیر کا ذکر نہیں کیا باقی معیار اول دوم سوم پنجم کو مانا ہے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ تفسیر بالرائے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے قرآن کی تفسیر اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔ (برکات الدعا۔ص ۱۴،۱۵)

ب۔احادیث نبویہ

حضرت مسیح کا نزول قیامت کی نشانی

ا۔ مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۳۔ المعلم جلد ۶ صفحہ ۲۷۶۷۔۲۷۶۹۔ ابن ماجہ صفحہ ۳۴ رفع العجاجۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۶، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۷۔۱۸۸، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۴۸ منتخب کنز العمال جلد ۶ ص ۲۴۔۲۵ تفسیر ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۲۳۱۔۲۳۲ پر ہے

> حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ ہم پر حضرت رسول کریم ﷺ نے جھانکا اس حال میں کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا تم کیا باتیں کرتے ہو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پیشتر دس نشانیاں دیکھو گے۔ پس آپ نے دھویں کا ذکر کیا۔اور دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا نکلنا، اور مغرب کی طرف سے سورج کا نکلنا، اور حضرت عیسی ابن مریم کا نازل ہونا، اور یاجوج ماجوج کا نکلنا اور تین خسفوں کا ہونا ایک خسف مشرق میں ایک خسف مغرب میں اور ایک خسف عرب میں اور وہ نشانی کہ سب کے بعد ہوگی ایک آگ ہوگی جو عدن کے پرلے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو زمین حشر کی طرف ہانکے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۰ مسلم جلد ا صفحہ ۸۷ فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۸۱ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۵۱، ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ۴۱۸۔۴۱۹، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۲۷۔۱۲۸ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲۲۰۔۲۲۱ لمعات جلد ۴ صفحہ ۳۷۳۔۳۷۴ مظاہر حق جلد ۴ ص ۳۷۶ پر ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ نے قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے تحقیق تم میں نازل ہوں گے حضرت ابن مریم درحالیکہ وہ حاکم عادل ہوں گے پس صلیب کو توڑیں گے اور قتل کریں گے سور کو اور جنگ کو بند کر دیں گے (اور مسلم میں ہے جزیہ رکھ دیں گے) اور بہت مال ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے۔

پھر ابو ہریرہ فرماتے ہیں پس پڑھ لو اگر تم چاہو (یہ آیت کہ) اور نہیں کوئی اہل کتاب میں مگر یہ کہ البتہ ضرور ایمان لائے گا حضرت عیسیٰ کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے مرنے سے پہلے اور وہ ان پر دن قیامت کے گواہ ہوگا۔

۳۔ صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۴۰۸ پر ہے:

یحدث ابو هريرة عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحا حاجا او معتمراً او لیثنیهما حضرت ابو ہریرہ حضرت رسول کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس خدا کی کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور گزرے گا ابن مریم روحاء کے راستے سے حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے یا دونوں۔

(نیز دیکھو کنز العمال جلد ۶ ص ۱۲۶ و مسند احمد جلد ۲ ص ۲۷۲)

۴۔ کتاب انتباہ الاذکیا فی حیاۃ الانبیاء کے صفحہ ۴۔۵ پر ہے

ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ ابن مریم اتریں گے پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد، تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا۔

نوٹ: اگر کوئی احمدی یہ کہے کہ آنے والے ابن مریم سے حدیث میں مسیح ناصری مراد نہیں ہوسکتا بلکہ کوئی اور ہے کیونکہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں بلکہ ابن مریم سے مراد کوئی اور ابن مریم ہے جس کو بوجہ مشابہت تامہ ہونے کے ابن مریم کا نام دیا گیا ہے کیونکہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ دو چیزوں میں مشابہت کے پا جانے سے مشبہ کو مشبہ بہ کا نام دے دیا کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی وہ مسیح موعود ہیں

(تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۰ء ص ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۳۰ کا خلاصہ)

تو اس کا جواب یہ ہے کہ احادیث مندرجہ صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۰، مسلم جلد ا صفحہ ۱۸۷ انتباہ الاذکیاء صفحہ ۴۔۵ میں الفاظ و الذی نفسی بیدہ (قسم ہے اس ذات کی جسکے دست قدرت میں میری جان ہے) اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناور نہ قسم میں کون سا فائدہ ہے چنانچہ اس امر کو مرزا قادیانی ان الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں:

پہلے تو تدبر اور انصاف سے مسلم کی حدیث پر نظر کر جابر سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے وفات سے دو مہینے پہلے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم مجھ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہو۔ اس کا علم تو اللہ کو ہی ہے اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ اس وقت روئے زمین پر جو لوگ زندہ ہیں صدی کے گذرنے تک ان میں سے ایک جی بھی ہرگز زندہ نہ رہے گا۔

اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ صدی کے گزرنے تک موجودہ لوگوں میں سے روئے زمین پر کوئی نہ ہوگا۔ اور بخاری نے بھی اپنی صحیح میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

اور چونکہ مضمون واحد ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ پس اس سے ہر ایک مومن پر لازم ہے کہ وہ اس پر ایمان لائے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے بعد صدی کے اندر اندر دجال ضرور مر گیا ہے کیونکہ آنحضرت کے ایسے ارشاد کا کب خلاف ہوسکتا ہے جو وحی الٰہی سے اور مؤکد بہ حلف اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثنا ورنہ قسم میں کون سا فائدہ ہے (حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۴۱۔۴۳ کا حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی اس تحریر کے ہوتے ہوئے کسی احمدی کی جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ احادیث نبویہ میں ابن مریم سے مراد، مثیل مسیح (جس سے وہ مرزا قادیانی سمجھتے ہیں) لے اور تاویل سے کام کرے۔

۵۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸ اور کتاب منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶ پر ہے

قال ابن عباس قال رسول الله ﷺ فعند ذلك ينزل اخي عيسى ابن مريم من السماء على جبل افيق اماما هاديا و حكما عادلا عليه برنس له مربوع الخلق اسلت سبط الشعر بيده حربة يقتل الدجال فاذا قتل الدجال يضع الحرب اوزارها فكان السلم فليقى الرجل الاسد فلا يهجه و يأخذ لحية فلا تضره و تنبت الارض كنباتها على عهد آدم و يومن به اهل الارض ويكون الناس اهل ملة واحدة

روایت کیا اس کو اسحاق بن بشیر و ابن عسا کر نے

نوٹ نمبر ا اس حدیث میں آسمان کا لفظ موجود ہے اس سے مرزا صاحب کا یہ قول کہ

اس قوم پر سخت تعجب ہے کہ نزول مسیح سے یہی خیال کرتی ہے کہ وہ آسمان سے اترے گا اور آسمان کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کر دیتے ہیں اور کسی حدیث میں اس کا کوئی اثر و نشان نہیں

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۸ کا حاشیہ)،

ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا (حمامۃ البشریٰ ص ۲۱)

سراسر غلط ٹھہرا۔

ج۔ حضرت ابن عباس کی تفسیر

ذیل میں آیت مقدسہ و انه لعلم للساعة (الزخرف: ٦١) کی صحیح تفسیر جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے درج کی جاتی ہے اور ناظرین پر واضح ہوگا کہ ابن عباس قرآن کریم کے سمجھنے میں اول نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارے میں ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دیکھو ازالہ اوہام۔ص ۲۴۷)

ا۔مسند احمد جلد ا صفحہ ۳۱۷۔۳۱۸۔ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰ فتح البیان جلد ۸ صفحہ ۳۱۱۔۳۱۲، ترجمان القرآن جلد ۱۴ صفحہ ۶۰ مواہب القرآن پارہ ۲۵ صفحہ ۱۴۴ پر ہے

حضرت ابن عباس نے آیت و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف: ٦١) کے معنی یہ بیان فرمائے ہیں کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسی ابن مریم کا آنا ہے

۲۔تفسیر ابن جریر جلد ۲۵ صفحہ ۴۸۔۴۹ کا خلاصہ مطلب یہ ہے

ابن عباس نے آیت انہ لعلم للساعۃ ٠الزخرف:٦١) کی تفسیر یہ کی کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسی بن مریم نازل ہوں گے۔

۳۔تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰ پر یوں لکھا ہے

محدثین مثلاً فریابی وسعید بن منصور مسدد وعبدحمید وابن ابی حاتم وطبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:٦١) کے معنی قیامت سے پہلے حضرت عیسی کا آنا ہے

۴۔مولوی نظام الدین احمدی کتاب المسیح الموعود والامام المہدی المسعود حصہ اول ص ۴۰ پر ہے

عن ابن عباس انہ لعلم للساعۃ قال خروج علیہ قبل یوم القیامۃ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ قیامت سے پہلے عیسی خروج کریں گے یعنی نکلیں گے

ان مندرج بالا چار تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت سید المفسرین بداللہ بن عباس کا یہی مذہب تھا کہ آیت وانہ لعلم للساعۃ سے مراد قیامت سے پیشتر حضرت عیسی کا آنا ہے

د۔حضرت ابوہریرہ کی تفسیر۔ ا۔تفسیر درمنثو جلد ۶ ص ۲۰ پر ہے: محدث عبد بن حمید نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے (کہ آیت لعلم للساعۃ کی تفسیر میں فرمایا) یہ حضرت عیسی کا آنا ہے وہ زمین میں چالیس سال رہیں گے۔

۲،مولوی نظام الدین احمدی نے کتاب المسیح الموعود الامام المہدی المسعود حصہ اول صفحہ ۴۰۔۴۱ میں بھی تسلیم کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ آیت و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:٦١) سے مراد حضرت عیسی کا آنا لیتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر ابن جریر جلد ۲ صفحہ ۴۹ اور در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۰ میں حضرت حسن بصری، مجاہد، قتادہ، ضحاک سب سے آیت و انه لعلم للساعة (الزخرف: ٦١) کی تفسیر میں بھی مروی ہے کہ اس سے مراد عیسی ہیں اور وہ قریب قیامت نزول فرمائیں گے اور ان کا نزول قرب قیامت ہے۔

(توحید امرتسر ۱۵ شوال ۱۳۴۳ھ ص ۱۱-۱۲)

....

حضرت مسیح کے رفع جسمانی پر دلچسپ بحث۔۷

آیہ کریمہ و انه لعلم للساعة کی تفسیر

از مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر (گذشتہ سے پیوستہ)

آیت زیب عنوان کی تشریح میں احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور اقوال تابعین گذشتہ اشاعتوں میں عرض کر چکا ہوں آج مفسرین میں سے ایک دو کے قول نقل کر کے باقی کے حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہوں

حافظ ابن جریر:

اختلف اهل التاويل فى الهاء التى فى قوله (و انه) و ما المعنى بها و من ذكر ما هى فقال بعضهم من ذكر عيسى و هى عائدة عليه و قالوا معنى الكلام و ان عيسى ظهوره علم يعلم بمجيء الساعة لان ظهوره من اشراطها و نزوله الارض دليل على فناء الدنيا و اقبال الآخرة

(ابن جرير ج ٥ ص ٤٨)

حافظ عماد الدین:

و قوله سبحانه و تعال و انه لعلم للساعة تقدم تفسير من اسحاق ان المراد من ذلك مايبعث به عيسى من احياء الموتى و ابراء الاكمه و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الابـرص و غيـر ذ لك مـن ا لاسـقا م و فی هذا نظر و ابعد منه ماحکاه قتا دة عن الحسن البصری و سعيد بن جيران الضمير فی و انه عا ئد علی القر آن بل الصحيح انه عا ئد علی عيسی فان السياق فی ذکره ثم المراد بذلك نزوله قبل يـوم الـقيـامة کـمـا ل قـا ل تبـار ك وتعـا لی و ان من اهل الکتـا ب ا لا ليـومـنيين بـه قبـل مـو ته ای قبل موت عيسی ثم يوم القيا مة يکو ن عليهم شهيـدا ويؤيد هذا المعنی القرء ة الا خری و انه لعلم للسا عة ای امارة و د ليل عـلـی وقـوع الساعةُ قال مجا هد وانه لعلم للسا عة ای آ ية للسا عة خرو ج عيسی بن مر يم قبل يو م القيامةو هکذا روه عن ابی هر يره و ابن عباس و ابی العا لية و ابی مالك و عکر مة و الحسن وقتادة والضحاك و غير هم و قد تـوا تر ت الا حا د يث عن رسو ل الله ﷺ انه ا خبر بنزو ل عيسی قبل يوم القيامة اماماعاد لا و حکما مقسطا (تفسیر ابن کثیر جلد۴ ص ۱۴۵۔۱۴۶)

امام رازی:

و ان عيسی لعلم للساعة ای شر ط من اشرا طها تعلم به فسمیی الشرط الدال عـلـی الشیء علمالحصو ل العلم به و قرأ ابن عباس لعلم وهو العلا مة و قر ی لـلـعلم و قر أ ابی لز کر و فی الحد يث ان عيسی ينزل علی ثنية فی الا رض الـمقدسة يقا ل لها افيق و بيده حر بة و بهايقتل الدجال فياتی بيت المقدس و الـنـاس فـی صـلاه الـصـبـح و ا لا مـام يـوم بهم فليتا الا خر ا لا مام فيقدمه عيسـی و يـصـلـی خـلـفـه علی شر يعة محمدﷺ ثم يقتل ا لـخنا زير و يکسر الصليب و يخر ب البيع و الکنا ئس و يقتل النصا عی ا لا من أمن به

(تفسیر کبیر جلد۷ ص ۳۰۷)

اس کے علاوہ روح المعانی جلد۸ صفحہ۲۶ غرائب القرآن جلد۲۵ صفحہ۶۴، روح البیان جلد۳ صفحہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۸۴، وجیز جلد۲ صفحہ ۸ ۲۷، خازن جلد۴ صفحہ ۱۰۹، معالم التنزیل جلد۴ صفحہ ۴۷، بحرالمحیط جلد ۸ صفحہ ۲۵ مدارک جلد۴ صفحہ ۱۰۹ بیضاوی جلد۲ صفحہ ۲۸۴ کشاف ج ؟ص ۳۵۵ جامع البیان صفحہ ۴۲۲

حضرات مفسرین کے اقوال سے بھی یہی امر ثابت ہوتا ہے کہ آیت و انہ لعلم للساعة (الزخرف: ٦١) کی تفسیر یہ ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے عیسی کا نازل ہونا بھی ہے احادیث نبویہ اقوال صحابہ اقوال تابعین اورالفاظ مفسرین سے عیسی بن مریم کے نزول پر اس سے پیشتر مفصل لکھا گیا ہے۔

قادیانی مغالطّوں کا جواب

آیت مقدسہ وانہ لعلم للساعة (الزخرف: ٦١) کی تفسیر صحیح لکھنے کے بعداب ذیل میں حکیم خدابخش احمدی کی عسل مصفی کے چند مغالطّوں کا جواب درج کیا جاتا ہے

مغالطہ نمبرا۔

بعض علماء وبعض مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ آیت و انہ لعلم للساعة (الزخرف:٦١) مسیح کے حق میں ہے اور وہ اس کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ مسیح قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے بنابریں وہ مانتے ہیں کہ ان کا نزول قیامت کے قریب ہوگا لیکن ہمارے نزدیک یہ بات بالکل قابل تسلیم نہیں۔ (عسل مصفی حصہ اول ص ۴۹۳)

جواب: حضرت امام شعرانی لکھتے ہیں کہ

اگر تو سوال کرے کہ عیسی کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ مسیح کے نزول پر دلیل یہ آیت ہے و ان من اهل الکتاب ا لا لیو منن به قبل مو ته یعنی جب مسیح نازل ہوگا اور لوگ اس پر اکٹھے ہوں گے۔ اور معتزلہ وفلاسفہ و یہود ونصاری نے حضرت مسیح کے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے انکار کیا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے حضرت عیسی کے بارے میں و انہ لعلم للساعة (الزخرف: ٦١) اور قرآن کے لفظ علم کو لام کی زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور انہ میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسی کی طرف پھرتی ہے (الیواقیت و الجواہر ج۲ ص ۲۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت و انہ لعلم للساعۃ (الزخرف:٦١) سے حضرت مسیح ابن مریم کے نزول پر استدلال کرنا حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ جیسے جلیل القدر صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ مسند احمد جلد اص ٣١٧-٣١٨، پر ابن عباس سے بسند صحیح روایت آئی ہے۔

اور آپ کو معلوم ہے کہ حضرت ابن عباس کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ وہ بزرگ ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک سے لگا کر یہ دعا کی تھی اللھم فقہ فی الدین و علمہ التاویل یعنی اے اللہ ابن عباس کو دین کی سمجھ اور قرآن شریف کی حقیقی تفسیر سکھلا دے۔ جس شخص کے حق میں خود رسول اللہ ﷺ دعا کریں وہ کیوں کر رد ہوسکتی ہے لہذا حضرت ابن عباس کے معنی اور تمام لوگوں سے بڑھ کر قابل سند ہیں۔ (عسل مصفی حصہ اول ص ٢٤٤)

اور تابعین میں سے حضرت مجاہد، قتادہ، ابی مالک، حسن بصری، ضحاک سے بھی یہی تفسیر ثابت ہے۔ اور حافظ ابن کثیر جیسے جلیل القدر اور بزرگ مفسر (جس کو مولوی سید محمد احسن امروہی اپنی کتاب مسک العارف کے صفحہ ٢٢ پر مقتداء اہل حدیث تسلیم کرتے ہیں) بھی انہی معنوں کو مانتے ہیں اور یہ سب بزرگان دین چودھویں صدی کے احمدی حکیم خدا بخش مصنف عسل مصفی سے زیادہ عالم اور دین دار تھے۔

مغالطہ نمبر ٢۔

اور ضمیر انہ کی جب مسیح کی طرف پھیری جائے تو مسیح قیامت کا علم قرار پاتا ہے اور آیت و عندہ علم للساعۃ و الیہ ترجعون (الزخرف:٨٥) ظاہر کرتی ہے کہ قیامت کا علم خدا کے ہاں ہے تو پھر مسیح خدا کے پاس ہوئے اور خدا کے پاس وہی ہوتا ہے جو دنیا سے بالکل قطع تعلق کر کے اس بشری لوازمات سے پاس ہوتا ہے جس کا نام موت ہے (عسل مصفی حصہ اول ص ٤٩٣)

جواب: بے شک قرآن مجید کی سورہ زخرف میں و عندہ علم الساعۃ و الیہ ترجعون (الزخرف:٨٥) یعنی قیامت کا علم خدا کے پاس ہے اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے

اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کا علم یعنی قیامت کے آنے کا وقت اللہ ہی جانتا ہے خدا کے سوا کوئی اس وقت کو نہیں جانتا حضرت مسیح کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے حضرت مسیح کے نزول سے پتہ لگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا کہ اب قیامت قریب ہے اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مسیح کو قیامت کے آنے کا علم ہے اور اس کے دن کی خبر ہے جس طرح دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، دجال وغیرہ کا آنا قیامت کے قریب آنے کی علامتوں میں سے ہے، اسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کا نازل ہونا بھی ایک علامت ہے سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۹ پر عبداللہ بن مسعود سے ایک روایت آئی ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

شب اسراء میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات کی اور قیامت کا ذکر ہوا۔ ان تینوں نبیوں نے صاف صاف فرمادیا کہ قیامت کا علم تو خدا ہی جانتا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے اتنا زیادہ کیا کہ دنیا میں دجال خروج کرے گا اور فتنہ پھیلائے گا۔ پھر میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا۔

یہ روایت مرفوعاً مسند احمد مطبوعہ مصر کی جلد اصفحہ ۳۷۵ پر ابن مسعود سے آئی ہے اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پیشتر دجال کو قتل کرنے کے لئے وہی عیسیٰ نازل ہوگا جو آنحضرت ﷺ کو شب اسراء میں آسمان میں ملا تھا۔

مغالطہ نمبر ۳۔

جب خود مفسرین کا اتفاق نہیں کہ مسیح کی طرف انہ کی ضمیر راجع ہے تو اس زمانہ کے علماء کس برتے پر زور دیتے ہیں کہ ضمیر مسیح کی طرف راجع ہے۔ (عسل مصفی حصہ اول۔ ص ۴۹۶)

انہ کی ضمیر قرآن کی شریف کی طرف ہے مسیح کا یہاں کوئی ذکر نہیں (عسل مصفی حصہ اول۔ ص ۴۹۹)

جواب: جب خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کتابوں مثلاً ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۴ حمامۃ البشری صفحہ ۱۹، اور اعجاز احمدی صفحہ ۲۱ پر تین مختلف معنی کئے ہیں (جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے) تو حکیم خدا بخش نے اہل سنت والجماعت کے مفسرین پر کس طرح اعتراض کر دیا ہے پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اسی کتاب عسل مصفی کے صفحہ ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۸، ۴۹۹ پر و انہ لعلم للساعۃ کی ضمیر کو قرآن شریف کی طرف پھیرا گیا ہے اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۹ پر وانہ کی ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف پھیرا گیا ہے

سورہ زخرف کے رکوع ۱، ۳، ۴، میں بے شک قرآن مجید کا ذکر خیر آیا ہے مگر رکوع ۶ میں قرآن شریف کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ (توحید امرتسر ۲۲ شوال ۱۳۴۷ھ ص ۸۔۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی حیات پر دل چسپ بحث۔۸

حضرت عیسی کا حلیہ

ازمولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر

اخبار توحید کی گزشتہ اشاعتوں میں آیت مقدسہ و انه لعلم للسا عة کے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے اوراس آیت کی صحیح تفسیر لکھی گئی ہے اب احادیث صحیحہ نبویہ سے حضرت عیسی کی حیات پر روشنی ڈالی جاتی ہے اور جناب مرزا قادیانی اوران کے مریدوں کے ایک اعتراض کا جواب بھی ساتھ ہی لکھا جاتا ہے

قادیانی اعتراض

۱۔مرزا غلام احمد صاحب اپنے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۲،۳۳ پر لکھتے ہیں:

صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسی کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔ایسا ہی ان کے بال بھی خم دار لکھے ہیں۔مگر آنے والے مسیح کا رنگ ہر ایک حدیث میں گندم گوں لکھا ہے۔اور بال سیدھے لکھے ہیں۔اور تمام کتاب میں یہی التزام کیا ہے کہ جہاں کہیں حضرت عیسی کے حلیہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے تو ضرور بالالتزام اس کو احمر یعنی سرخ رنگ لکھا ہے اوراس احمر کے لفظ کو کسی جگہ نہیں چھوڑا۔اور جہاں کہیں آنے والے مسیح کا حلیہ لکھنا پڑا ہے تو ہر ایک جگہ بالالتزام اس کو آدم یعنی گندم گوں لکھا ہے۔یعنی امام بخاری نے جو لفظ آنحضرت ﷺ کے لکھے ہیں جس میں ان دونوں مسیحوں کا ذکر ہے وہ ہمیشہ اس قاعدہ پر قائم رہے ہیں کہ حضرت عیسی بنی اسرائیلی کے لئے احمر کا لفظ اختیار کیا ہے اور آنے والے مسیح کی نسبت آدم یعنی گندم گوں کا لفظ اختیار کیا ہے پس اس التزام سے جس کو کسی جگہ صحیح بخاری کی حدیثوں میں ترک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا گیا بجز اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک عیسی بن مریم بنی اسرائیلی تھا اور آنے والا مسیح جو اسی امت میں سے ہوگا اور ہے ورنہ اس بات کا کیا جواب ہے کہ تفریق حلیتین کا پورا التزام کیوں کیا گیا،

۲۔ حکیم خدا بخش عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۰۸ پر لکھتے ہیں

جب انبیاء سابقین کی ذیل میں مسیح کا ذکر کیا گیا ہے تو ان کا حلیہ یوں ذکر کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ گھونگروالے بال اور فراخ صدر ہیں اور جب کبھی مسیح کو دجال کے ساتھ بیان کیا ہے تو اس کا حلیہ الگ ظاہر کیا ہے یعنی گندم گون ہے بال سیدھے لٹکے ہوئے اور میانہ قد ہیں جس سے صاف عیاں ہے کہ بخاری کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے خیال میں دالگ شخصوں سے مراد ہے جو ایک ہی نام سے موسوم کیئے گئے ہیں۔

(نیز دیکھو کتاب مسک العارف۔ ص ۳۔۴ اور کتاب تبلیغ ہدایت حصہ اول۔ ص ۳۹)

قادیانی اعتراض کا جواب

خدا تعالی کے فضل وکرم سے ذیل میں مندرجہ بالا قادیانی اعتراض کا جواب بطریق احسن لکھا جاتا ہے سب سے پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری اور آنے والے مسیح قاتل دجال کے حلیے میں کوئی فرق نہیں۔

۱۔ صحیحین میں حدیثیں ۔ مسیح ناصری کا حلیہ

صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۵۹ فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۱۹۹ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۲۴۹ ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ۲۷۸ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے:

عن ابی عالیة قال حدثنا ابن عم نبیکم ﷺ قال رأیت لیلة اسری بی موسی رجل آدم طوالا جعدا کانه من رجال شنوءة و رأیت عیسی رجلا مربوعا مربوع الخلق الی الحمرة و البیاج سبط الراس

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھا میں نے شب معراج میں حضرت موسیٰ کو ایک مرد ہیں گندم گوں، دراز قد، بدن کے سخت اور مضبوط، گویا کہ حضرت موسیٰ قبیلہ شنوہ کے مردوں میں سے ہیں۔ اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ کو ایک مرد متوسط پیدائش مائل بسرخی وسفیدی سر کے بال سیدھے لمبے۔

اس حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح ناصری اسرائیلی نبی کا حلیہ یوں ہے کہ متوسط پیدائش سر کے بال لمبے اور سیدھے رنگ مائل بسرخی وسفیدی یعنی گندم گوں اور الی الحمرۃ والبیاض جو فرمایا گیا اس کے معنی صاف ہیں کہ اسمر اللون یعنی گندم گوں ہوں کیونکہ جب کوئی رنگ مائل بسرخی وسفیدی ہوتا ہے اسی کو آدم یا اسمر اللون کہتے ہیں (دیکھو محمد احسن امروہی کی مسک العارف۔ص ۱۴)

حضرت مسیح قاتل دجال کا حلیہ

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۴۸۹، فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۷۸۔۲۷۹، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۲۷؟ ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ۴۱۴۔۴۱۶ صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۹۶ پر ہے

عن سالم عن ابیه قال لا و الله ما قال النبی ﷺ لعیسی احمر۔ و لکن قال: بینما انا نائم اطوف بالکعبة فاذا رجل ادم، سبط الشعر، یهادی بین رجلین ،ینطف رأسه ماء او یهراق رأسه ماءً ۔فقلت من هذا۔ قالوا ابن مریم فذهبت التفِت فاذا رجل احمر جسیم جعد الرأس ، أعور عینه الیمنی، کأنّ عنبة طافیة ،قلت من هذا۔ قالوا هذا الدجال۔ و أقرب الناس به شبها ابن قطن۔ قال الزهری رجل من خزاعة هلك فی الجاهلیة

(صحیح بخاری : حدیث نمبر ۳۴۴۱)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے کہ اس نے روایت کی اپنے اپ حضرت عبداللہ بن عمر سے کہ کہا اللہ کی قسم ہے کہ نبی ﷺ نے ہرگز نہیں کہا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں لیکن فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا اور میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک گندم گوں آدمی پر نظر پڑی جس کے بال کندھوں تک لٹکے ہوئے تھے یعنی سیدھے لمبے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان چلتا تھا اس کے سر سے پانی ٹپکتا تھا یا اسکے سر پر سے پانی کے قطرات گرتے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہے تو جواب ملا کہ ابن مریم ہے پھر میں آگے چلا گیا تو پھر میری نظر ایک سرخ رنگ بھار جسم والے پر پڑی جسکے بال گھونگروالے ہیں اس کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا ٹنیٹ نکلا ہوا ہے میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ دجال ہے اور اس کی شکل ابن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی۔ زہری راوی فرماتے ہیں کہ ابن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا جو جاہلیت میں مر گیا۔

نوٹ: اس حدیث نبوی میں بتلایا گیا ہے کہ آنے والے مسیح قاتل دجال کا رنگ گندمی ہے اور اس کے سر کے بال سیدھے لمبے ہیں۔

ابن جریر طبری اپنی تفسیر پارہ سوم صفحہ ۱۸۴۔۱۸۵، و پارہ ششم کے صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں:

عن ابی هریرة ان نبی الله ﷺ قال الانبیاء اخوة العلات امهاتهم شتی و دینهم واحد انی اولی الناس بعیسی بن مریم لانه لم یکن بینی و بینه نبی و انه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الخلق الی الحمرة و البیاض سبط الشعر کان رأسه لیقطر و ان لم یصبه بلل بین ممصرتین فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال و یقاتل الناس علی الاسلام حتی یهلك الله فی زمانه مسیح الضلالة الکذاب و الدجال و تقع الامنة فی الارض فی زمانه حتی ترتع الاسود مع الابل و النمر مع البقر و الذءاب مع الغنم و تلعب الغلمان و الصبیان بالحیات لا یضر بعضهم بعضاً ثم یلبث فی الارض ما شاء الله و ربما ؟ قال اربعین سنة ثم یتوفی و یصلی علیه المسلمون و یدفنونه

دیکھئے اس روایت میں بھی آنے والے مسیح عیسی بن مریم کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ متوسط پیدائش مائل بسرخی و سفیدی یعنی گندمی رنگ اور سر کے بال سیدھے لمبے۔ اور یہی حلیہ صحیح بخاری جلد اول صفحہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹ اور صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۹۴ پر حضرت مسیح ناصری کا آیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا عیسی بن مریم مسیح ناصری ہی ہے۔

(ب) صحیح مسلم کی روایتیں۔ مسیح ناصری کا حلیہ

مسلم جلد اول صفحہ ۹۵ کتاب المعلم جلد ا صفحہ ۳۱۹ مشکوۃ مترجم جلد ۴ ص ۲۱۶ پر ہے

عن جابر ان رسول الله ﷺ قال عرض علی الانبیاء فاذا موسی ضرب من الرجال کانه من رجال شنؤة و رأیت عیسی بن مریم فاذا اقرب من رأیت به شبها عروة بن مسعود

ترجمہ: روایت ہے حضرت جابر سے کہ تحقیق حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا میرے روبرو انبیاء لائے گئے پس ناگہاں حضرت موسی دبلے پتلے ہیں گویا کہ وہ شنوہ قبیلے کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسی بن مریم کو۔ پس ناگہاں قریب ترین ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اس کے عروۃ بن مسعود ہے،

نوٹ: حدیث نبوی میں حضرت مسیح ناصری کی مشابہت عروہ بن مسعود صحابی کے ساتھ دی گئی ہے نیز مرزائیوں کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز ج ۲۲ نمبر ۱۰۔ بابت اگست ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۷ پر اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ناصری کو عروہ بن مسعود سے مشابہت دی تھی۔

آنے والے عیسی کا حلیہ

صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۳، کتاب المعلم جلد ۶ صفحہ ۲۸۰۲، ۲۸۰۳ مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ پر ہے

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله یخرج الدجال فی امتی فیکمث اربعین، لا ادری اربعین یوما، او اربعین شهرا، او اربعین عاماً، فیبعث الله عیسی ابن مریم کأنّه عروة بن مسعود فیطلبه فیهلکه۔ ثمیمکث الناس سبع سنین ۔(صحیح مسلم باب فی خروج الدجال ۔حدیث نمبر ۷۳۸۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ کہ دجال نکلے گا پس رہے گا چالیس (عبداللہ کا قول ہے)۔میں نہیں جانتا چالیس سے چالیس دمراد ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس برس۔ نبی ﷺ نے فرمایا پس اللہ بھیجے گا حضرت عیسیٰ ابن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں۔پس وہ تلاش کریں گے دجال کو اور اس کو ہلاک کر ڈالیں گے۔

نوٹ: اس حدیث صحیح نبوی میں آنے والے عیسیٰ بن مریم کی مشابہت عروہ بن مسعود کے ساتھ دی گی ہے چنانچہ مرزائیوں کے رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱۵ نمبر ۸ اگست ۱۹۲۰ء صفحہ ۳۸ پر اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ آپ نے مشابہت اس ابن مریم کو دی ہے جو آئندہ آنے والا تھا جیسے حدیث مسلم میں آیا ہے۔پس نتیجہ یہ نکلا کہ آنے والا عیسیٰ بن مریم قاتل دجال حضرت مسیح ناصری ہی ہے۔

اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کے سوال کا جواب تحقیقی اور التزامی طور پر لکھا جاتا ہے

احمدی کا سوال

ابن مریم کے آنحضرت ﷺ نے دو حلیے بیان فرمائے ہیں۔ملاحظہ ہو کتاب بدء الخلق بخاری، مجاہد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ و موسیٰ و ابراہیم کو دیکھا عیسیٰ سرخ رنگ گھنگریالے بال چوڑے سینے والے تھے

اس ابن مریم کا حلیہ جسے آپ نے اسراء کی رات میں دیکھا سرخ رنگ اور گھنگریالے بال اور چوڑا سینہ فرمایا ہے اور جس کو دجال طواف کرتے دیکھا اس کا حلیہ آپ نے گندمی رنگ اور سیدھے بال بتلایا ہے ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابن مریم کے دو حلیے بتائے ہیں اس لئے وہ شخص دو ہیں

(تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۰ء ص ۳۴۔۳۵)

محمدی کا اعتراض

مسیح کے دو حلیوں سے جو حدیثوں میں مذکور ہیں دو شخصوں کے مسیح ہونے پر استدلال کرنا غلط ہے ، ورنہ اس طرح تو حضرت موسیٰ بھی دو ہو سکتے ہیں کیونکہ معراج والی حدیث میں موسیٰ کا حلیہ ایک مرد گندم گوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراز قد جعد یعنی گھنگریالے بالوں والا مذکور ہے اور ذکر الانبیاء میں جو حدیث ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہے مضطرب رجل الشعر وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہوں اور نہ گھنگریالے ہوں یعنی ایک روایت میں رجل الشعر آیا ہے اور دوسری میں جعد ۔

احمدی کا جواب

حضرت موسی کے آپ نے دو حلیے نہیں بتائے بلکہ وہ حلیہ ایک ہی ہے کیونکہ دونوں حدیثوں میں حضرت موسی کی تشبیہ رجال شنوۃ کے ساتھ دی گئی ہے یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ ایک ہی ہیں۔

رہا یہ سوال کہ ایک حدیث میں حضرت موسی کے لئے جعد کا لفظ آیا ہے اور دوسری میں رجل الرأس اور ایک میں جسیم اور طوال آیا ہے ان کے درمیان فتح الباری والے نے یوں تطبیق دی ہے کہ جعودۃ جو صفت موسی میں ہے اس سے مراد جعودت جسم کی ہے یعنی جسم سخت اور مجتمع الخلق ہونا جعودت شعر مراد نہیں کیونکہ اس کے متعلق آچکا ہے کہ آپ رجل الشعر تھے

(تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۰ء ص ۳۵۔۳۷ کا خلاصہ)

محمدی کا جواب الجواب

جس طرح حافظ ابن حجر اور امام نووی نے حضرت موسی علیہ السلام کے بارے میں حلیوں میں تطبیق دی ہے ذرا غور سے سنئے فتح الباری کے پارہ ۱۳ صفحہ ۲۷۷، اور نووی شرح مسلم جلد اول صفحہ ۹۴، اور کتاب المعلم جلد اول صفحہ ۳۱۷ پر لکھا ہے

و اما قوله ﷺ فی عیسی جعد و وقع فی اکثر الروا یات فی صفته سبط الر أس فقا ل العلماء المراد بالجعد هنا جعو دة الجسم و هو ا جتما عه و اكتنا زهه و لیس المراد جعو دة الشعر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اوراے پر آپ کا قول عیسی کے بارے میں کہ وہ جعد تھے اورواقع ہوا ہے اکثر روایتوں میں کہ عیسی کے سر کے بال لمبے سیدھے ہیں پس علماء نے کہا کہ اس جگہ جعودۃ سے مراد جعودۃ جسم کی ہے یعنی جسم سخت اور مجتمع الخلق ہونا اور بالوں کا گھنگریالے ہونا مراد نہیں ہے،

اس سے صاف معلوم ہوا کہ صحیح بخاری کی جلد اول صفحہ ۴۸۱ ، ۴۸۹ پر حضرت عیسی کے لئے جو لفظ جعد آیا ہے اس سے مراد بالوں کا گھنگریالے ہونا نہیں بلکہ جسم کا سخت و مضبوط ہونا ہے۔۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے

صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسی کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔،

اور نیز مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۸۱ پر لکھا ہے

اور بدھ نے اپنی پیش گوئی میں اس آنے والے بدھ کا نام بگوا میتا اس لئے رکھا کہ بگوا سنسکرت میں سفید کو کہتے ہیں اور حضرت مسیح چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بگوا یعنی سفید رنگ کے تھے۔

حضرت مسیح ناصری کے بارے میں ان ہر دو بیانوں میں تطبیق کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ سفید رنگ سے مراد دودھ کی مانند سفید نہیں ہے اور سرخ رنگ سے مراد خون کی مانند سرخ نہیں ہے بلکہ شامی آدمی کو سرخ رنگ والا اور سفید رنگ والا بھی کہہ سکتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ صحیح بخاری کی جلد اصفحہ ۴۸۱ ، ۴۸۹ پر حضرت عیسی کے لئے جو لفظ احمر آیا ہے اس سے مراد، خون، کی مانند سرخ رنگ نہیں ہے بلکہ مائل بسرخ و سفیدی یعنی گندم گوں جیسا کہ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۴۵۹ کے حوالے سے پہلے لکھا گیا ہے۔

(توحید امرتسر ۶ ذی قعد ۱۳۴۷ھ ص ۹-۱۱)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعم المعانی

تردید عقائد قادیانی
(۱۳۴۲ھ)

مصنفہ: جناب مولوی عبدالرحیم سلیم وکیل۔ دکن

بسم الله الر حمن الر حیم

میں ایک عرصہ سے سنا کرتا تھا کہ قادیان صوبہ پنجاب میں ایک حضرت، مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدی موعود ہونے کا دعوی کیا۔ اور اس کے بعد یہ سنا گیا کہ مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔ اور پھر ظلی نبی سے خود کو موسوم کیا۔

چونکہ مجھے ان باتوں سے کچھ دلچسپی نہ تھی، اس لئے میں نے ان کی دریافت کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ اتفاقاً بماہ تیر ۱۳۳۴ف موسم گرما میں میرے مکرم دوست مولوی فاضل جناب مولوی حافظ عبدالعلی صاحب وکیل ہائی کورٹ سرکار نظام مسافر بنگلہ محبوب آباد ضلع ورنگل میں جو ممالک محروسہ سرکار ممدوح میں واقع ہے فروکش ہوئے میں بھی اسی بنگلہ میں دو روز قبل سے ٹھہرا ہوا تھا۔ کیونکہ قصبہ محبوب آباد میں عدالت فوجداری حصہ ضلع موجود ہے اس عدالت میں مجھے بحثیت وکیل کام کرنے کی ضرورت تھی۔ مولوی عبدالعلی صاحب موصوف بھی کسی مقدمہ فوجداری کے رجوع کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

شام کے وقت مسافر بنگلہ مذکور کے کمپونڈ میں پانی وغیرہ چھڑکوا کر کرسیاں رکھوادی گئی تھیں۔ ایام گرما

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں اس مقام پر گرمی شدت کی ہوا کرتی ہے۔شام کے وقت بعد غروب آفتاب ان کرسیوں پر ہم سب نماز مغرب سے فارغ ہو کر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔دفعتاً مجھے خیال ہوا کہ مولوی عبدالعلی صاحب موصوف بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدوں میں سنے گئے ہیں، کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ان سے اس فرقہ قادیانی کے متعلق کچھ دریافت کیا جائے۔

چنانچہ میں نے مولوی عبدالعلی صاحب موصوف سے اپنے اس خیال کو ظاہر کیا۔صاحب موصوف نے فرمایا کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے میں بخوشی ظاہر کروں گا میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور یہ سوال کیا:

آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ: مسیح موعود سمجھتا ہوں۔

میں نے پھر سوال کیا کہ: آپ کے بیان سے وہ نبی ہوئے۔

مولوی عبدالعلی صاحب نے کہا: بے شک۔

میں نے کہا قرآن شریف کی آیت شریفہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین (الاحزاب:۴۰) صاف بتلا رہی ہے کہ ہمارے سرکار حضرت محمد ﷺ کے اوپر نبوت ختم ہوگئی اور ہمارے سرکار دو عالم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔پھر آپکے مرزا غلام احمد قادیانی، نبی کس طرح ہو سکتے ہیں۔

تو مولوی عبدالعلی صاحب نے جواب دیا کہ

جو معنی لفظ خاتم کے آپ لیتے ہیں ہم لوگ وہ معنی نہیں لیتے بلکہ اس لفظ کے معنی ہم لوگ مہر کے لیتے ہیں۔

تو میں نے کہا: لفظ خاتم کے معنی علماء عرب وعجم جو اپنی زبان کے حاکم تھے۔تیرہ سو سال سے اصطلاحاً ختم کرنے والے کے لیتے چلے آرہے ہیں اور اس میں کسی کو آج تک اختلاف کی گنجائش نہ تھی۔اور دوسرے ممالک اسلامی واقع یورپ، ایشیاء وافریقہ کے علماء اور فضلاء بھی یہی معنی کرتے چلے آئے ہیں۔اور زمانہ حال تک بھی یہی معنی لیتے چلے آئے ہیں، تو اس صورت میں کسی ایسے شخص کو جو ملک ہند میں پیدا ہو، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کی مادری زبان عربی نہ ہو، کیا حق ہے کہ جمہور علماء کے متفقہ مسلّمہ معنی سے اختلاف کرے۔

مولوی حافظ عبدالعلی نے فرمایا۔قرآن میں ختم کے الفاظ اور جگہ بھی آئے ہیں چنانچہ

ختم اللہ علی قلو بھم

ختم کے معنی مہر کے ہیں اور لفظ خا تم بھی بمعنی مہر کے مستعمل ہوگا۔

میں نے کہا، تو کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ نبوت کے ختم کرنے والے نہیں ہیں؟

مولوی عبدالعلی نے فرمایا: بے شک ختم (تمام) کرنے والے نبوت کے نہیں ہیں بلکہ نبیوں کی نبوت پر مہر کرنے والے ہیں۔

میں نے عرض کیا: جناب تیرہ سو سال سے تیس چالیس کروڑ مسلمانان عالم جس بات کو تسلیم کرتے چلے آئے ہیں اس کے خلاف اگر دس بیس سو پچاس آدمی کچھ کہیں تو ان کا یہ بیان الشا ذ کا لمعدو م کے حکم میں داخل ہے۔

مولوی عبدالعلی نے فرمایا: کیا تیس چالیس کروڑ آدمی سب کے سب عالم ہیں۔ان میں جہلاء کا نمبر بہت بڑھا ہوا ہے۔آپ اپنے ایک انڈیا ہی کو دیکھ لیجئے کہ فیصدی کتنے جاہل ہیں۔فرقہ احمدی قادیانی کے اکثر ممبر تعلیم یافتہ بلکہ قریب قریب سب کے سب لکھے پڑھے لائق ہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر بھی ان کروڑ ھا مسلمانوں میں علماء اور فضلاء کی تعداد لاکھوں کی ہے اور لاکھوں علماء اور امام گزشتہ تیرہ سو برس میں گزر چکے ہیں، لیکن کسی عالم یا امام کو جرأت نہ ہوئی کہ لفظ خا تم سے یہ مطلب نکالتے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔

مولوی عبدالعلی نے فرمایا: اس سے کیا ہوتا ہے جب کہ خا تم کے معنی مہر کے بھی ہیں تو ہم کیوں یہی معنی نہ لیں۔

میں نے عرض کیا: سیاق عبارت اور فحوائے کلام بھی تو کوئی شئے ہے۔قرآن کریم کی آیت شریفہ کی سیاق عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ سرور عالم ﷺ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبدالعلی نے فرمایا: آپ کچھ معنی لیتے ہیں ہم کچھ معنی لیتے ہیں جب کہ ایک لفظ کے دو معنی ہیں تو اختیار ہے کہ جو معنی چاہیں، ہم لیں۔

میں نے کہا: یہ بحث ٹھیک نہیں ہے۔ قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا۔ عرب کے فصحاء اور بلغاء اور عرب کے لغوی جو معنی تیرہ سو برس سے لیتے آ رہے ہیں جو اپنی مادری زبان کے حاکم تھے ان کے خلاف دوسرے ملک کے لوگوں کو جن کی مادری زبان عربی نہ ہو، کیا حق ہے کہ ان سے اختلاف کریں۔ اہل زبان اپنی زبان کی فصاحت و بلاغت سے جس طرح واقف ہوا کرتے ہیں اور سیاق عبارت سے اصلی غایت اور منشاء کلام کو سمجھ سکتے ہیں، ممکن نہیں ہے کہ اس طرح دوسرا شخص سمجھ سکے۔

مولوی عبدالعلی نے فرمایا: پہلے آپ ہمارے عقائد سے واقف ہو جائیں تو مناسب ہوگا۔ یہ لیجئے یہ ایک چھوٹی سے کتاب ہمارے عقائد کی ہے، اس کو آپ پہلے خوب پڑھ لیجئے تو پھر آپ بحث کر سکیں گے۔

میں نے کہا: شکریہ۔ بہتر۔ میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

اس کتاب کا نام عقائد احمدیہ ہے جو مطبع تاج پریس واقع چھتہ بازار میں رجب ۱۳۴۱ھ میں طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کو دیکھنے کے بعد میں نے حسب ذیل اعتراض کئے۔

میں نے کہا: آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح موعود ہیں۔

مولوی عبدالعلی نے فرمایا: یہ امر حدیثوں سے ثابت ہے کہ مسیح موعود ایسے وقت ظاہر ہوں گے جب کہ اسلام میں خرابیاں پھیلی ہوں گی اور وہ ان خرابیوں کو دور کریں گے اور دین محمدی کی تبلیغ کریں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جب کہ دین محمدی میں بہت سی خرابیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ آریہ سماج کے ہندو اسلام پر سخت حملہ کر رہے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آریوں کو ایسے دنداں شکن جواب دیئے کہ وہ لوگ تاب مقاومت کی نہ لا سکے اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن سے دین کو تقویت ہوئی۔ اور آج کل کیا آپ نہیں دیکھتے کہ نصف ملین لوگ ہمارے فرقہ میں شامل ہیں۔ اور ہمارا مشن دنیا کے مختلف حصوں میں کام کر رہا ہے۔ یعنی یورپ، افریقہ، امریکہ، سیلون وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات میں نہایت زور شور سے تبلیغ اسلام کے کام کو اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا: یہ امور تو ایسے نہیں کہ ان سے حدیث کی پیشین گوئی ثابت ہو سکے یا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مان لیں۔

اس بحث کے بعد وقت باقی نہیں رہا تھا ہم دونوں نے کہا انشاء اللہ تعالی پھر گفتگو ہوگی۔ اور اس کے بعد واپسی بلدہ میں نے چند سوالات لکھ کر مولوی صاحب موصوف کے پاس بھیجے۔ میرے سوالات اور ان کے جوابات ذیل میں درج ہیں۔

معزز ناظرین مولوی عبدالعلی صاحب کے جوابات سے خود نتیجہ نکال لیں گے کہ جوابات کس حد تک درست ہیں لیکن ان جوابات کے ساتھ مولوی عبدالعلی صاحب نے مجھے ایک اور کتاب دی جو سابق الذکر مطبع کی اور اسی تاریخ کی مطبوعہ ہے۔ اس کتاب میں بہ نسبت کتاب اول الذکر کے مضامین زیادہ ہیں۔ ان دونوں کتابوں کو جن کے نام عقائد احمدیہ ہیں اور جوابات مذکورہ بالا کو پڑھنے کے بعد مجھے جو اعتراضات ہیں ان کو تا بحد معلومات کے میں لکھتا ہوں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بس یہی جوابات اور اعتراضات ہیں۔ ممکن ہے کہ ہمارے علماء اور فضلاء نے جوابات دیئے ہوں جو میری نظر سے نہیں گزرے ہیں۔ ہر شخص مجاز ہے کہ جس حد تک اس کو معلومات ہیں اس حد تک اعتراض کرے اور اپنے اطمینان کے لئے مخالف سے جواب کا طالب ہو۔

میرے سوالات حسب ذیل تھے جن کا جواب میرے فاضل دوست نے دیا ہے۔ چونکہ میرے عقیدہ کی رو سے دنیا بھر میں مذہب سے زیادہ پیاری کوئی چیز نہیں ہے اور میرے مذہب کے خلاف میں نے باتیں دیکھیں اس لئے مجھے ضرور ہوا کہ میں اس کے متعلق اپنی معلومات کا اظہار آزادانہ طور پر کروں۔ اگر کوئی بات ناگوار خاطر ہو تو میں امید کرتا ہوں کہ مجھے معافی دی جائے گی۔

مولوی عبدالعلی صاحب موصوف کے جوابات پر مجھے جو اعتراضات ہیں ان کو میں نے طبع کرا دیا ہے تا کہ ہمارے برادران اسلام جو خود اعتراض کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں عقائد احمدیہ کو دیکھ کر کوئی مغالطہ نہ کھائیں۔ اور دوسرے برادران اسلام جن کو خدا نے خود ان کے سمجھنے کی لیاقت دے رکھی ہے ان اعتراضات کو ملاحظہ فرمائیں اور اگر مجھ سے اس میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو براہ کرم مجھے اطلاع فرمائیں تا کہ میں اپنی غلطی کا علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرسکوں۔

خادم مسلمانان دین رسول کریم۔ محمد عبدالرحیم وکیل المتخلص سلیم

مولانا بالفضل اولینا جناب مولوی حافظ عبدالعلی وکیل ہائی کورٹ

السلام علیکم۔ محبوب آباد کے مسافر بنگلہ میں آپ سے اور مجھ سے گفتگو ہوئی تھی۔ چونکہ اس گفتگو سے میری پوری تشفی نہیں ہوئی، اس لئے چند سوالات ذیل میں کر کے جواب کا طالب ہوں۔ اگر آپ کو فرصت ہو اور تکلیف نہ ہو، تو براہ کرم جواب سے مسرور فرمائیں۔ مقتضائے فطرت انسانی یہ ہے کہ اچھی بات کی تلاش کرتا ہے۔ اور میری طبیعت کا خاصہ یہ ہے کہ میں اچھی بات کے ماننے میں ہٹ دھرمی نہیں کرتا ہوں۔ جو بات سچی اور اچھی ہو اس کو مان لینا ہر انسان پر لازم ہے۔

عبدالرحیم

سوالات درج ذیل ہیں:

سوال نمبر ۱۔ کیا جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مہدی اور مثیل مسیح ہوں یا صرف مثیل مسیح؟ یا مہدی اور مسیح دونوں کی صفات ان کی ذات واحد میں تھیں۔

سوال نمبر ۲۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے کیا کیا امور دنیا کے سامنے پیش کئے اور کن کن وجوہ اور ثبوت سے انہوں نے دنیا کو اپنے مہدی اور مسیح موعود ہونے پر اطمینان دلایا؟

سوال نمبر ۳۔ آپ مہدی اور مسیح کو ایک سمجھتے ہیں یا جدا جدا؟ اور اگر ایک سمجھتے ہیں تو اس کا کیا ثبوت ہے؟

سوال نمبر ۴۔ کیا آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی سمجھتے ہیں یا مسیح بھی، اور اس کے ثبوت کے لئے آپ کے پاس دلائل اور وجوہ کیا کیا ہیں؟

سوال نمبر ۵۔ اگر کوئی شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی موعود یا مسیح موعود ماننے کے لئے ثبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانگے تو اس کے اطمینان کے لئے اور کیا کیا ثبوت دیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر ۶۔ کیا معتقدین مرزا غلام احمد قادیانی، مرزا قادیانی کو مسیح موعود ہونے کی وجہ سے نبی سمجھتے ہیں یا کوئی جداگانہ ظلی نبی مانتے ہیں۔ آیا صرف نبی سمجھتے ہیں یا رسول بھی کیونکہ سنا گیا ہے کہ بعض معتقدان کو رسول قدنی کہا کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۷۔ آیت ما کان محمد ابا احد میں جو لفظ خاتم ہے اس سے کیا مراد لی جاتی ہے؟ کیا بعد ہمارے نبی کریم ﷺ کے کسی اور نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے. خاتم النبیین کے معنی اور مطلب صراحت کے ساتھ مطلوب ہیں۔

سوال نمبر ۸۔ اگر کوئی شخص مرزا غلام احمد قادیانی پر اعتقاد نہ لائے تو آپ اس کو کیا سمجھتے ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا آپ کے ہاں جائز نہیں۔

سوال نمبر ۹۔ اگر فرض کیا جائے کہ آئندہ کوئی شخص پیدا ہو، اور وہ دعوی کرے کہ میں مسیح موعود ہوں، اور مرزا غلام احمد قادیانی سے زیادہ وہ اسلام کی ہمدردی کرے، اور جو خرابیاں اسلام میں پیدا ہوگئی ہوں ان کو دور کرے، اور یورپ اور ایشیاء میں حالت موجودہ سے زیادہ مشن پھیلا دے، اور دین اسلام کے اشاعت میں بہت زیادہ خدمات کرے، اور وہ تمام صفات جو مسیح موعود میں ہونی چاہییں سب اس میں موجود ہوں، تو کیا اس کے مسیح موعود ہونے پر کوئی اعتراض ہو سکے گا؟ اگر ہوگا تو کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟

سوال نمبر ۱۰۔ کیا مہدی موعود کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اولاد حضرت علیؓ سے ہو اور یبعث اللہ فی الدنیا رجل منی او من اھل بیتی اسمہ اسمی و کنیتہ کنیتی و اسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً و قال ایضاً علیہ السلام المھدی من عترتی و من اولاد فاطمۃ و قال ایضاً علیہ السلام بلاء یصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ من عترتی من اھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا و عدلاً کما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملئت ظلماً جوراً و یرضی عنه ساکن السماء و ساکن الارض لا تدع السماء من قطرها شیئاً الا صبته مداراً و لا تدع الارض من نباتها شیئاً الا اخرجته حتی تتمنی الاحیائا لاموات یعیش فی ذلك سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین (مصنف عبدالرزاق. ج ۱۰ ص ۳۱۶).»
کی نسبت آپ کا کیا جواب ہے۔
امید ہے کہ اس تکلیف دہی کی معافی دی جائے گی براہ کرم ایک جلد اس کتاب کی اور روانہ فرمائیے جو مجھے آپ نے محبوب آباد میں عقائد احمدیہ کے متعلق مرحمت فرمائی تھی۔ وہ کتاب ایک صاحب مجھ سے لے گئے۔

نیاز مند عبدالرحیم وکیل۔ یکم شہریور ۱۳۳۲اف

بسم الله الرحمن الرحیم. نحمده و نصلی علی رسوله الکریم جناب مولوی عبد الرحیم صاحب زادلطفہ۔ السلام علیکم و رحمة الله و برکاته۔ جناب کا نامہ فرحت شمامہ پہنچا۔ جناب کی عالی حوصلگی سے دل مسرور ہوا۔ واقعی میں اگر کوئی آدمی عدل وانصاف سے کسی بات کی جانچ و پڑتال میں مشغول ہو تو امید بندھتی ہے کہ وہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ جائے گا۔ مجھے جناب سے بھی اسی بات کی توقع ہے۔
امید ہے جناب از راہ تحقیق ضرور سلسلہ احمدیہ کی جانب متوجہ ہونگے۔ خدا سے دعا ہے کہ جس طرح اس نے میرے دل پر سلسلہ حقہ کی حقیقت کھول دی ہے، اسی طرح آپ کو بھی اس سے بہرہ ور کرے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے میری یہ بھی گزارش ہے کہ آپ انکشاف حق کے لئے خدا تعالی سے بھی دعا مانگا کریں۔ و الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم.
جناب کے دس سوالوں کا جواب بحذف سوالات بہ ترتیب درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب سوال نمبرا:

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں مہدی ہوں اور مسیح بھی۔ اور یہ بات کوئی اعجوبہ نہیں۔ ایک شخص کے بلحاظ صفات واعتبارات مختلف نام ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک ہی شخص کو ہم بلحاظ اس کی صفات شجاعت وسخاوت کے رستم دوراں وحاتم زمان کہہ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بلحاظ ہدایت مسلمانوں کے لئے مہدی اور بلحاظ اصلاح نصاریٰ مسیح کے اسم سے موسوم ہوا۔ چونکہ مسیح ناصری کی وفات بدلائل قرآن واحادیث وتاریخ قطعی ہے، اس لئے آنے والا موعود بلحاظ صفات ایک ہی شخص ہے۔ ہاں لفظ مسیح کا اطلاق آپ پر بطور استعارہ کے ہے۔ اس لئے آپ نے بغرض تفہیم مثیل مسیح کے لفظ کو اختیار کیا اور کہیں اس شبہ کے ازالہ کیلئے کہ کوئی لفظ مسیح مندرجہ احادیث سے اصلی مسیح نہ سمجھ لے محض لفظ مسیح استعمال کیا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ مسیح محمدی اور ہے جس کی بعثت کا امت کو انتظار ہے اور مسیح ناصری جو کہ صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے رسولا الی بنی اسرائیل اور وہ وفات پا چکے اور جن کی وفات پر آیت ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد (الانبیاء: ۳۴) صریح دلالت کرتی ہے۔

جواب سوال نمبر۲۔

دلائل دعویٰ مہدویت ومسیحیت سے آپ کی ۸۳ کے قریب کتابیں بھری پڑی ہیں، مگر میں مشتے نمونہ از خروارے، چند دلائل بیان کرتا ہوں اور میرے خیال میں سردست یہی کافی ہیں۔

ا۔ مہدی کے متعلق احادیث میں آیا کہ اس کی زبان میں لکنت ہوگی، اور وہ بات کرتے وقت رانوں پر ہاتھ مارے گا۔ کشادہ پیشانی اور کشیدہ بینی اس کا حلیہ بتلایا گیا ہے۔

یہ سب امور آپ (مرزا قادیانی) میں موجود تھے۔

اور بڑی صفت اس کی بتلائی گئی ہے کہ عدل سے دنیا کو بھر دے گا۔

یہ صفت بعد رسول کریم ﷺ بجز مرزا غلام احمد قادیانی کے آج تک کسی میں نہ پائی گئی۔ کیا آپ بتلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں کہ کسی نے ظلم (ان الشرک لظلم عظیم) یعنی ابنیت عیسی کی تردید اس زور شور سے کی ہو، اور اشاعت توحید کے لئے اس کی جماعت نے ہر بڑے بڑے عیسائی شہر میں اپنا جھنڈا نصب کر دیا ہو۔، ہر گز نہیں ہر گز نہیں۔ پھر آپ کو مہدی تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے؟

دلیل نمبر۲۔ مسیح کے متعلق احادیث میں آیا ہے

یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر

جس کا معنی علامہ ابن حجر نے یہ بیان کیا ہے:

یبطل دین النصرانیۃ بالحجج و البراہین

یعنی حجۃ و برہان سے مسیح، مذہب نصاری کی دھجیاں اڑا دے گا۔

اب بتلائیے کہ یہ صفت مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین میں موجود ہے کہ نہیں؟ اور ضرور ہے، تو پھر آپ کو مسیح ماننے میں کیا شک ہے؟

جواب سوال نمبر۳۔

ہم مہدی اور مسیح بلحاظ صفات ایک ہی شخص کو سمجھتے ہیں اور ان کے ثبوت میں سر دست دو دلائل کافی ہیں:

دلیل نمبر۱۔ مہدی اور مسیح کے الفاظ حدیث میں موجود ہیں۔ مسیح سے مسیح ناصری سمجھنا یہ بھی ایک غلطی ہے جس میں مسلمان پڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے سے اب تک رکے ہوئے ہیں حالانکہ مسیح کا لفظ استعارۃً مہدی پر اطلاق پاتا ہے اور بس۔ اگر کوئی اثنیت مہدی اور مسیح کا قائل ہے تو پہلے وہ حیات عیسی کا ثبوت دے جنہیں وفات پا کر آج دو ہزار برس کے قریب ہوتے ہیں۔

دلیل نمبر۲۔ لا مہدی الا عیسی بن مریم (ابن ماجہ) یعنی ابن ماجہ جس کا صحاح ستہ میں شمار ہوتا ہے اس میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے کہ مہدی اور مسیح ایک ہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال نمبر۴

کا جواب غالباً نمبر تین میں آ چکا ہے۔

سوال نمبر۵

کا جواب نمبر دو میں موجود ہے۔

جواب سوال نمبر۶: مسیح موعود کے لئے صحیح مسلم میں عیسی نبی الله کا لفظ چار مرتبہ استعمال ہوا ہے خود رسول اللہ ﷺ نے موعود کو نبی اللہ کہا ہے۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تھا کہ میں مسیح موعود ہوں اس لئے آپ نبی اللہ بھی ہیں۔ ہاں نبی کی تشریح میں آپ نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ میں صاحب شریعت نبی نہیں ہوں بلکہ آپ کی شریعت کا متبع نبی یا ظلی نبی ہوں جیسا کہ حضرت موسی سے حضرت عیسی تک صد ہا متبع شریعت موسویہ انبیاء گزرے۔ اور عیسی علیہ السلام شریعت موسویہ کے پیرو تھے۔ اور لفظ رسول و نبی باصطلاح قرآن مترادف ہیں اور خود موعود کے لئے حسب قول اکابرین مفسرین آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی میں لفظ رسول موجود ہے۔

جواب سوال نمبر۷

آیت خاتم النبیین پر ہمارا ایمان ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ جتنے مترجم قرآن و مفسر خاتم کا ترجمہ (مہر) کرتے ہیں وہ نہایت صحیح ہے۔ اب لفظ خاتم کسی متبع نبی کی آمد کا مانع نہیں کیونکہ آنخضرت ﷺ کی مہر جس پر ہو، وہ سچا نبی، یعنی رسول کریم جس کو نبی کہہ دیں، اس کی نبوت میں کیا شک؟ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ آنے والے موعود کو نبی، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے بلفظ نبی یاد کیا ہے، اس لئے وہ بھی نبی ہے۔ علاوہ ازیں عرب میں خاتم الشعراء، خاتم المفسرین و خاتم الحفاظ، خاتم المحدثین کا لفظ صدہا مرتبہ مستعمل ہوا کرتا ہے، کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ جس کسی کو خاتم الشعراء کہا گیا اس کے بعد کوئی شاعر دنیا میں موجود نہیں۔ یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ کسی کو خاتم المفسرین کہا گیا تو اس کے بعد کوئی مفسر پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ علی ہذا القیاس۔ دوسری نظیر بھی۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کمال کے مفسر یا شعراء پیدا نہیں ہوسکتے یہ صحیح ہے اسی طرح یہ بھی بالکل صحیح اور یقین ہے کہ آنحضرت ﷺ کے کمال کا کوئی نبی قیامت تک ہوا ہے، اور نہ ہوگا۔

جواب سوال نمبر ۸۔

کیا ابوبکر اور عمر کا کافر کاذب سمجھنے والوں کے پیچھے سنیوں کی نماز درست ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر مسیح موعود کو کافر کاذب جاننے والوں کے پیچھے ماننے والوں کی نماز کس طرح درست ہوگی؟

علاوہ ازیں مسیح موعود نبی اللہ ہے اور نبی کا منکر کافر ہوتا ہے یہ سنیوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا آپ موعود کے منکر کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے۔ خواہ وہ آپ کے خیال کے مطابق ہی آئے۔

جواب سوال نمبر ۹۔

عرض ہے کہ اس سے علامات مبینہ رسول کریم ﷺ مشتبہ ہوں گے جس کو کوئی مسلمان نہیں مان سکتا۔ ایسا سوال ایک عیسائی اور یہودی بھی کرسکتا ہے کہ توریت یا انجیل میں جس نبی (آنحضرت ﷺ) کی آمد کی بشارت ہے ممکن ہے کہ ان صفات کا کوئی دوسرا شخص آئندہ پیدا ہو۔

جواب سوال نمبر ۱۰۔

آپ نے جو احادیث درج فرمائے ہیں اس میں راوی کو شک ہے خود راوی کہتا ہے رجل منی او من اہل بیتی۔ بلکہ بعض اسی پایہ کی حدیثوں میں من امتی کا لفظ بھی موجود ہے (دیکھو مشکوۃ) پھر اولاد علی پر ہی یقین کر بیٹھنا اور سب قطعی علامات کو ترک کر کے ایک شکی امر پر تکیہ کرنا کہاں تک درست ہے اور اگر محض نام کی مطابقت ہی صدق مہدویت کی دلیل ہے تو مہدی سوڈانی کو کیوں مسلمانوں نے اب تک مہدی نہ مانا حالانکہ اس کا نام محمد اور احمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور اس کی ماں کا نام آمنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ پڑھو: محاربات مہدی سوڈان۔

حدیث میں موافقت کا لفظ ہے یواطی اسمہ اسمی ۔اور موافقت دو ناموں کے لئے محمد اور احمد یا غلام احمد اور اسمین ابوین کے لئے عبداللہ وغلام مرتضی نام پدر مرزا قادیانی، کچھ نا مجانس نہیں محمد اور احمد میں موافقت ہے۔اسی طرح غلام اور عبد میں مواطات ہے۔

مختصر اور سرسری طور پر یہ جواب قلم برداشتہ لکھا گیا ہے اگر کوئی بات ناگوار طبع ہو تو معافی کی امید ہے۔اللہ آپ کو ہدایت نصیب کرے

فقط مرقوم ۸شہریور۱۳۳۲ف ۔

خاکسار محمد بہاء الدین خان ساکن دریچہ بوابیر

از جانب حافظ مولوی عبدالعلی صاحب وکیل ہائی کورٹ

الحمد لله رب العا لمين

و الصلوة و السلا م على سيد نا محمد رسو ل الله خا تم النبيين

و على آله الطا هر ين و اصحا به المهد يين الرا شدين ر ضوا ن الله عليهم اجمعين

ر بنا لا تز غ قلو بنا بعد اذ هد يتنا

و هب لنا من لد نك ر حمة انك انت الو ها ب

عقائد فرقہ قادیانی کا کچا چٹھا دیکھنا ہو، تو تکلیف فرما کر آخر تک ملاحظہ فرمایئے۔بغیر تمام پڑھنے کے خدارا قادیانی نہ ہو جایئے

فرقہ نو جو قادیانی ہے

اس کے غم کی یہ سب کہانی ہے

مسلمو میں نے جو لکھی تردید

آپ سب کو مجھے سنانی ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سنئے اور خوب دل لگا کر سنئے

کیا مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی مہدی ہونے کا صحیح تھا؟

میرا پہلا اعتراض یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی موعود ہونے کا دعوی نہیں کر سکتے تھے اس لئے کہ ان کا دعوی ارشاد حضرت محمد ﷺ کے خلاف ہے۔ وہ ارشاد حسب ذیل ہے

يبعث الله فى الد نيا ر جلاً منى و من اهل بيتى يوا طى اسمه اسمى و كنيته كنيتى و اسم ابيه اسم ابى يملأ ا لار ض قسطاً و عد لاً كما ملئت ظلماً و جوراً .

یعنی اللہ تعالی دنیا میں ایک مرد پیدا کرے گا جو میرے سے ہوگا یا میرے اہل بیت سے اور اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ دنیا کو انصاف اور عدل سے بھر دیگا جس طرح دنیا میں ظلم اور جور بھر گیا ہے۔

دوسرا ارشاد گرامی یہ ہے

المهدى من عتر تى و من اولاد فا طمة

مہدی میرے رشتہ داروں سے اور اولاد فاطمہ سے ہوگا

تیسرا ارشاد گرامی یہ ہے:

بلا ء يصيب هذه ا لا مة هتى لا يجد الر جل ملجأ يلجأ اليه من الظلم و يبعث الله ر جلاً من عتر تى من اهل بيتى يملأ به الارض ... لا تدع السماء من قطر ها شيئاً ا لا صبته مدا را و لا تدع الارض من ما ئها شيئاً ا خر جته حتى تيمنى ا لا حيا ء ا لا موات فى ذ لك سبع سنين او ثما ن او تسع سنين .

(مصنف عبدالرزاق۔ ج ۱۰ص ۳۱۶)

یعنی اس امت کو بلا پہنچے گی یہاں تک کہ کسی شخص کو پناہ کی جگہ نہیں ملے گی کہ پناہ لے سکے اس کی طرف ظلم سے۔ پھر پیدا کرے گا اللہ تعالی ایک شخص کو میری اولاد سے اور میرے اہل بیت سے۔ پس بھر دے گا اللہ اس کے سبب زمین کو عدل وانصاف سے جیسی کہ بھر گئی ہے زمین جور وستم سے۔ اس سے راضی ہوں گے آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے۔ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑے گا آسمان اپنے مینہ سے قطروں سے کچھ مگر بکثرت اس کو برسائے گا۔ اور نہ چھوڑے گی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ مگر کہ نکالے گی اس کو۔ یہاں تک کہ آرزو کریں گے زندے مردوں کی (احیاء کے ہمزہ کو زبر کے ساتھ پڑھو تو مصدر معنی زندہ کرنے کے ہوں گے یعنی مردے آرزو کریں گے زندگی کی) اور رہیں گے (یعنی مہدی) اسی خوشی میں سات برس یا آٹھ یا نو برس۔

اور قول حضرت بندی شیخ سعدی کا یہ ہے

لن یخر ج المھدی حتی یسمع من شی اك؟ علیه اسرا ر التوحید

اور خاتم الاولیاء نیز گوئند

چنانکہ آغاز نبوت از آدم علیہ السلام بود و ختم نبوت محمد مصطفیٰ شد آں چناں آغاز ولایت از امیر المومنین علی کرم اللہ وجھہ و ختم ولایت بر سید محمد مہدی موعود خواہد شد دو درزمانے کہ او پیدا خواہد شد تو ازلد و تناسل در دنیا نخواہد بود وقتے کہ مرد و زن جفت خواہند شد مضغہ حمل پیدا خواہد شد باز بہ مدتے اسقاط خواہد شد۔ شکر مر خدائے را کہ ہنوز مسلماناں کلمہ گو و نماز گزار و روزہ دار در دین اسلام پیدا می شوند و دم توحید میزنند و خدا را بہ یگانگی پرستش میکنند وقومے کہ دریں عہد بہ دروغ دعوی مہدی موعود میکند یقین بدانند کہ خالی از ہوائے نفس دیگر شیطان نیستند

۱۔ احادیث مذکورہ سے ثابت ہے کہ مہدی کا اولاد حضرت فاطمہؓ سے ہونا ضرور ہے۔

۲۔ اوران کا ایسے زمانے میں پیدا ہونا ضرور ہے کہ جب کہ مسلمانوں کیلئے دنیا میں پناہ کی جگہ تک نہ مل سکتی ہو۔

۳۔ ان کا نام اوران کے باپ کا نام سرور عالم حضرت محمد ﷺ کے اوران کے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔

۴۔ ان کا آنا ایسے وقت میں ہوگا جب کہ دنیا میں توالد و تناسل کا حسب قول حضرت بندگی شیخ سعدی انقطاع ہو جائے گا اور زمین میں ظلم و جور پھیلا ہوگا اور مہدی علیہ السلام ایسے وقت میں مبعوث ہوں گے اور ساری دنیا سے جور و ستم کو دور کریں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

مرزا غلام احمد نے کون سا عدل فرمایا؟ عدل کے لغوی معنوں کے اعتبار سے فرمائیں کہ کیا عدل کیا گیا؟ مناظرہ یا مباحثہ کرنا (غیر مذہب والوں سے) عدل نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو ۱۸۴۰ء کے بعد پیدا ہو کر دعوی مہدیت کا کیا اور جو عبارت فارسی کی اوپر لکھی گئی ہے وہ ان کی پیدائش سے سو سال قبل لکھی گئی ہے اور اس میں پیش گوئی کر دی گئی ہے کہ جھوٹے مدعیان مہدیت پیدا ہوں گے۔ یقین کرو کہ ایسے دعوی خالی حرص و ہوائے نفس شیطانی کے نہیں ہوں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ذات کے مغل، نام ان کا غلام احمد، ان کے باپ کا نام غلام مرتضی۔ ایسے زمانے میں وہ پیدا ہوئے جب کہ بفضل خدا چالیس کروڑ مسلمان کلمہ گو اور ایک خدا کے ماننے والے نماز گزار روزہ رکھنے والے اور دوسرے فرائض دین کے ادا کرنے والے موجود ہیں، اور دنیا میں نہ کوئی ایسا جور و ظلم ہے جیسا کہ مقصود حدیث شریف کا ہے، تو تھوڑی سی غور و فکر کے بعد بخوبی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ حضرت موصوف کا دعوی بالکل خلاف حدیث کے ہے اور وہ ہرگز مہدی نہیں ہیں۔

میرے فاضل دوست مولوی عبد العلی صاحب نے جو دلیل نمبر ایک مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی ثابت کرنے کے لئے پیش کی ہے کہ

ان کی زبان میں لکنت تھی، اور رانوں پر ہاتھ مارا کرتے تھے، پیشانی کشادہ اور کشیدہ بینی تھی، اور چونکہ یہی حلیہ مہدی کا حدیث کی رو سے بتلایا گیا ہے اس لئے حضرت مرزا صاحب موصوف، مہدی ہیں،

میں کہتا ہوں کہ کیا یہی علامات دوسرے اور بہت سے اشخاص میں نہیں ہیں؟ محض ان علامات کے لحاظ سے (گو وہ قوم کا افغان ہو) اگر کوئی شخص ذی علم دعوی کر بیٹھے کہ میں مہدی موعود ہوں تو ہم کیوں ماننے لگے؟

بڑی چیز تو یہ ہے کہ مہدی کا اولاد حضرت فاطمہؓ سے ہونا ضرور ہے اور وہ سید محمد مہدی نام کا ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا جو آنحضرت ﷺ کے والد ماجد کا نام تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے متعلق جو بحث لفظ مواطات کی میرے فاضل دوست (مولوی عبد العلی) نے چھیڑی ہے، میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ مختلف لغتوں میں مواطات کے معنی موافقت کردن کے ہیں۔ اس سے توافق بالمعنی مراد نہیں بلکہ کلی توافق ضرور ہے جیسا کہ منشاء حدیث شریف کا ہے۔ اور منطق میں حمل مواطات اس کو کہتے ہیں کہ جب حمل حقیقت موضوع پر بلا واسطہ ہو اور حمل سے مراد ایک شےء کا دوسری شئے پر محمول ہونا ہے جیسے انسان حیوان ناطق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر تحقیق نہ ہو محمول کا کلیتاً موضوع کے لئے جیسے تعریف انسان کی یہ کی جائے ذو بیاض ہے تو یہ حمل اشتقاق ہے۔ میرے دوست نے لفظ مواطات سے جو بحث کی ہے بلحاظ لغوی معنوں کے اور بلحاظ منطق صحیح نہیں ہے۔ باصطلاح منطقیین خبر گشتی چیزے بلا واسطہ مر مبتدا را ئے بدون انضمان کلمہ ذو وغیر آں چنانچہ زید قائم بخلاف زید قیام کہ حمل صحیح نمی باشد مگر بواسطہ ذوائے زیدوز وقیام اسمہ اسمی اسم ابیہ اسم ابی سے یہ امر صاف ہے کہ نام مہدی موعود کا سید محمد ابن عبداللہ ہونا لازم ہے جبھی تو اولاد فاطمہ ہوگا جب وہ سید ہو۔ اگر احمد اور محمد کے اسمائے جلالی اور جمالی سے تعبیر کر کے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نام کو اسمہ اسمی میں داخل کر لیا تو و اسم ابیہ اسم ابی میں تو کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ غلام مرتضی سے کوئی مواطات، عبداللہ سے نہیں ہے۔ پھر کیوں کر ایک مغل صاحب خلاف حدیث کے صریح مضامین اور مطالب کے مہدی موعود ہونے کا دعوی کر سکتے ہیں۔

یہ بحث اس قدر صاف ہے کہ اس میں الجھنے کی کوئی ضرورت ہی معلوم نہیں ہوتی۔ سیاق عبارت اور فحوائے کلام کے خلاف کھینچ تان کر زبردستی شاخ در شاخ معنی کرنا کیا ضرور ہے۔ یہ کوئی معمے اور پہیلیاں تو ہے ہی نہیں۔ عبارت روز روشن کی طرح صاف ہے۔ اگر میرے عالم دوست نے غلام مرتضی سے غلام اور عبد میں مواطات قرار دیا، تو مرتضی اور اللہ میں کیوں کر مواطات قائم فرمائیں گے۔ مرتضی بمعنی پسندیدہ ہے اور چونکہ مرتضی لقب حضرت علی کا تھا مسلمانوں نے فخر کے طور پر غلام مرتضی نام رکھنا شروع کر دیا۔ لیکن لفظ مرتضی اور اللہ میں تو کچھ بھی مواطات نہیں ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کے والد کا نام غلام مرتضی ہے اور ہمارے سرور عالم ﷺ کے والد امجد کا اسم مبارک عبداللہ۔ پس ان دونوں ناموں میں مواطات کہنا تو کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا

اگر عبدالرحمٰن نام ہوتا، تب بھی ہم نہیں مان سکتے۔ رحمٰن رحیم وغیرہ اسمائے صفات ہیں اور اللہ اسم ذات۔ جب تک صاف عبداللہ نہ ہو نہیں مانا جا سکتا۔

بحث مواطات کی تو رہنے دیجئے اب صحاح کی حدیث سنئے

قال رسول الله ﷺ المهدی منّی أجلی الجبهة أقنی الانف يملأ الارض قسطاً و عدلاً كما ملئت ظلماً و جوراً و يملك سبع سنين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ابو داؤد۔ حدیث نمبر ٤٢٨٥)۔

اس حدیث میں الفاظ المهدی منی بہت غور طلب ہیں۔مرزا غلام احمد قادیانی جو قوم کے مغل ہیں منی میں داخل نہیں ہوسکتے۔

میرے فاضل دوست کے استدلال کے بموجب اگر ناک اور پیشانی مرزا غلام احمد قادیانی کی جیسا کہ بیان کی جاتی ہے اسی قسم کی ہو جیسی کہ حدیث میں بیان ہو رہی ہے لیکن المهدی منی کا کیا جواب ہوسکتا ہے اور یملك سبع سنین کا کیا جواب ہوسکتا ہے۔

اور سنن ابوداؤد کی دوسری حدیث بھی سنئے

المهدی من عترتی و من ولد فاطمة (ابوداؤد۔حدیث نمبر۴۲۸۴)

بلحاظ اس حدیث کے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جو شخص قوم کا مغل ہو، وہ دعوی مہدی ہونے کا کرسکتا ہے ؟اس حدیث کی رو سے اور دوسری حدیثوں کے منشاء کے موافق بھی جن کو اوپر نقل کر چکا ہوں مہدی کا اولاد فاطمہ ہونا ضرور ہے۔

اور سنن ترمذی اور سنن ابوداؤد کی متفقہ متعدد حدیثیں ہیں جن میں زیادہ صراحت اس بات کی ہے کہ مہدی کس ملک سے ہوں گے۔ایک ان میں سے یہ ہے:

لا تذهب الدنیا حتی یملك العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی

(ابوداؤد۔ج۲ص۱۳۱)

فرمایا سرور عالم ﷺ نے دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت سے میرے۔موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

بلحاظ صحاح کی اس حدیث کے مہدی تو وہ ہوں گے جو عرب کے مالک ہوں گے کیا مرزا غلام احمد قادیانی ملک عرب کے مالک تھے۔نام میں تو کھینچ تان کر مواطات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن یملك العرب ،عرب کا مالک ہوگا۔سنئے!مرزا غلام احمد قادیانی کو کس طرح متعلق کیا جائے گا۔

میرے فاضل دوست تو وکیل ہیں، میں ان کی بحث کے لحاظ سے ایک مقدمہ پیش کرتا ہوں اور یہ کہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ آپ اس مقدمہ میں وکالت کر کے کامیاب کرا دیجئے تو میں معقول محنتانہ دوں گا، تو کیا وہ اس مقدمہ کو عدالت میں پیش کر کے کامیابی کی امید رکھ سکتے ہیں وہ مقدمہ یہ ہے:

زید جو دس لاکھ روپیہ کا مالک تھا، ایک وصیت نامہ لکھ کر مرا۔ وصیت نامہ میں یہ لکھا کہ میرے دس لاکھ روپیہ میں سے ایک لاکھ روپیہ محمد ولد عبداللہ، میرے بھانجہ کو دے دیئے جائیں۔

زید کے دو بھانجے ہیں۔ ایک محمد ولد عبداللہ۔ دوسرا غلام احمد ولد شیخ مرتضی۔

میں فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) سے کہتا ہوں کہ بروئے وصیت لاکھ روپیہ غلام احمد ولد شیخ مرتضی کو ملنے چاہییں اور محمد ولد عبداللہ کو نہ ملنے چاہییں کیونکہ وصیت کرنے والے کا منشاء یہ تھا کہ لاکھ روپیہ غلام احمد ولد شیخ مرتضی کو جو وہ بھی اس کا بھانجہ ہوتا دلایا جائے اور چونکہ محمد اور احمد میں مواطات ہے اور شیخ مرتضی اور عبداللہ میں بھی مواطات ہے اس لئے غلام احمد ولد شیخ مرتضی کی طرف سے آپ وکالت کیجئے اور لاکھ روپیہ وصول کیجئے تو آپ کو بھی دس ہزار روپیہ محنتانہ دیا جائے گا۔

تو کیا میرے فاضل دوست اس بحث کی بنا پر عدالت میں مقدمہ غلام احمد ولد شیخ مرتضی کی طرف سے پیش ہونے پر راضی ہو جائیں گے، اور ان کا ضمیر ان کو ایسا مقدمہ لینے پر مجبور کرے گا۔ اور کیا میرے دوست اس بحث کی بنا پر کامیابی کی امید رکھ سکتے ہیں۔ اور کیا عدالت ہائے انصاف میں ایسی بحثیں کامیاب ہوسکتی ہیں۔

اگر اس قسم کی بحثوں پر کامیابی کی امید نہیں ہوسکتی ہے، تو میں افسوس کے ساتھ فاضل دوست سے اس امر کے ظاہر کرنے پر مجبور ہوں کہ وہ اپنے نبی کی اس قسم کی بحثوں پر کبھی خدا کے پاس بھی کامیابی کی امید نہیں کر سکتے ہیں۔ اور اگر اس قسم کی بحث ان کے نبی نے ہی بتائی ہے اور خود انہوں نے اپنی طبیعت سے اس بحث مواطات کو چھیڑا ہے اور اس بحث کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح یا مہدی موعود مانا ہے تو ان پر لازم ہو جائے گا کہ وہ غور فرمائیں کہ جب ہماری ایسی بحث دنیا کی عدالتوں میں کامیاب نہیں ہوسکتی تو اس عادل ذو الجلال اور منصف حقیقی کی عدالت میں کیوں کر کامیاب ہوگی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے عالم دوست نے جس حدیث سنن ابوداؤد کے حوالہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی موعود ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے اس بناء پر کہ ان کی پیشانی ایسی تھی اور ان کی ناک ایسی تھی اور حدیث میں بھی مہدی موعود کی وہی علامات بیان کی گئی ہیں، تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی موعود ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اس بحث کی بنا پر میرے لائق دوست کو ایک اور مقدمہ دیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ اس مقدمہ میں کامیاب کرادیں گے یا اس مقدمہ کے لینے ہی سے قطعاً انکار کر دیں گے اور مقدمہ والے کو بے وقوف کہیں گے یا عقل مند؟

ایک شخص احمد فاروق کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت غفران مکان علیہ الرحمۃ نے یہ حکم صادر فرمایا تھا کہ ایک شخص سید احمد فاروق جو مالک ہوگا تعلقہ فیض آباد کا آئے تو دس لاکھ روپیہ دے دیئے جائیں، میں نے اس سے ایک ہیرا خریدا تھا، اور اس شخص کی پیشانی کشادہ اور کشیدہ بینی ہے اور جب وہ بات کرتا ہے تو رانوں پر ہاتھ مارا کرتا ہے۔ ایک شخص جس کا مشہور نام محمد عمر خان ہے میرے لائق دوست سے کہتا ہے کہ چونکہ سید احمد فاروق میں ہی ہوں، میری طرف سے دعوی رجوع کر کے روپیہ دلوا دیجئے۔

جب اس سے اعتراض ہو کہ تیرا نام محمد عمر خان ہے تجھے روپیہ کیوں کر ملے گا، تو وہ کہتا ہے کہ احمد اور لفظ محمد میں مواطات ہے، اور فاروق اور عمر میں بھی مواطات ہے۔ اور میری پیشانی کشادہ ہے اور کشیدہ بینی ہے گفتگو کرتے وقت رانوں پر ہاتھ بھی مارا کرتا ہوں، اس لئے سید احمد فاروق میں ہی ہوں۔

جب اس سے کہا گیا کہ تم پٹھان ہو، اور حکم شاہی میں سید احمد فاروق لکھا ہوا ہے۔ اور اس کا مالک تعلقہ فیض آباد ہونا بھی ضرور ہے۔ نہ تم سید ہو، نہ مالک تعلقہ ہو۔

ان اعتراضات کا تو وہ جواب نہیں دیتا لیکن حلیہ کی بنا پر اور نام کی مواطات پر وہ دعوی کرنا چاہتا ہے کیا میرے لائق دوست بلکہ برٹش انڈیا کوئی ایسا وکیل ہے کہ اس بحث کی بنا پر اس کو کامیاب کرادے یا کم از کم مقدمہ ہی رجوع کرے۔

اگر کوئی وکیل اس کو کامیاب نہیں کرا سکتا تو مرزا غلام احمد قادیانی کو کامیاب کرانے میں کس طرح وکالت کی جا سکتی ہے مہدی تو وہ ہوگا کہ جو جو سید ہو، اور اس کا نام محمد باپ کا نام عبداللہ ہوگا اور وہ مالک ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب کے ملک کا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نہ سید، نہ ان کا نام محمد، نہ باپ کا نام عبداللہ، نہ وہ مالک عرب کے ہوئے، اور نہ دوسری حدیثوں کی رو سے وہ مصداق مہدی موعود ہو سکتے ہیں، تو محض اس وجہ سے کہ کشادہ پیشانی اور کشیدہ بینی رکھتے ہیں اور رانوں پر ہاتھ مارا کرتے ہیں مہدی موعود ہو جائینگے، اور باقی الفاظ حدیث کے گاؤ خورد ہو جائیں گے۔

یہ تو اس قدر صاف بحث ہے کہ بچے بھی سمجھ جائیں گے، لیکن افسوس ہے کہ قادیانی حضرات کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اللہ تعالی ان کو اب سمجھنے کی توفیق دے۔ البتہ اس موقع پر ایک انگریزی مثال لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ

They said to the hen eat and do not scatter the corn about she replied I cannot leave off my habit.

یعنی مرغی سے کسی نے کہا کہ تو دانہ کھا مگر اس کو بکھیر نا مت۔ وہ بولی جناب میں تو اپنی عادت بدل نہیں سکتی۔

براہ کرم غور اور توجہ سے پڑھیئے اور انصافاً فرمایئے ہم امید نہیں کر سکتے کہ کسی کو مثل متذکرہ بالا کے زبان پر لانے کی بھی ضرورت ہوگی۔

ایک اور مثل مشہور ہے کہ ایک شخص کسی کی ملاقات کو گیا تو اس نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے۔ تو اس شخص نے کہا کہ میرا نام حاجی ہے، تو دوسرے شخص نے کہا کہ نہیں تو سگ (کتا) ہے۔ شخص اول الذکر نے حیرت سے پوچھا، جناب میں تو آدمی ہوں اور میرا نام حاجی ہے آپ مجھے (سگ) کس طرح کہتے ہیں۔ تو شخص ما بعد الذکر نے جواب دیا کہ حاجی اور چاچی کی شکل ایک ہے۔ چاچی کمان کو کہتے ہیں۔ کمان گمان کی ایک ہی شکل ہے۔ گمان شک کو کہتے ہیں۔ شک اور سگ کی شکل ایک ہے، اس لئے تم سگ ہو۔

شخص اول الذکر تقریر کو سن کر سخت متعجب ہوا۔ اس مواطات کی تشریح بالکل اسی طریقہ سے کی گئی ہے کہ انسان کو جس کا نام حاجی ہے دوسرے شخص نے سگ بنا دیا الفاظ کی اس تشریح اور تعبیر سے نہ آدمی کتا ہو سکتا ہے نہ مرزا قادیانی جن کا نام غلام احمد ولد غلام مرتضی ہے، محمد بن عبداللہ قرار پا سکتے ہیں۔

میرے فاضل دوست کا یہ اعتراض ہے کہ مہدی سوڈانی کا نام سید محمد اور ان کے باپ کا نام عبداللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ماں کا نام آمنہ تھا باوجود ان کے دعوی مہدی موعود کرنے کے، آپ نے ان کو کیوں مہدی موعود نہ مانا؟

اس سوال سے خود جواب حل ہو جاتا ہے یہی تو ہم لوگوں کا اعتراض ہے اور نہایت واجبی اعتراض ہے کہ حدیث شریف میں مہدی موعود کے مبعوث ہونے کا جو وقت بتلایا گیا ہے وہ وقت نہیں آیا تھا۔ ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے مہدی سوڈانی تو کیا اور کوئی بھی دعوی کرے تو ہم لوگ نہیں مان سکتے کیونکہ خدا کے فضل سے اب تک کروڑ ہا مسلمان اپنے سچے دین کے پکے پابند ہیں اور نہ دنیا میں ایسا ظلم و جور بھر گیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے، اور نہ ساری دنیا کو عدل و انصاف سے اس مہدی نے بھر دیا ہے۔ تو پھر کیوں کر ہم اندھوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر خلاف منشاء حدیث شریف کے کسی کو مہدی موعود سمجھ لیتے۔

صرف ایک ملک پر ترکوں کے متحدین نے ظلم کیا تو خدا کے فضل و کرم سے آپ نے دیکھ لیا کہ ترک مسلمانوں نے شمشیر بکف ہو کر ان مظالم کو دور کرا لیا۔ کسی مہدی موعود نے کیا یا مہدی کے کسی فرقہ نے کوئی مدد کی؟

اللہ تعالی کے فضل سے مسلمانوں میں اب تک اتنی طاقت ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم کا نتیجہ دکھلا سکتے ہیں۔ ترکی کے سوا دنیا کے مختلف حصص میں مسلمان اچھی حالت میں ہیں اور اپنے خدائے پاک وحدہ لاشریک لہ کی وحدانیت کے قائل ہیں اور اس کے احکام کو ادا کر رہے ہیں ہنوز وہ نوبت نہیں آئی کہ اسلام میں جور و ظلم بھر جائے اور مسلمانوں کے لئے پناہ کی جگہ تک نہ باقی ہو جیسا کہ حدیث کا منشاء ہے، تو پھر کیونکر مہدی موعود کا ظہور ہو سکتا ہے۔

میرے فاضل دوست کا یہ ارشاد کہ، عدل سے دنیا کو بھر دے گا، یہ صفت بعد رسول اکرم ﷺ کے بجز مرزا غلام احمد قادیانی کے آج تک کسی میں نہیں پائی گئی۔،

کسی طرح ماننے کے لائق نہیں۔ میرے عالم دوست تو مجھے فرماتے ہیں کہ کیا بتلا سکتے ہیں کہ کسی نے ظلم (ان الشرك لظلم عظيم) یعنی ابنیت عیسی کی تردید اس زور شور سے کی ہو۔، میں خود فاصل دوست سے سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ دنیا کے مختلف حصص چین، جاپان، روس، مصر، روم، اور ممالک افریقہ کی کون کون سی خبریں آپ کے پاس آیا کرتی ہیں کہ جس سے آپ یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوئے کہ ابنیت عیسی کی تردید مرزا غلام احمد قادیانی سے زیادہ زور شور کے ساتھ کسی نے نہیں کی۔ ہم ایک چار دیواری کے اندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہ کر سارے عالم کے چار بڑے براعظم ایشیاء، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے خواب کیوں کر دیکھ سکتے ہیں۔

چونکہ قادیان سے مرزا غلام احمد قادیانی نے آریوں کا یا عیسائیوں کا جواب لکھا، یا مناظرہ یا مباحثہ یا مباہلہ کیا، تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ساری دنیا کے تمام براعظم ایسے مباحثوں یا مناظروں سے خالی ہیں۔ ہاں یہ فرمائیے کہ ہمارے پاس ایسے ذرائع نہیں ہیں کہ ہم ساری دنیا کے براعظموں کے تمام چھوٹے بڑے شہروں کے مذہبی علماء کے مباحثوں سے واقف ہوں۔ ایک ملک چین کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو لیجئے۔ ملک چین میں آٹھ کروڑ مسلمانوں کی مردم شماری کا پتہ پیسہ اخبار میں آپ کو ملے گا جس نے بحوالہ تقریر وزیر چین کسی مضمون کی تردید میں لکھا ہے جو امریکہ سے شائع ہوئی تھی کہ مسلمانان چین کی مردم شماری آٹھ کروڑ ہے۔

پیسہ اخبار جو جون یا جولائی ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا ہے، اس میں میں نے خود دیکھا ہے کہ آٹھ کروڑ کی مردم شماری بتلائی گئی ہے۔ اور بتلائیے کہ وہاں کے مسلمان علماء سے اور چینی عالموں سے کیا کیا مباحثہ ہو رہے ہیں۔ ہم آپ کچھ نہیں بتلا سکتے، البتہ خبر تو اخباروں میں دیکھی تھی جس کو ایک سال بھی نہیں گزرا کہ نو لاکھ چینی مسلمان ہو گئے۔ نو لاکھ چینی مسلمان ہوئے ہوں یا کم، کیا بغیر علماء کی جان توڑ کوششوں کے ایک دم اتنے لوگ مشرف باسلام ہوئے ہوں گے۔ پھر ان علماء میں معلوم نہیں کہ کتنے عالم ایسے ہوں گے جن کی زبان میں لکنت ہوگی اور بات کرتے وقت رانوں پر ہاتھ مارا کرتے ہوں گے، اور ان کی پیشانی کشادہ اور بینی کشیدہ ہوگی، اور ممکن ہے کہ ان میں سید بھی ہوں، اور ان کے نام محمد بن عبداللہ ہوں، تو کیا وہ سب مہدی موعود کا دعویٰ کر بیٹھیں گے؟

ابھی تو ہم دنیا کے دوسرے براعظموں کے اسلامی حالات اور وہاں کے علماء کے شغل اور ان کی مذہبی خدمات سے واقف نہیں ہیں۔ معلوم نہیں کہ وہاں علماء کیا کیا خدمات انجام دے رہے ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آریہ سماجیوں سے بحثیں کیں اور ان کی تردید میں کتابیں تصنیف فرمائیں، یا ابنیت عیسیٰ کی تردید میں مناظرہ فرمایا، کتابیں لکھیں، یا ان کے فرقہ کے چند اصحاب مختلف مقامات پر بطور مشن کے کام کر رہے ہیں اور تبلیغ میں سعی وافر کام میں لا رہے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی موعود نہیں مانا جا سکتا۔

یہ امور ایسے ہیں کہ ایسے لوگ عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں گے لیکن یہ امور ایسے نہیں ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہدی ماننے کے لئے کافی ہوں۔ خصوصاً ایسے روشن زمانہ میں کہ دنیا کے مختلف حصص میں ہزاروں مساجد ہیں اور کروڑ ہا مسلمان اپنے مذہبی فرائض کو بآواز بلند انجام دے رہے ہیں تو مہدی موعود کے پیدا ہونے کا موقع ہی کیا تھا۔ مذہبی احکام بیان کر کے مرزا غلام احمد قادیانی عیسائیوں کا عیسائیوں کی تردید کرنا ثبوت مہدی ہونے کا نہیں ہے ایسے کام علماء بھی کیا کرتے ہیں۔

ایک حضرت خالدؓ بن ولید کے اس جنگ کے مقابلہ میں جو انہوں نے ہرقل شہنشاہ روم کی چار لاکھ عیسائی فوج سے کی تھی مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر بھر کی بحثیں جو عیسائیوں اور آریوں سے کی گئیں، کوئی وقعت نہیں رکھ سکتی۔ کیا حضرت سیف اللہ کی اس صلیبی جنگ سے میرے فاضل دوست انکار کر سکتے ہیں۔ ہرگز انکار نہ کریں گے۔ خلیفہ اول امیر المومنین حضرت صدیق اکبرؓ کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید نے باہان سپہ سالار روم سے جو مباحثے فرمائے اور جس زور کی دھواں دھار تقریر سے ابنیت عیسیٰ کی تردید فرمائی، اور ان کے عقیدہ تثلیث کے خلاف گفتگو فرمائی، کیا میرے فاضل دوست فرما سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کی عمر بھر کی کمائی بھی اس کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

چار لاکھ صلیبیں شہنشاہ ہرقل کے حکم سے افواج میں تقسیم ہوئیں اور ان صلیبوں کو لے کر عیسائی فوج نے اسلامی فوج کا مقابلہ کیا تھا۔ اور حضرت خالدؓ بن ولید اور دیگر مجاہدین اسلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بموجب

و اخرجوهم من حيث اخرجوكم (البقرة : ۱۹۱)

و قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة (التوبه : ۳۶)

(یعنی نکالو ان لوگوں کو وہاں سے جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا۔ اور لڑو تمام مشرکین سے جس طرح کہ وہ تم سے لڑتے ہیں) عیسائی فوج کا مقابلہ ایسی بہادری سے کیا کہ فی الواقع صلیبوں کی جن کی تعداد دو لاکھ چالیس ہزار بیان کی گئی ہے دھجیاں اڑا دیں جن کو عیسائی فوجی شہنشاہ ہرقل کے حکم سے اپنے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے۔ اور ایک بڑا صلیبی علم چھین کر اس کے پرخچے اڑا دیئے۔

اس کو کہتے ہیں صلیبوں کے پرخچے اڑانا۔ ایسی جنگوں کو جو خالص اسلامی جنگ تھی اور جس کی غرض یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب یا تو جزیہ دیں یا مذہب اسلام قبول کریں اور صلیبوں کو خیر باد کہہ کر تثلیث اور ابنیت عیسی کے خیال کو دماغوں سے دور کریں، یہ کہا جائے کہ ابنیت عیسی کی تردید زور شور سے کی گئی تو مضائقہ نہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت ایسے الفاظ کہنا، جنھوں نے ایک واعظ کی حیثیت سے بڑھ کر کوئی کام نہیں کیا، کسی طرح سے درست نہیں ہوسکتا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ پیر من خس است اعتقاد من بس است، تو اس کا تو کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔ آپ انصافاً فرمائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ساری عمر کے مناظرہ یا مباحثہ اس کے مقابلہ میں کچھ قدر اور قیمت رکھتے ہیں۔ یہ کہہ دینا تو آسان ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کسی نے آج تک عیسائیوں کی تردید اس زور شور سے نہیں کی۔ پھر کہوں گا، ابر کا ٹکڑا ہرگز آفتاب کی روشنی کو نہیں روک سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نسبتاً کچھ نہیں کیا۔

اگر میں ایک ایک واقعہ صرف حضرت خالدؓ بن ولید سیف اللہ کا فقط صلیبی جنگوں کے متعلق تحریر کروں اور ان کی تقریروں کا ذکر کروں جو ابنیت عیسی کی تردید میں کی گئیں، تو مضمون بہت بڑھ جائے گا اور دوسرے تاریخی واقعات جو صرف عیسائی عقاید کی تردید اور صلیب کے بطلان میں حضرت خالد بن ولید سیف اللہ نے فرمائے لکھوں تو کئی ورق بھر جائیں گے، تو پھر دوسرے واقعات صلیبی کے بیان کی گنجائش کہاں سے اس چھوٹی سی کتاب میں نکل سکتی ہے؟ اگر آئندہ ضرورت ہوئی تو میں تاریخی واقعات تفصیل سے لکھ کر بتلاؤں گا کہ جن فدایان اسلام نے فی الحقیقت لاکھوں صلیبوں کے پرخچے اڑائے انہوں نے تو دعوی نہیں کیا کہ ہم نے صلیبوں کے پرخچے اڑا ڈالے، تو وائے بہر حال مرزا غلام احمد قادیانی کے جنہوں نے صرف زبانی جمع خرچ پنجاب کی چاردیواری کے اندر کیا اور قادیانی حضرات اس کی نسبت یہ فرمائیں کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کسی نے ابنیت عیسی کی تردید آج تک ایسی نہیں کی اور تمام تاریخی واقعات پر پردہ ڈالیں۔

محاربات صلیبی کے متعلق میں نہایت مختصر طور پر کچھ لکھتا ہوں اس کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلے دسویں صدی عیسی کے آخر میں مسلمانوں سے جنگ کرنے کا خیال پاپائے روم سلوسٹر ثانی کو ہوا۔ جس نے عام گرجا کے نام ایک خط لکھا کہ یروشلم کو تباہی سے بچایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ایک عیسائی شہنشاہ نے پوپ گریگوری ہفتم کو ۱۰۷۳ء میں بڑے ادب سے خط لکھا۔ گریگوری نے تمام عیسائی بادشاہوں کے نام متعدد خطوط لکھے کہ مسلمانوں کے خلاف سب متفق ہو کر ہتھیار اٹھائیں۔

تمام عیسائی سلطنتوں میں تیاریاں اور مشورے سے ہوتے رہے۔ بالآخر ۱۵۔ اگست ۱۰۹۶ء میں بڑے بڑے سپہ سالاروں کی ماتحتی میں عیسائی فوجیں میدان ہائے... میں پہنچیں۔ بالآخر میدان ہائے (ایشیاء) یہ فوجیں جمع ہوئیں تو ان کی تعداد سات لاکھ تھی۔

اب یہاں سے عیسائیوں کے حملے شروع ہوئے اور مسلمانوں سے مقابلہ رہا۔ بالآخر سلطان صلاح الدینؒ نے عیسائیوں کے چھکے چھڑا دیئے۔

اور یہ جنگ خاص اسلام سے عیسائی بادشاہوں نے کی تھی جو صلیبی جنگ ہائے عظیم کے نام سے مشہور ہے۔ سال ہا سال کے معرکوں میں ہزرہا مسلمانوں کو زخمی اور لاکھوں کو شہید ہونا پڑا۔ تاریخ میں ایک روز کا ذکر ہے:

کل صلیبی فوجیں جب شہر میں داخل ہو گئیں قتل؛ عام شروع ہو گیا۔ مسلمان سڑکوں پر ملے، یا مکانوں میں، ہر جگہ تہ تیغ کیے گئے۔ مسجد، مینار، محلات، سب مسمار کر دیئے گئے۔ سوائے مرنے والوں کی چیخ و پکار اور نالہ وزاری کی آواز کے اور کوئی آواز نہ تھی۔ عیسائی فوج لاشوں کو روندتی جاتی تھی۔ بلا مبالغہ خون کا وہ سیلاب شوارع عام اور سڑکوں پر جاری تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جلو خانے کے نیچے صحن ایوان اور مسجد جامع کے صحن میں گھوڑوں کے گھٹنوں اور لگاموں کے برابر خون ہی خون بھرا تھا۔

میرے لائق دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) غور فرمائیں کہ صرف ایک روز کی لڑائی کا یہ حال ہے۔ کس قدر مسلمان شہید ہوئے ہوں گے جب اس قدر خون ہو گا کہ گھوڑوں کی لگاموں اور گھٹنوں تک آتا تھا۔ کیا یہ سب مسلمان اور سلطان صلاح الدین ملک گیری کے لئے تھوڑا ہی لڑے تھے؟

یہ لڑائی صلیب کی تھی اور جب تمام بادشاہان یورپ نے اتفاق کر کے اسلام کی بیخ اکھاڑ کر پھینکنا چاہا تو سلطان صلاح الدین ایوبی کی غیرت نے یہ بات گوارہ نہ کی کہ اسلام یوں بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ نتیجہ کیا ہوا۔ باوصف اس قدر مسلمانوں کی شہادت کے مسلمانوں نے وہ مقدس صلیب بھی عیسائیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے چھین لی جسکی نسبت عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ یہ اصلی صلیب وہ ہے جس پر حضرت عیسیٰ مصلوب ہوئے تھے۔

یہ تھیں صلیبی لڑائیاں، جن کے پڑھنے سے آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں کہ اسلام کا جھنڈا قائم رکھنے اور صلیب کی دھجیاں اڑا دینے کیلئے بہادران اسلام کیا کیا کارنامہ چھوڑ گئے ہیں۔ اور ہمارے فاضل دوست مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نے اس زور سے عیسائیوں کا مقابلہ نہیں۔

میں خیال کرتا ہوں کہ میرے دوست کا یہ تجاہل عارفانہ تھا۔ پڑھے لکھے لوگوں میں کون ایسا شخص ہے جو مسلمانوں کے ان جنگ ہائے عظیم سے واقف نہیں۔ اکمل العلماء عالی جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ حال رکن مجلس عالیہ عدالت نے جو تاریخ خلافت اندلس کے نام سے تحریر فرمائی ہے، اس کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں نے عیسائی صلیبوں کا کیا حال کیا۔ اور مسلمانوں نے کس طرح صلیبوں کی دھجیاں اڑائیں۔ اور کیسے کیسے مقابلہ عیسائی افواج سے کر کے اسلام کا جھنڈا گاڑا اور آٹھ سو سال تک اسلامی جھنڈا ملک اسپین میں لہراتا رہا۔

باوصف اس کے ان مسلمانوں نے بھی ایسا دعویٰ نہیں کیا جیسا کہ میرے دوست نے لکھا ہے۔ تاریخ جاننے والوں پر یہ امر بھی مخفی نہیں کہ بزرگان دین نے اشاعت اسلام میں کیسی جان توڑ کوششیں کیں۔ مشرکوں سے اور کفار سے کیسی کیسی بحثیں فرمائیں۔ اور کیسے کیسے مناظرہ اور مباحثہ فرمائے۔ ان تاریخی واقعات کو یہاں بیان کر کے میں مضمون کو بڑھانا نہیں چاہتا، لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ صرف ایک کتاب موسومہ علماء سلف مولفہ افضل العلماء نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا مولوی محمد حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی کو ملاحظہ فرمایا جائے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ علماء نے بھی دین کی کیسی خدمتیں فرمائی ہیں۔

یہ دعویٰ میرے لائق دوست کا آنحضرت ﷺ کے بعد آج تک بجز مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی میں یہ بات نہیں پائی گئی کہ ابنیت عیسیٰ کی تردید اس زور کے ساتھ کی ہو، بلا ثبوت ہے۔

اور چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے زور شور کے ساتھ تردید فرمائی ہے لہذا میرے فاضل دوست فرماتے ہیں کہ حدیث میں جو الفاظ ہیں کہ دنیا کو عدل سے بھر دے گا یہ صفت اسی تردید کی وجہ سے خاص طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی سے متعلق ہوتی ہے گویا نصاری کی تردید کرنا دنیا کو عدل سے بھر دینا اور اس سے حدیث کا منشاء پورا ہو جاتا ہے بنابراں ہم کو لازم ہے کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو بے چون و چرا مہدی تسلیم کرلیں۔

میں اس کے جواب میں اس موقع پر صرف اس قدر بیان کروں گا کہ جو مطلب میرے فاضل دوست نے لیا ہے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ نصاری سے بحث مباحثہ کرنے سے یہ کیوں کر سمجھا جائے گا کہ دنیا کو مرزا غلام احمد قادیانی نے عدل سے بھر دیا۔

اگر صرف قادیان پر یا پنجاب پر دنیا کی تعریف صادق آتی ہے جہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے نصاری سے مناظرہ فرمایا، تو یہ اور بات ہے لیکن مرزا غلام احمد مباحثہ یا مناظرہ کے لئے پنجاب کے دو چار شہروں کے سوا اور کہیں نہیں گئے۔ دنیا میں ممالک ایشیاء یورپ افریقہ امریکہ کیسے بڑے بڑے براعظم میں ان ممالک کی صورت تک انہوں نے نہیں دیکھی، تو پھر کیوں کر یہ دعوی صحیح ہو سکتا ہے کہ دنیا کو انہوں نے عدل سے بھر دیا۔ یہ تو وہی مثل ہے کہ کنویں کا مینڈک جو کبھی اس کنویں سے باہر نہیں گیا اسی کنویں کو دنیا سمجھتا ہے۔ اسی طرح مرزا غلام احمد کا دعوی ہے کہ وہ قادیان میں یا پنجاب کے دو چار شہروں میں چند پادریوں یا آریہ سماج کے پنڈتوں سے مباحثہ کر کے یہ خیال کرتے ہیں کہ میں نے دنیا کو عدل سے بھر دیا۔

میرے لائق دوست کا یہ بیان کہ مسیح کے متعلق احادیث میں یکسر الصلیب آیا ہے اور علامہ ابن حجر نے اس کے معنی یبطل النصرانیة بالحجج و البراهین کئے ہیں، چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مذہب نصاری کی دھجیاں اڑا دیں اس لئے ان کو مسیح ماننے میں کوئی شک نہیں رہتا، اس لئے صحیح نہیں ہے کہ مسیح سے مسیح ابن مریم مراد ہیں جس کو میں آئندہ تفصیل سے عرض کروں گا کہ جس حدیث کا میرے فاضل دوست نے حوالہ دے کر یکسر الصلیب پر زور دیا ہے وہ حدیث ترمذی کی ہے، اور اس میں صاف الفاظ ان ینزل فیکم ابن مریم درج ہے۔ بحث کا یہ بالکل نرالہ طریقہ ہوگا کہ جو فقرہ اپنے مفید مطلب سمجھیں اس کو معرض بحث میں لایا جائے، اور جو فقرہ خلاف مطلب ہو اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔

حدیث محولہ میں جب کہ مسیح کے ساتھ ابن مریم کا لفظ ہے تو میرے دوست اس لفظ مسیح سے مرزا غلام احمد قادیانی کیوں کر مراد لے سکتے ہیں۔ ہاں اگر وہ ابن مریم ہوتے تو میرے فاضل دوست کی بحث صحیح ہو جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔اگر علامہ ابن حجر نے یکسر الصلیب کے یہ معنی لئے ہیں کہ دین نصرانی کو حجت اور دلائل سے باطل کردینا تو ابن حجر کی یہ رائے محض استدلال کے طور پر ہے اور ان کی یہ ذاتی رائے ہے یکسر الصلیب بصیغہ مستقبل حدیث میں آیا ہے اور کسر کے معنی توڑنے اور شکست کرنے کے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے کہاں کی صلیب توڑی؟ البتہ حضرت مسیح جب نازل ہوں گے تو محض تقریر سے ہی کام نہ لیں گے بلکہ صلیب کو عملاً توڑ ڈالیں گے۔

کتاب کنز العمال اور کتاب حلیہ ابونعیم میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب حرم کعبہ میں میری ذریت سے ایک شخص ظاہر ہوگا محمد نام ابوالقاسم کنیت مہدی لقب اس کے زمانے میں حضرت عیسی آسمان سے اتر ینگے مہدی امام بنیں گے اور حضرت عیسی انکے مقتدی بنیں گے۔

اگر ان مضامین پر نظر ڈالئے تو یہ اعتراض بھی ہوسکتا ہے کہ حرم کعبہ میں مہدی کا ہونا ضرور ہے۔ ایسے زمانہ میں جب کہ قیامت قریب ہو صحیح مسلم میں یہاں تک لکھا ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک اہل قریش سے بارہ شخص خلیفہ نہ ہولیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ قریش سے بارہ شخص خلیفہ ہوگئے؟ جب نہیں ہوئے تو ہنوز قیامت کا وقت نہیں آیا جب وقت قیامت کا نہیں آیا تو بعثت موعود ناممکن۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی کیوں کر دعوی مہدی ہونے کا کرسکتے تھے۔

انگریزی مثل مشہور ہے کہ جب تک ابر نمودار نہ ہو بارش نہیں ہوتی۔ قیامت کے آثار ہی نہیں تو مہدی کیسے آسکتے ہیں۔

مہدی موعود کے دعوی کرنے والوں میں ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہی نہ تھے بلکہ ان سے پہلے بھی بہت سے دعوے ہوئے۔ ایک مہدی سوڈانی جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان سے پہلے ایک صاحب سید محمد جونپور میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بھی دعوی فرمایا۔ چنانچہ ہمارے اس شہر میں ہزار ہا ان کے ماننے والے مہدی پٹھانوں کے نام سے مشہور اور موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے حضرت محمد حنفیہ ابن علی نے یہ دلیل پیش فرمائی کہ محمد تو میرا نام ہے اور کنیت ابوالقاسم میں اختیار کر چکا ہوں اور امام مظلوم شہید کے دشمنوں سے تلوار ہاتھ میں لے کر لڑا، اور بدلہ لے چکا ہوں۔

حضرت محمد حنفیہ کو ان کے گروہ کے لوگوں نے عرصہ تک یہ شہرت دی تھی کہ حضرت ممدوح مہدی موعود ہیں۔

حضرات شیعہ کے اقوال اس مسئلہ میں مختلف ہیں۔فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ بارھویں امام محمد بن حسن کنیت ابوالقاسم القاب مہدی یہی مہدی موعود ہیں، دشمنوں کے خوف سے غائب ہو گئے ہیں، مرے نہیں پھر ظاہر ہوں گے، اور زمین کو عدل سے بھر دیں گے۔

فرقہ قرامط کہتا ہے کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر اپنے باپ کی وصیت کی رو سے امام ہیں اور یہی مہدی ہیں۔اور نہیں مرے بلکہ زندہ ہیں۔

باقریوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت امام باقر مہدی منتظر ہیں جو نہیں مرے بلکہ زندہ ہیں۔

اور بہت فرقہ ہیں۔ان کے عقائد مختلف ہیں اس موقع پر اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

تفسیر کواشی میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے اعداد پورے ہو جائیں گے تو مہدی کا خروج ہوگا۔

اس میں لامکرر نہ پڑھا جائے تو سات سو چھیاسی عدد نکلتے ہیں اور لا کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں مکرر پڑھا جائے تو اعداد گیارہ سو چھیاسی شمار ہوتے ہیں اور یہ زمانہ مہدی کے خروج کا بتلایا گا ہے۔ چنانچہ اس قول کو حضرت محی الدین ابن عربی شیخ اکبر نے دو شعروں میں لکھا ہے

اذا فقد الزمان علی حروف
ببسم اللہ فالمہدی قاما
و زورات الخروج عقیب صوم
الا بلغہ من عندی سلاما

واضح ہو کہ یہ سب اقوال ان احادیث کے خلاف ہیں جن کا اندراج ہم نے اوپر کیا ہے۔احادیث کے منشاء کے موافق مہدی کا خروج اس وقت ہونا چاہیے جب کہ دنیا میں جور و ظلم بھر گیا ہو، تا کہ مہدی موعود

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خروج کر کے دنیا میں بجائے جور وظلم کے عدل سے بھر دیں۔ پس وہ زمانہ ہنوز نہیں آیا جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کر دیا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوی کہ میں مہدی موعود ہوں کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

اگر سنن ترمذی شریف مطبوعہ اصح المطابع لکھنو مطبوعہ ۱۳۱۶ھ کے صفحہ ۳۲۵ باب ما جاء فی فتنة الدجال کے تحت صفحہ ۲۶ تک ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت طویل حدیثیں ہیں جن میں دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول وغیرہ کے متعلق حالات درج ہیں۔ اوران حدیثوں میں حضرت عیسی ابن مریم کو مسیح کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں دنیا کی کیا حالت ہوگی۔

بخوف طوالت ہم نے ان کل حدیثوں کو یہاں نقل نہیں کیا۔ پس یہی وجہ تھی کہ مسیح موعود کے ظاہر ہونے کا زمانہ نہیں تھا اور قبل از وقت دعوی کئے گئے تھے اس لئے ہم نے ان دعووں کو نہیں تسلیم کیا جو اس زمانہ سے قبل بعض حضرات نے کئے تھے۔

سوال نمبر دس کے جواب میں میرے دوست (مولوی عبدالعلی) فرماتے ہیں کہ

راوی کو شک ہے۔ خود راوی نے کہا ہے رجل منی او من اهل بیتی بلکہ بعض اسی پایہ کی حدیثوں میں امتی کا لفظ آیا ہے۔

یہ بیان تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں نے چار حدیثوں کا حوالہ دیا ہے۔ البتہ ان میں ایک حدیث میں او من اهل بیتی لکھا ہے لیکن دوسری حدیثوں میں صاف یہ الفاظ ہیں

المهدی من عترتی ومن اولاد فاطمة رجلا من عترتی واهل بیتی

ان سب حدیثوں کو ملا کر اس کا مطلب دیکھا جائے جس میں رجلا منی او من اهل بیتی ہے تو صاف طور پر میرے لائق دوست کے اعتراض کی تردید ہو جاتی ہے۔ صاف الفاظ کو نظر انداز کر کے یہ بیان کرنا کہ راوی کو خود شبہ ہے کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر ایک حدیث پر آپ کو شبہ ہے تو دوسری متعدد حدیثوں پر آپ کیا شبہ کریں گے؟ اس میں تو کوئی لفظ آپ کی تائید نہیں کرتا۔

آپ کے اعتراض کے لحاظ سے بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ مہدی کا منی او من اهل بیتی میں داخل ہونا ضرور ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نہ منی میں نہ اهل بیتی میں داخل ہو سکتے ہیں، تو پھر خواہ مخواہ مہدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن بیٹھنا کیا معنی۔

میرے دوست کا یہ بیان کہ بعض حدیثوں میں جو صحاح کی ہم پایہ ہیں من امتی لکھا گیا ہے، بالکل درست نہیں۔ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ صحاح کی کسی حدیث میں یہ لفظ نہیں۔ نہ معلوم کس طرح میرے دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) نے ایسا لکھ دیا کہ جس کا حوالہ تک نہیں دیا گیا۔

کیا مہدی اور مسیح ایک ہیں

میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی) کا یہ ادعا کہ مہدی موعود اور مسیح موعود ایک ہی ہیں، اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود بھی تھے، ابن ماجہ کی ایک حدیث پر مبنی معلوم ہوتا ہے یعنی لا مھدی الا عیسی ابن مریم۔

اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ مہدی اور عیسی جدا جدا نہیں ہیں اور اس کے متعلق یہ مثالیں دی ہیں کہ بلحاظ صفات کے ایک شخص کے مختلف نام ہو سکتے ہیں، جیسے شجاعت کے اعتبار سے رستم دوراں اور سخاوت کے اعتبار سے حاتم زمان ایک ہی شخص کی نسبت کہا جا سکتا ہے۔

پہلے تو یہ کہ سنن ابن ماجہ نے حدیث ابی امامہ میں اس کی تصریح کر دی ہے اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود اور مسیح موعود جدا ہیں۔ مہدی اور ہیں اور مسیح اور۔

دوسرے علامہ زرقانی نے لا مھدی الا عیسی کی تردید کی ہے۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ کوئی اختلاف اس حدیث سے نہیں، تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ ہمارے عالم دوست کے استدلال کے بموجب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کوئی علیحدہ نہیں ہیں، عیسی ہی مہدی ہیں تو وہ کون سا عیسی آیا۔ وہ عیسی جو لفظ عیسی کے نام سے قرآن مجید میں بارہا نام لیا گیا ہے یعنی عیسی بن مریم یا کوئی اور عیسی؟

ہمارے دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) اس سے تو انکار نہیں کریں گے کہ عیسی کے لفظ سے قرآن شریف میں اور امتیان حضرت محمد ﷺ میں تیرہ سو سال سے حضرت عیسی ابن مریم مراد لئے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر مہدی اور عیسی ایک ہی شخص ہے، تو حضرت عیسی ہی مہدی ہیں تو مہدی کوئی جدا شخص نہ ہوں گے۔لیکن بحث کا یہ کون سا طریقہ ہے کہ ہمارے فاضل دوست اپنے مطلب کی حد تک نتیجہ نکالنے میں مہدی اور عیسی جدا نہیں ابن ماجہ کی حدیث استدلال میں پیش فرماتے ہیں اور یہ مطلب اس غرض سے نکالا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی دونوں لقب مہدی اور عیسی سے منسوب ہوسکیں، مگر اس امر میں اختلاف کرتے ہیں کہ حضرت عیسی زمین پر پھر آئیں گے۔اس لئے حضرت عیسی کے زمین پر پھر آنے کا مسئلہ صحیح مان لیں تو مرزا غلام احمد مسیح موعود ہونے کا دعوی نہیں کر سکتے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی آسمان سے نہیں آئے اور نہ وہ عیسی بن مریم ہیں۔

محض اپنے آپ کو مسیح ثابت کرنے کے لئے ایسے صاف مسئلہ سے وہ اختلاف فرماتے ہیں اور ابن ماجہ کی حدیث سے مرزا غلام احمد قادیانی جو استدلال فرماتے رہے وہ خود ان کے قول کی تردید کرتی ہے کیونکہ عیسی بن مریم ہی مہدی ہوں گے کوئی جدا نہیں۔اس سے بھی نتیجہ یہی نکلا کہ مہدی کا لقب حضرت عیسی اختیار کریں گے۔مرزا غلام احمد قادیانی تو کسی طرح سے اس کی رو سے مہدی نہیں کہلا سکتے۔

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی، سنن ابن ماجہ کی جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں اس میں لفظ ابن مریم صاف لکھا ہوا ہے۔پس اگر عیسی اور مہدی ایک ہیں جدا نہیں، تو حضرت عیسی ابن مریم مہدی ہوں گے نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

مرزا قادیانی اپنا یہ مطلب نکالنے کے لئے کہ مہدی اور عیسی ایک ہی شخص کا نام ہے، سنن ابن ماجہ کی حدیث کو سند کے طور پر پیش فرماتے ہیں لیکن اس غرض کے لئے وہ کون عیسی ہیں جو مہدی کا لقب اختیار کریں گے، یہ بات قبول نہیں فرماتے کہ وہ عیسی بن مریم ہوں گے۔کیونکہ اس کو مان لیں تو ان کے دعوی کی تردید ہو جاتی ہے۔اور یہ کوئی طریقہ بحث کا نہیں ہے کہ دن کو دن تو کہیں، مگر اس بات کو قبول نہیں فرماتے کہ آفتاب بھی نمایاں ہوگا۔اگر بغیر آفتاب نکلنے کے بغیر دن کا اطلاق ہوسکتا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی بھی صحیح ہے۔

لفظ عیسی کے زبان سے نکلتے ہی، گو اس کے ساتھ ابن مریم کا لفظ نہ کہا جائے، ساری دنیا کا خیال حضرت عیسی ابن مریم کی طرف منتقل ہوتا ہے۔اسی کو منطق میں دلالت وضعی اور دلالت مطابقی کہتے ہیں کہ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ جس غرض کے لئے وضع کیا گیا ہے اس لفظ کے زبان سے نکلتے ہی سامع کا ذہن لفظ موضوع کی طرف منتقل ہو جائے۔ جیسے ہمارے ملک (حیدر آباد دکن) میں لفظ اعلیٰ حضرت یا حضور سے بادشاہ وقت مراد لئے جاتے ہیں ۔اگر کوئی کہے کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا، یا حضور تشریف لائے ،توان الفاظ اعلیٰ حضرت یا حضور کے زبان سے نکلتے ہی سامع کا ذہن فوراً ہمارے آقا شہر یار دکن کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

لفظ اعلیٰ حضرت یا حضور کے ساتھ بادشاہ ملک دکن کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح لفظ عیسیٰ زبان سے نکلا اور سامع کا ذہن حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرف منتقل ہوا

اب فرمائیں کہ صحاح کی حدیثوں میں جو لفظ عیسیٰ کا آیا ہے اس سے کیا عیسیٰ علیہ السلام مراد نہیں ہیں ؟ اگر بقول مرزا غلام احمد قادیانی کے مہدی اور عیسیٰ ایک ہی ہیں ،تو مرزا غلام احمد قادیانی پھر مہدی کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے

لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنا فیقول لا ۔ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله لهذه الامة (یعنی میری امت میں ایک گروہ کو زوال نہ ہوگا جو حق کے واسطے حق پر لڑے گا اور قیامت تک مدد دے گا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ امیر امت کا (مہدی) اس گروہ کے کہے گا کہ آئیں نماز پڑھائیں ،تو حضرت عیسیٰ فرمائیں گے نہیں ،بعضے تم میں سے بعضوں پر امیر ہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے)۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے حضرت عیسیٰ بن مریم اور ہیں اور امیر یعنی مہدی اور ہیں۔

حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ سے خواہش کریں گے کہ آپ نماز پڑھائیں اور حضرت عیسیٰ بلحاظ عظمت امت محمدی امامت سے انکار فرمائیں گے۔ اگر حضرت عیسیٰ اور مہدی جدا جدا نہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نہ نکلتے۔

اس صاف حدیث کے بعد میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) لا مهدی الا عیسی کا مطلب خود سمجھ لیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو نہ مہدی قرار پا سکتے ہیں نہ عیسیٰ ، کیونکہ مہدی ہوتے تو ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانے میں حضرت عیسیٰ نازل ہوتے۔عیسیٰ مسیح ہونے کا تو ان کو خود دعویٰ نہ تھا۔پس وہ کسی طرح سے دعوی مہدی ہونے کا نہیں کر سکتے۔

ان ہی کے قول کے بموجب اور حسب منشاء حدیث ابن ماجہ اگر مہدی موعود ہونے کا ادعا حضرت عیسیٰ کریں تو صحیح ہو سکتا ہے۔مرزا قادیانی کو لا مھدی الا عیسی سے کیا فائدہ۔اس حدیث سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ

ایک گروہ کو زوال نہ ہوگا۔حق کے واسطے مدد دے گا۔

اوراس کے بعد آنحضرتﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ نازل ہوں گے۔

گروہ سے مراد حضرت مہدی موعود کا گروہ ہے پہلے مہدی قبل وقوع قیامت کے حق کے لئے لڑتے رہیں گے اس کے بعد حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اوراس گروہ کے امیر یعنی مہدی فرمائیں گے کہ آپ نماز پڑھائیں۔

حدیث کی تمام عبارت کو پڑھنے سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مہدی اور حضرت عیسیٰ دونوں قیامت سے پہلے آئیں گے۔اور مہدی معہ اپنے گروہ کے قیامت تک مدد دیں گے۔مرزا غلام احمد قادیانی اگر وہی مہدی ہوتے تو قیامت تک زندہ رہ کر مدد دیتے۔وہ تو قیامت کے آثار سے پہلے پیدا ہوئے اور رخصت بھی ہو گئے تو پھر وہ مہدی تو ہرگز نہیں قرار دیئے جا سکتے جن کی نسبت حدیث میں مرقوم ہے کہ قیامت تک مدد دیں گے اور جو حضرت عیسیٰ سے کہیں گے کہ آئیں نماز پڑھائیں۔

اس موقع پر ایک واجبی اعتراض ہمارا یہ بھی ہے کہ

مرزا غلام احمد قادیانی اگر مسیح موعود مان لئے گئے تھے تو ان کے نام کے ساتھ تعظیماً وہی لفظ بولنا چاہیے تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قادیانیوں کے باپ دادا اور ہمارے باپ دادا استعمال کرتے چلے آئے ہیں یعنی علیہ السلام، اور یہ جملہ انبیاء کرام کے لئے مستعمل ہے۔البتہ آنحضرتﷺ کی نسبت کہ سرور انبیاء ہیں حسب ارشاد باری صلوا علیه و سلموا تسلیما ایک خاص جملہ علیه الصلوة و السلا م ساڑھے تیرہ سو سال سے مسلمانان ہر فرقہ استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔مگر افسوس اور صد ہزار افسوس کہ جو جملہ خاص آنحضرتﷺ کی شان کے شایان تھا وہ جملہ مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے قادیانی حضرات کی محبت کا پتہ چلتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے۔ اگر حضرت عیسی علیہ السلام ہی کا پتہ ان مرزا غلام احمد قادیانی کو دیا گیا تھا تو وہی تعظیمی الفاظ جو حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے مخصوص تھے استعمال کئے جاتے۔ یہ کیا رنجدہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ سرور عالم کا خاص تعظیمی جملہ درود مرزا قادیانی کے نام کے ساتھ چپاں کر کے فرق امتیازی کو اٹھا دینے یا مساوی کرنیکی کوشش کی جاتی ہے۔

دنیا میں جو اعلی حکومت کار ہیں ان کے لئے بھی خاص الفاظ ہز امپیریل میجسٹی، ہز مجسٹی، ہز رائل ہائی نس، ہز اگزالٹڈ ہائی نس۔ ہز ہائی نس اسی طرح امیر وزیر نواب شاہ شہنشاہ ہز اکسی لینسی اعلی قدر مراتب استعمال کئے جاتے ہیں۔ جس کے لئے جو تعظیمی جملہ مقرر کر لیا گیا ہے اس کے نام کے ساتھ وہی جملہ بولا جائے گا۔ اگر کوئی شخص اس کے خلاف کہے، تو اس کو جاہل یا بے وقوف یا پاگل کہیں گے۔ مثلاً کوئی شخص نواب صاحب رام پور کو ہز میجسٹی کہیں، تو آپ اس کو ضرور جاہل کہیں گے۔ اسی طرح اگر غلام احمد قادیانی کو علیہ الصلوۃ والسلام کہیں تو قادیانیوں کو ہم کیا کہیں؟ آپ ہی انصاف فرمائیے۔

غنیمت کہ قادیانیوں نے علیہ الصلوۃ والسلام پر اکتفا کیا۔ اگر ان کو حضرت اقدس مرزا صاحب جل جلالہ وجل شانہ فرماتے تو انڈیا کے مسلمان ان قادیانیوں کا کیا کر لیتے جو مرزا غلام احمد قادیانی کو اقدس افضل التفضیل کے مرتبہ میں تولا چکے تھے۔ اس کے آگے شائد اور کوئی درجہ باقی نہ تھا، ورنہ اس سے بھی درگذر نہ کرتے۔ تو پھر اس بات کا کیا تعجب ہے کہ ان کو مہدی اور مسیح دونوں بنائیں۔ واہ مرزا قادیانی

وصف مہدی دم عیسی رخ زیبا داری
آنچہ دو سہ ہمہ دارند تو تنہا داری

میرے دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) کا یہ قول کہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مہدی بھی ہیں اور مسیح بھی۔ اور بلحاظ ہدایت مسلمانوں کے مہدی اور بلحاظ اصلاح نصاری المسیح کے اسم سے موسوم ہوئے، اور یہ لفظ بطور استعارہ کے ہے، اور اس لئے آپ نے بغرض تفہیم مثیل مسیح کے لفظ کو اختیار کیا ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ مسیح محمدی اور ہے جس کے بعثت کا امت کو انتظار ہے اور مسیح ناصری اور جو بنی اسرائیل کے نبی تھے اور وہ وفات پا چکے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح نہیں ہوسکتا۔ یہ استدلال بھی کسی حدیث پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالی کے ارشاد کے خلاف مسیح کا لقب اختیار کیا۔ اللہ تعالی نے مسیح کا لقب جس کو دیا ہے، اسکا حال اللہ تعالی کے اس ارشاد سے معلوم ہوگا

انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ (النساء:۱۷۱)

اس آیت شریف سے ثابت ہے کہ مسیح کا لقب اللہ تعالی نے خاص حضرت عیسی، مریم کے بیٹے کو دیا ہے۔ اللہ کے حکم کے خلاف مرزا غلام احمد قادیانی اگر مسیح کا لقب اختیار کرلیں تو یہ ان کا ذاتی فعل ہے۔ اس سے وہ فی الواقع مسیح نہیں ہوجاتے۔ اللہ نے ہر شخص کو زبان دی ہے وہ جو چاہے بن بیٹھے۔

بعضوں نے کہا انا الحق (میں اللہ ہوں) تو کیا وہ اللہ ہوگئے؟

اسی طرح اگر کوئی کہے کہ میں مسیح ہوں تو اس کے کہنے سے کیا ہوتا ہے؟

مسیح کا خطاب اللہ تعالی نے مریم کے بیٹے عیسی کو دیا ہے۔ جو حضرت مریم کا بیٹا ہوگا وہ مسیح ہوگا۔ اس کے خلاف جو کہے وہ ارشاد باری تعالی کے خلاف ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی والدہ کا نام مریم ہوتا، تب وہ بہت زور کے ساتھ استدلال کرسکتے کہ جہاں کہیں قرآن کریم میں مسیح یا عیسی کا لفظ آیا ہے وہ سب مجھ سے متعلق ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی والدہ کا نام مریم نہیں ہے۔ بنابریں ان کی یہ عالی ہمتی بیشک قابل تعریف ہے کہ قرآن کریم کے صاف وصریح الفاظ المسیح عیسی بن مریم کو یعنی مریم کے بیٹے کو جو لقب مسیح کا اللہ تعالی نے دیا ہے، وہ اپنے آپ سے متعلق قرار دیتے ہیں اور مریم کے بیٹے حضرت علیہ السلام کا لقب ان سے چھین لے کر اپنے زیب تاج کرنا چاہتے ہیں، اور یہ خیال نہیں کرتے کہ میں حضرت مریم کا کیونکر بیٹا بن سکتا ہوں اور ساری دنیا کی آنکھوں میں کیوں کر خاک جھونک سکتا ہوں۔

البتہ بعض زندہ دلان پنجاب تو حب الوطنی کے جوش میں اور غالبًا اس خیال سے کہ پنجاب کے ملک کو بھی یہ شرف حاصل ہو کہ ان کے وطن کی مقدس سرزمین سے بھی نبی اللہ مبعوث ہوئے، مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح تسلیم کرلیں، ان پر ایمان لے آئیں۔ اور اس بات کا خیال نہ کریں کہ مریم کے بیٹے حضرت عیسی کا حق غصب ہوتا ہے۔ اور اسی طرح پنجاب کے پڑوسی یعنی ملک ہند کے بعض حضرات بھی حق ہمسایہ ادا کریں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے والوں کا ساتھ دیں۔ لیکن افغانستان، ایران، توران، بلخ، بخارا، ترکستان، روم، شام، مصر، زنجبار اور افریقہ کے دوسرے صوبہ جات اور چین کے آٹھ کروڑ مسلمان جو سب مل کر قریباً ۴۰ کروڑ مسلمان ہوتے ہیں اس حق تلفی کو کیوں کر پسند کریں گے۔ اگر پنجاب کے اور اس کے پڑوسی ہندوستان کے بعض ان مسلمانوں کا خدا اور قرآن الگ ہوتا، جو مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لے آئے ہیں تو ہم کو کچھ کہنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن جب کہ ان سب کا اور ممالک مذکور کے مسلمانوں کا خدا اور قرآن پاک ایک ہے، تو ضرور ہوا کہ ہم بھی دریافت کریں کہ اس قسم کی حق تلفی کیوں کی جاتی ہے اور کیوں حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسی علیہ السلام کا خدا داد لقب ان سے چھینا جاتا ہے۔

جس قدر حدیثیں میں نقل کر چکا ہوں اور آئندہ نقل کروں گا ان حدیثوں کے الفاظ سے یہ امر صاف ہے کہ مہدی موعود مسلمانوں کی ہدایت کے لئے نہیں آئیں گے اور اسی طرح وہ شخص جو مسیح کے نام سے آئے گا خواہ وہ حسب بیان مرزا غلام احمد قادیانی کے مہدی ہی ہو یا بقول ہمارے حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام ہوں صرف نصاری کی اصلاح کے لئے آئے گا، اس وجہ سے کہ مسلمانوں کی ہدایت کہ نہ ضرورت ہے نہ حضرت مہدی مسلمانوں کی ہدایت کے لئے آئیں گے۔ مسلمان تو مسلمان ہی رہیں گے ان کی ہدایت کے لئے خدا کیوں مہدی علیہ السلام کو بھیجے گا۔ ہاں البتہ جو غیر مسلمان ہوں گے ان کی ہدایت کی ضرورت ہوگی اور غیر مسلموں کی ہدایت کے لئے مہدی علیہ السلام آئیں گے۔ اگر ہدایت مسلمانوں کے معنی مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ لئے ہیں کہ خود اپنے آپ کو مہدی تسلیم کرالینا ہی داخل ہدایت ہے، تو ہم اس کو ہدایت نہیں سمجھتے۔ مہدی موعود کا وہ کام ہوگا جس کا ذکر حدیثوں میں ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مہدی موعود کا کام مسلمانوں کی ہدایت کرنے کا ہوگا۔ مسلمانوں کو ہدایت کرنا تحصیل حاصل ہے وہ خود مسلمان اور دین کے پابند ان کو ہدایت کرنا کیا معنی

اسی طرح یہ دعوی بھی غلط ہے کہ نصاری کی اصلاح کے اعتبار سے مسیح کا لقب اختیار کیا گیا۔ مسیح کا کام بھی کسی حدیث کی رو سے یہ نہ ہوگا کہ وہ صرف نصاری ہی کو ہدایت فرمائیں، اور نہ صرف نصاری کی ہدایت کے لحاظ سے مسیح موعود کا لقب اختیار کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیثوں میں جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں یا آئندہ کریں گے حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسی کے کام بصراحت بتلا دیئے گئے ہیں۔ ان حدیثوں میں کہیں ایسی صراحت نہیں ہے جیسی کہ میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) نے کی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی طبیعت سے خلاف مضامین حدیثوں کے تشریح فرمائی ہے۔ اگر بقول مرزا قادیانی کے دیکھا جائے کہ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مہدی کا آنا ضروری ہے، تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو کیا ہدایت کی۔

اس کے سواوہ کچھ نہیں بتلا سکتے کہ مسلمانوں سے وہ صرف یہ کہلوانا چاہتے ہیں کہ مجھے مہدی موعود اور مسیح مانو، یا مجھے نبی تسلیم کرو۔ اس کو کوئی بھی ہدایت نہیں کہے گا۔ یہ تو ان کا دعوی ہے جو بلاثبوت ہونے کی وجہ سے معرض بحث میں ہے۔ ہدایت کے معنی ہرگز یہ نہیں ہیں کہ مہدی موعود جو آئیں گے وہ بھی اپنے آپ کو مہدی منوانے کے لئے نہیں آئیں گے بلکہ وہ تو وہ کام انجام دیں گے جس کا ذکر حدیثوں میں ہے۔

یہ امر کہ آریوں سے بحث کی، یا نصاری قوم کے پادریوں سے مرزا غلام احمد قادیانی نے مباحثہ یا مناظرہ کیا، حضرت مرزا صاحب موصوف نہ مہدی ہو سکتے ہیں نہ مسیح کا لقب اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ انکا اختیاری فعل ہے وہ جو چاہیں بن بیٹھیں۔ ایسے کام تو واعظ اور علماء کیا ہی کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے پنجاب کی چار دیواری میں بیٹھ کر نصاری اور آریوں سے مناظرہ کیا، تو اس سے حدیث کی پیش گوئی یملأ الارض قسطاً عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً کیا پوری ہوگئی؟

مہدی تو وہ ہوں گے کہ ساری دنیا کو (نہ صرف پنجاب کی چار دیواری کے اندر) عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جس طرح دنیا ظلم سے بھر گئی ہو۔

میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی صاحب وکیل) نے میرے سوال نمبر ۶، ۷ کے جواب میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ

> چونکہ صحیح مسلم کی احادیث میں عیسی نبی اللہ کا لفظ چار دفعہ استعمال ہوا ہے اور چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں (یعنی نبیوں کی مہر) اور آنحضرت ﷺ نے عیسی کی نسبت نبی اللہ فرمایا، اس لئے آنحضرت ﷺ کی مہر اس امر کے اثبات پر ہوگئی کہ عیسی موعود، نبی اللہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوی تھا کہ میں مسیح موعود ہوں اس لئے وہ نبی ہیں۔اس قسم کی بحث اگر کسی غیر قانون دان شخص کی ہوتی تو مجھے تعجب نہ ہوتا،لیکن میرے فاضل دوست قانون دان اور منطق سے واقف ہیں،اس لئے مجھے نہ صرف تعجب ہوا بلکہ افسوس ہوا۔اس لئے کہ صحیح مسلم کی جس حدیث میں لفظ نبی اللہ کا استعمال ہوا ہے وہ کس عیسی کی نسبت ہوا ہے۔وہ عیسی ابن مریم کی نسبت ہے یا کسی اور کی نسبت۔اور وہ عیسی کیا قیامت کے قریب نازل ہوں گے یا ہندوستان کے قادیان میں،یا دنیا کے کسی اور حصہ میں۔

ان دونوں امور کو میں آئندہ بھی موقع بہ موقع تفصیل سے لکھوں گا،مگر اس موقع پر یہی مختصراً جواب ادا کرتا ہوں کہ حضرت عیسی کی نسبت تو خود خدا نے قرآن میں نبی اور رسول کے الفاظ فرما کر مہر لگا دی ہے اور گویا خدا کی مہر ان کی نبوت کی نسبت ہوگئی ہے اور وہ وہی ہیں جن کی شان میں آیت انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ (النساء:۱۷۱) آئی ہے جب خدا تعالی نے خود نبی اللہ فرما کر مہر لگا دی،تو آنحضرت ﷺ کا حضرت عیسی کی نسبت نبی اللہ فرمانا کچھ تعجب نہیں ہے۔لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اس لفظ کا مدلول اور موضوع لہ اپنے آپ کو قرار دیا ہے البتہ یہ بہت تعجب کی بات ہے۔پھر لفظ مسیح دبے الفاظ میں کیوں فرمائیں گے،صاف یہ کیوں نہیں کہا گیا کہ میں عیسی ہوں ۔

میرے دوست فرماتے ہیں کہ وہ اس لئے عیسی کے لفظ سے ملقب نہیں ہوئے کہ لوگوں کو دھوکہ نہ ہو اور وہ لوگ عیسی نہ سمجھیں جن کا نام آتے ہی خیال ساری دنیا کے لوگوں کا ابن مریم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

یہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کرم کیا کہ لوگوں کو دھوکہ کھانے سے بچایا،لیکن حضرت عیسی علیہ السلام کی جگہ جو خود لے بیٹھے اور صاف وصریح حدیثوں اور آیات میں تاویلات کر کے لوگوں کو غلط باور کرانا چاہا تو اس کو کیا کہا جائے گا۔

میرے فاضل دوست جس حدیث کے حوالہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کے لفظ سے ملقب ہونے کے مستحق سمجھتے ہیں،پہلے میں اس حدیث کے لفظ نقل کرتا ہوں تا کہ اس بحث کے تصفیہ میں مدد ملے۔

یاجوج ماجوج کے آنے کے بعد کے واقعات اس حدیث میں بیان ہونے کے بعد یہ الفاظ حدیث کے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و يحصر نبی الله عيسى عليه السلا م و ا صحا به حتی يكون رأس الثو ر لاحد هم خيراً من مأ ـة دينار لا حد كم اليو م، فيرغب نبی الله عيسى و اصحابه فير سل (الله) عليهم النغف فی رقا بهم، فيصبحو ن فر سی كمو ت نفس وا حدة، ثم يهبط نبی الله عيسى و ا صحا به الى ا لا ر ض ،فلا يجدون فی الارض مو ضع شبر الا ملاه زهمهم و نتنهم. فير غب نبی الله عيسى و اصحا به الى الله ـ فير سل الله طيرا عليهم طيراً كا عنا ق البخت فتحملهم فتطر حهم حيث شاء الله (صحیح مسلم حدیث نمبر۷۳۷۳ باب ذکرالدجال)(اورروکے جائیں گے اللہ کے نبی (عیسی) اوران کے صحابہ یہاں تک کہ ہوگا سر بیل کا واسطےایک ان کے بہتر سو دیناروں سے واسطےایک تمہارے کے آج کے دن پس رغبت کریں گےعیسی نبی اللہ کےاوران کے اصحاب، پس اللہ تعالی بھیجے گا ان پر کیڑے ان کی گردنوں میں۔پس ہوجائیں گے مردے مانند مرنے ایک جان کے۔ پھراتریں گےعیسی نبی اللہ کےاوران کےاصحاب زمین کی طرف۔پس نہیں پائیں گے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اس کو چربی اوران کی بدبو نے۔پس دعا کریں گے عیسی نبی اللہ کےاوراوران کے اصحاب اللہ کی طرف،اللہ بھیجے گا پرند جانور کہ گردنیں ان کی مانند گردن اونٹ کے ہوگی۔پس اٹھائیں گے وہ جانوران کواور پھینک دیں گےان کو جہاں چاہااللہ نے)۔

اب اس حدیث میں جولفظ نبی اللہ ہوئے ہیں تو میرے فاضل دوست اس سے یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ نبی اللہ کےمدلول مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔مگر میرے عالم دوست اس حدیث کے دوسرے الفاظ کا موضوع لہ معلوم نہیں کس کوقرار دیں گے۔مثلاً

یھبط یعنی اتریں گے۔کون اتریں گے،کہاں سے اتریں گے۔

اگر مرزاغلام احمد قادیانی لفظ عیسی کے موضوع لہ ہیں تو میرے دوست کو یہ بھی بتلانا چاہیے کہ وہ کہاں سے اترے؟ لفظ اترنا اسی صورت میں کہا جائے گا جب کسی مقام سے کوئی آئے جب کہ لفظ ،اتریں گے، کے بعد الی ا لا ر ض زمین کی طرف بھی حدیث میں موجود،تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بلندی سے، جو غیراز زمین کوئی مقام ہے،اس مقام سے زمین پر اترے،اس کا جواب تو یہی ہو گا کہ مرزا قادیانی زمین قادیان میں پیدا ہوئے،کہیں سے نہیں اترے۔تو پھر وہ حدیث کے مدلول اور موضوع لہ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار پاسکتے اور وہ عیسی نہیں ہیں جس کا ذکر حدیث میں ہے بلکہ عیسی بن مریم ہیں جو آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے۔ افسوس کہ ایسی صاف بات کو کھینچ تان کر مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

علاوہ اس کے دوسری عبارت حدیث کی کہ بالشت بھر جگہ نہ پائیں گے اور وہ جگہ چربی اور بدبو سے بھری ہوگی۔ اور پرندے اتریں گے جن کی گردن اونٹ کی سی ہوگی۔ اور وہ پرندا ٹھا کر پھینک دیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی بننے کی وجہ سے گاؤ خورد ہوگئی۔ یہ خوب مزے کی بات ہے کہ نبی بننے کے شوق میں جس عبارت کو چاہا لے لیا اور جس کو چاہا چھوڑ دیا۔ کیا یہی طریقہ نبی بننے کا ہوتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالی کے اس ارشاد کو یاد رکھنا چاہیے کہ

لا تغلو فی د ینکم و لا تقولوا علی اللہ ا لا الحق (النساء:۱۷۱)

(یعنی دین کے معاملہ میں غلومت کرو اور اللہ کے اوپر جھوٹ اتہام نہ لگاؤ سوا سچ کے)

اور اللہ تعالی کے اس ارشاد کو کہ

اذ ا قلتم فاعدلوا ولو کا ن ذا قر بی (الا نعا م: ۱۵۲) جب تم لوگ بات کرو تو انصاف کی بات کرو خواہ کوئی تمہارا قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔

کیا یہ انصاف کی بات ہے کہ حدیث کے یا آیت قرآن کے ایک جزو کو اپنے مفید مطلب سمجھو تو لے لو، اور دوسرے جزو کو چھوڑ دو اور اس پر غور نہ کرو۔ خدا تعالی جب پوچھے گا کہ میں نے تو حکم دیا تھا کہ تمہارا کوئی قرابت دار بھی ہو تو انصاف کو ہاتھ سے مت جانے دو، تم نے میرے حکم کی تعمیل کیوں نہ کی اور کیوں کھینچ تان کر معنی لے کر انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دیا تو نہ معلوم کیا جواب دیا جائے گا۔

خواہ مخواہ عیسی بن مریم بن بیٹھنے کی فکر میں الفاظ حدیث کے تمام فقروں کو چھوڑ کر صرف کسی ایک فقرہ کو (جو مفید مطلب سمجھا جائے) لے کر اس سے تمام دنیا کے مانے ہوئے سچے اصول اور مطالب سے اور سیدھے اور صاف معنوں سے اختلاف کرنا خدا ہرگز پسند نہ کرے گا۔

یہ حدیث اور دوسری اسی قسم کی حدیثیں صاف بتلا رہی ہیں کہ مہدی اور عیسی قیامت کے قریب آئیں گے۔ یہ زمانہ خود مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی کی تردید کرتا ہے۔ حدیثوں میں وہ مقام تک معین کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے جہاں حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے ملاحظہ ہو صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۱

اذ بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء

شرقی دمشق بھیجے گا اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو پس وہ اتریں گے نزدیک منارہ سفید کے جانب مشرقی دمشق کے

اور سنن ابن ماجہ کی حدیث کی رو سے عیسیٰ بیت المقدس میں اتریں گے۔

بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے ہے۔ اب فرمائیے کہ اس حدیث میں بھی مسیح بن مریم صاف ہے اور ان کے اترنے کا مقام جانب شرقی دمشق بیت المقدس صاف درج ہے، تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی لفظ مسیح کے موضوع لہ قرار پا سکتے ہیں۔ کیا وہ مریم کے بیٹے تھے اور کیا وہ شرقی دمشق میں اترے تھے۔

اب میں صحاح کی چند حدیثیں عرض کر کے دریافت کروں گا کہ حضرات قادیانی کے پاس ان کا کیا جواب ہے۔ بخاری اور مسلم کی حدیث ہے

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا و مافیها

(حضور ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان کا بقاء اس کے ہاتھ میں ہے، تحقیق اتریں گے آسمان سے تمہارے اہل دین میں بیٹے مریم کے عادل ہوں گے۔ پس توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے سور کو، اور اٹھا دیں گے جزیہ کو۔ اور بہت ہوگا مال یہاں تک کہ نہیں قبول کرے گا کوئی یہاں تک کہ سجدہ ایک ہوگا بہتر دنیا سے اور دنیا کی ہر چیز سے)۔

ہمارے لائق دوست فیکسر الصلیب کے لفظ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے زور شور سے بحث کر کے اپنی بحث کے ذریعہ سے صلیب کی دھجیاں اڑا دیں اس لئے اس حدیث کے موضوع لہ حضرت مرزا قادیانی ہیں۔

چشم ما روشن دل ماشاد۔ بہت اچھا۔ اگر اس حدیث کے موضوع لہ مرزا غلام احمد قادیانی ہیں تو اس حدیث میں لفظ ابن مریم ہے، کیا مرزا قادیانی ابن مریم تھے؟

اگر ابن مریم نہ تھے، تو وہ اس حدیث کے موضوع لہ نہیں قرار پا سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا ان ینزل فیکم بھی مرزا غلام احمد قادیانی پر صادق نہیں آتا کیونکہ وہ کہیں سے نہیں اترے۔

یقتل الخنزیر سے تو ہم واقف نہیں، شائد میرے لائق دوست واقف ہوں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کتنے سوروں کو قتل کیا۔

اگر وہ یہ جواب دیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے سوروں کو حرام بیان کیا، تو ہم نہیں مانتے۔ سور تو پہلے سے حرام تھے جیسا کہ دنیا کے سب مسلمان کہتے ہیں کہ سور حرام ہے، تو اسی طرح مرزا صاحب قادیانی نے بھی بیان کیا تو وہ کوئی چیز نہیں۔ حدیث کے الفاظ کا منشاء دنیا سے سوروں کو نیست ونابود کر دینا اور ساری دنیا پر حرام کر دینا ہے۔ کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کام انجام دیا؟

یضع الجزیہ کیا میرے دوست بتلا سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جزیہ کے احکام جاری کئے؟

کیا دنیا میں مال کی ایسی زیادتی ہوگئی کہ لا یقبلہ احد کی تعریف صادق آئی

کیا دنیا میں حدیث کے منشاء کے موافق مال کی ایسی فراوانی ہوئی کہ اس کو کوئی دنیا میں قبول کرنے والا نہ تھا۔

اور کیا دنیا میں سجدہ ہی ایک ایسی بہتر چیز حدیث کے منشاء کے بموجب (مرزا قادیانی کے زمانہ میں) سمجھا گیا تھا کہ انبیاء سے بڑھ کر یعنی دنیا و مافیھا سے بہتر صرف ایک سجدہ ہی ہو گیا تھا۔

جب ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تو صرف ایک لفظ یکسر الصلیب کو اس حدیث سے چن کر مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے تمغہ فتح قرار دے لینا کوئی عقل کی بات ہے؟

حدیث کے تمام الفاظ گو صادق نہ آئیں صرف ایک لفظ کو جو ستارہ کی طرح اس حدیث میں چمک رہا تھا اور جو مرزا غلام احمد قادیانی کے خیال کے بموجب ان کے نام کو روشن کرنے والا تھا چن کر اٹھا لیا اور اس کے ذریعہ سے یہ کہنے کے لئے تیار ہو گئے کہ میں نے پادریوں سے مناظری کر کے صلیبیوں کو اس طرح توڑا کہ آج تک رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی نے نہیں توڑا، تو یہ تو ایک خیالی پلاؤ ہوا۔

جس طرح مرزا غلام احمد نے خیالی پلاؤ پکا کر خیالی نبوت کے معتقدین کے خیالی پیٹ بھروائے، لاؤ ہم بھی ہوا اور پانی پر لکھ کر مرزا قادیانی کی نبوت پر صاد کر دیتے ہیں۔ اگر ہمارا یہ صاد باقی رہ گیا تو مرزا صاحب قادیانی کی نبوت بھی باقی رہے گی ورنہ یہ نبوت ہوا پر لکھی ہوئی تحریر اور پانی پر کھنچے ہوئے نقش کی طرح زائل اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل سمجھنی چاہیے۔

اچھا اب اور ایک حدیث صحیح مسلم کی سن لیجئے جس سے غالباً آپ نے فیکسر الصلیب لے کر میرے سوالات کے جواب میں صراحت کی ہے

قال رسول الله ﷺ و الله لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب و لیقتلن الخنزیر و لیتضعن الجزیة و لیترکن القلاص فلا یسعی علیها و لتذهبن الشحناء و التباغض و التحاسد و لیدعون الی المال فلا یقبله احد . (صحیح مسلم ج اص ۸۷)

اس حدیث میں لفظ ابن مریم ہے۔ غلام احمد قادیانی تو ابن مریم یعنی مریم کے بیٹے نہ تھے، اور نہ وہ کہیں اترے تھے۔ البتہ اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں جو سابق الذکر حدیث میں نہیں ہیں،

اور چھوڑی جائیں گی جوان اونٹنیاں پس نہیں کی جائے سواری اور کام اور طلب حاجات البتہ جاتا رہے گا لوگوں میں سے کینہ اور بغض اور حسد اور البتہ بلائیں گے ابن مریم لوگوں کو طرف قبول کرنے مال کے پس نہیں قبول کرے گا اس کو کوئی۔

اب انصاف فرمایئے کون سی جوان اونٹنیاں مرزا غلام احمد قادیانی نے چھوڑیں جن پر سواری نہیں کی گئی۔

اور فرمایئے کیا لوگوں میں سے دنیا کے کینہ اور بغض اور حسد جاتا رہا۔

اور کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے دنیا کے لوگوں کو مال لینے کیلئے بلایا تھا، اور کوئی اس مال کا لینے والا اور خواہش کرنے والا نہ تھا؟

ان ساری باتوں کو چھوڑ کر حدیث کے صرف ایک لفظ کو لینا کہ حدیث میں یکسر الصلیب ہے اور میں نے بحث کر کے صلیبوں کو توڑا، اس لئے میں نبی ہوں، بچے بھی قبول نہیں کریں گے۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے

قال رسول الله فیبعث الله عیسی ابن مریم ... فیطلبه فیهلکه ... ثم یرسل الله ریحاً باردة من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلبه مثقال ذرة من ایما ن (صحیح مسلم ج۲ص۴۰۳)

(پس بھیجے گا اللہ عیسی بن مریم کو سو وہ ڈھونڈے گا اس (دجال) کو، پھر تباہ کر دیگا اس کو، پھر بھیجے گا اللہ ایک ٹھنڈی ہوا ملک شام کی طرف سے، نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو)

انصاف سے فرمایئے کہ جب اس حدیث میں ابن مریم صاف ہے، اور وہ اس وقت اتریں گے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا باقی نہ ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو، کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں کوئی شخص بھی ایسا باقی نہ تھا کہ ایمان دار ہو۔

حافظ ابن حجر کے قول کے لحاظ سے میرے دوست نے فرمایا ہے کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنز یر کے معنی علامہ ابن حجر نے یہ لئے ہیں یبطل دین النصرا نیة بالحجج و البرا هین حجت اور برہان سے صلیب کی تردید کرنا ہی یکسر الصلیب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ پہلے تو حافظ ابن حجر کا قول کوئی حدیث نہیں۔ دوسرے اگر علامہ ابن حجر نے حدیثوں کے خلاف اپنی رائے ظاہر کی، تو اس کو ہم کیوں کر مان سکتے ہیں۔

قطع نظر اس کے حافظ ابن حجر نے قطعی تصفیہ نہیں کر دیا ہے کہ صرف مرزا غلام احمد کی طرح زبانی جمع خرچ کر دینا ہی یکسر الصلیب کے فحواء اور منشاء میں داخل ہے۔ یکسر الصلیب کے منشاء میں ممکن ہے کہ حجت اور برہان سے بھی کام لینا داخل ہو، لیکن محض حجت اور برہان کو یکسر الصلیب کا پورا مصداق ٹھہرا لینا ناممکن ہے

مجھے میرے دوست کے استدلال پر یہ سوال اور اعتراض ضرور ہے کہ علامہ ابن حجر کی ایک دلیل پر تو آپ ہم کو قائل کرنا چاہتے ہیں اور علامہ ابن حجر کے قول کی تردید میں اگر ہم صحاح کی متعدد حدیثیں پیش کریں تو کیا اس صورت میں بھی آپ ابن حجر ہی کے قول کو ترجیح دیں گے۔

مثل مشہور ہے کہ ڈوبنے والے کو تنکے کا سہارا بھی بہت بڑی چیز ہے۔ ڈوبتے وقت اگر تنکا بھی ہاتھ آ جائے تو انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو پکڑ لوں گا تو بچ جاؤں گا۔ بالکل وہی مثال قادیانی حضرات پر صادق آتی ہے کہ صحاح کی حدیثوں کی زد سے بچنے کے لئے حافظ ابن حجر وغیرہ کے اقوال کو جن کی وقعت تنکے سے کم ہے، پکڑ کر اپنی جان اعتراضوں سے بچانا چاہتے ہیں۔ کجا ابن حجر کا قول اور کجا حدیث شریف۔ کیا ایسے دلائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حجت سے کامیابی ہوسکتی ہے؟ البتہ وہ لوگ ایسے کمزور دلائل کو مان لیں گے جنہوں نے باوصف لائق ہونے کے کامل توجہ نہیں کی اور محض مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر کہ جو کچھ وہ کہہ چکے ہیں صحیح ہے بھروسا کرلیا۔

کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی لیاقت اکثر لوگوں کو معلوم ہو چکی تھی اور اسی لئے ان لوگوں نے غالبًا حدیثوں کے مضمون کو پوری طرح نہیں پڑھا اور مرزا قادیانی نے جو کچھ لکھ دیا، یا فرما دیا، اس کو صحیح تصور کرلیا۔ مجھے بالکل یقین ہے کہ اگر قادیانی حضرات ہٹ دھرمی، ضد اور تعصب کو دخل نہ دیں، تو اللہ تعالی کے صاف و صریح احکام متعدد حدیثوں کو جن کا حوالہ اس مختصر کتاب میں دیا گیا ہے ٹھنڈے دل سے قبول کریں گے اور مرزا غلام احمد کی بھول بھلیوں سے.. جلد باہر نکل آئیں گے۔ خدا اور رسول کے احکام سے معمے اور پہیلیوں کی طرح کھینچ تان کر تاویل در تاویل کر کے مطلب نکالنے کی کوشش نہ فرمائیں گے۔

میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) ان دونوں حدیثوں کے ایک لفظ فیکسر الصلیب کی من مانی تاویلات فرماتے ہیں، اس کا تو ان کو اختیار ہے۔ لیکن انصافاً ان کو حدیثوں کے پورے مضمون سے مطلب لے کر بلحاظ سیاق عبارت کے غور فرمانا چاہیے۔ کیا کوئی وکیل کسی عدالت میں اس طرح بحث کرسکتا ہے کہ کسی دفعہ قانون کا ایک جزو، جو اپنے مفید مطلب سمجھے، عدالت کو سنا کر فیصلہ اپنے موافق کرانے کی کوشش کرے۔ جب کہ ان دونوں حدیثوں میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے اللہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا ہے تو رسول اکرم ﷺ کی قسم کو بھی کیا وہی وقعت دی جائے گی جو بازاری گواہوں کو (معاذ اللہ) جب کہ رسول اکرم ﷺ قسم کھا کر بیان فرماتے ہیں تو ان کے غلامان امت کو لازم ہے کہ ان کے ایک ایک لفظ کو صحیح تسلیم کریں اور ان کے تمام الفاظ سے مطلب اخذ کریں۔

قانون کے الفاظ کی نسبت تو یہ امر تسلیم کرلیا گیا ہے کہ کوئی لفظ قانون کا بیکار اور بے موقع نہیں ہے مگر آنحضرت ﷺ کے وضع کئے ہوئے قانون کی یہ وقعت ہوگئی ہے کہ اس کے دو ایک لفظ کام کے سمجھے جائیں اور باقی الفاظ کو نظر انداز کر دیا جائے جب کہ قانونی دفعات کا منشاء الفاظ کے متروک کر دینے سے صحیح طور پر ادا نہیں ہوسکتا تو حدیث کے الفاظ متروک ہو جائیں گے یا عمداً متروک کر دیئے جائیں تو حدیث کا صحیح منشاء کسی کی زبان سے کیوں کر صحیح طور پر ادا ہوسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص خوب شراب پی لے اور کسی کو مار ڈالے اور جب عدالت میں حاضر کیا جائے تو یہ کہے کہ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۳۷ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ،

کوئی فعل جرم نہ ہو گا جس کو کوئی ایسا شخص کرے جو اس کے کرتے وقت نشہ میں ہونے کے باعث اس فعل کی ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہ ہو کہ وہ فعل بے جا یا خلاف قانون ہے۔

اور میرے لائق دوست ملزم کے خلاف مستغیث کے وکیل ہوں، تو کیا ملزم کی اس حجت کو قبول کر لیں گے اور اس کو بے جرم سمجھ لیں گے؟

نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ اس کی تردید میں دفعہ ۳۷ کی باقی عبارت پڑھ کر عدالت کو سنائیں گے اور استدلال فرمائیں گے کہ ملزم نے پوری عبارت عدالت کو نہیں سنائی بلکہ دفعہ مذکور میں یہ عبارت بھی ہے:

بشرطیکہ وہ شیئ جس سے اس کو نشہ ہوا اس کے بلا علم یا خلاف مرضی اس کو استعمال کرائی گئی ہو۔

چونکہ ملزم نے یہ ثابت نہیں کیا کہ نشہ کی چیز اس کو بلا علم یا خلاف مرضی اس کے دی گئی ہے، لہذا ملزم مجرم ہے اور سزا کا مستوجب ہے۔

جب قانونی عبارت کا ایک جزء ترک ہو جانے سے مطلب پورا نہیں حاصل ہو سکتا تو حدیث کی اصلی عبارت کی عبارت ترک فرما کر صرف یکسر الصلیب پر زور دیں گے تو مرزا غلام احمد قادیانی کیا معنی، دنیا میں اس طرح مطلب نکال کر جو چاہے نبی اور رسول بن جائے گا۔

چونکہ اس طرح تاویلات کرنے سے دین میں تفرقہ پڑتا ہے اور اسلام میں فرقہ علیحدہ ہو جاتے ہیں اس لئے خداوند کریم نے قرآن میں متعدد مقامات پر تفرقہ ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ اس موقع پر میں صرف ایک آیت لکھوں گا اور باقی آئندہ لکھوں گا

و اعتصموا بحبل الله جميعا و لا تفرّقوا ۔ (آل عمران:۱۰۳)۔

(اللہ کی رسی کو مضبوطی سے سب مل کر پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو)

دیکھو فرقے علیحدہ علیحدہ نہ کرنے کی کیسی سخت تاکید ہے۔ اس قسم کے تفرقوں سے زمین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور اس قسم کے فساد پیدا کرنے والے کس قسم کی سزا کے مستوجب قرار دیئے گئے ہیں اس کو میں آئندہ قرآن اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے ثابت کروں گا۔

کیا حضرت عیسی آسمان پر نہیں اٹھائے گئے

اور کیا مرزا قادیانی نبی اللہ اور مسیح محمدی ہیں

بلحاظ میرے عالم دوست کے جوابات کے دو سوال پیدا ہوتے ہیں:

ا۔کیا حضرت عیسی کی وفات ہوئی اور وہ آسمان پر نہیں اٹھا لئے گئے اور اب ان کا نازل ہونا ناممکن ہے۔

۲۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی عیسی نہیں بلکہ مسیح محمدی ہیں جن کی بعثت کی خبر حدیث میں بلفظ نبی اللہ دی گئی ہے اور اس لئے مرزا قادیانی نبی ہیں؟

حضرت عیسیٰؑ کی ایسی وفات کا کوئی ثبوت قرآن یا حدیث سے میرے دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) نے نہیں دیا کہ جس کے بعد ان کا آسمان پر جانا اور پھر دنیا میں نازل ہونا ناممکن سمجھا جائے۔لیکن قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات اس طرح نہیں ہوئی جیسا کہ قادیانی حضرات بیان کرتے ہیں، بلکہ وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے چنانچہ سورہ آل عمران میں ارشاد ہے

اذ قال اللہ یا عیسی انّی متو فّیك و را فعك الیّ (آل عمران:۵۵)

جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اے عیسی میں تجھے اپنی موت سے ماردوں گا اور اپنے پاس اٹھالوں گا۔

کب ماروں گا؟ اس کی صراحت اس موقع پر نہیں فرمائی۔لیکن میں آگے چل کر ثابت کردوں گا کہ حضرت عیسیٰؑ اس دنیا میں اپنی موت سے نہیں مرے، بلکہ اللہ تعالی نے ان کو آسمان پر اٹھالیا، اور قیامت سے پہلے اللہ تعالی ان کو پھر نازل کرے گا، اور دنیا میں رہنے کے بعد فوت ہوں گے، اور گنبد رسول اکرم ﷺ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔قال رسول اللہ ﷺ

ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له و یمکث خمسا و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر (مشکوۃ۔ص۴۸۰) یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اتریں گے عیسی مریم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹے زمین کی طرف پس نکاح کریں گے۔اور پیدا کی جائے گی ان کیلئے اولاد۔اور زمین میں ۴۵ سال ٹھہریں گے۔پھر مریں گے اور دفن کئے جائیں میرے نزدیک میرے مقبرہ میں۔پس میں اور عیسی بیٹا مریم کا ایک مقبرہ سے اٹھیں گے درمیان ابوبکر اور عمر کی قبروں کے۔

اس حدیث سے تین باتیں ثابت ہوئیں:

اول یہ کہ عیسی آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے (مرزا غلام احمد قادیانی کے اوپر یہ بات صادق نہیں آتی)

دوسرے ان کا نکاح ہوگا اور ۴۵ سال زمین میں رہنے کے بعد مریں گے۔

تیسرے یہ وہ دفن کئے جائیں گے مقبرہ رسول اکرم ﷺ میں بعد مرنے کے۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیؑ آسمان سے زندہ اتریں گے اور اس دنیا میں اترنے کے بعد مریں گے اور پھر قیامت میں سب کے ساتھ اٹھیں گے اگر خدا تعالی حضرت عیسی کو اٹھا نہ لیتا جیسا کہ فرمایا گیا ہے رافعك الیّ تو پھر نازل ہی نہ ہوتے۔

میں اپنے فاضل دوست کے اس سوال کے جواب میں، جو انہوں نے میرے سوال نمبر ۳ کے جواب میں مجھ سے حیات حضرت عیسی کا ثبوت طلب کیا ہے، میں ان دلائل کو جن کو میں لکھ چکا ہوں اور آگے بھی لکھوں گا یہ حدیث بھی پیش کرتا ہوں اور بتلاتا ہوں کہ حضرت عیسیؑ میرے دوست کے خیال کے موافق اسی دنیا میں مر گئے ہوتے تو نہ وہ پھر نازل ہوتے، اور نہ پھر دفن ہوتے اور آیت قرآنی

ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد (الانبیاء: ۳۴)

حضرت عیسی سے اس وقت جب کہ نازل ہونے کے بعد مریں گے اچھی طرح متعلق ہو جاتی ہے

پس بلحاظ آیت مذکور کے جو اعتراض میرے فاضل دوست نے کیا تھا وہ رفع ہو جاتا ہے اور عیسیؑ کے دو ہزار برس پہلے مرنے کی اس حدیث سے تردید ہوتی ہے۔

اس قدر بیان کرنے کے بعد پھر میں اس بحث کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو متوفّیك اور رافعك الیّ کے متعلق ہے۔سورہ آل عمران میں جو ارشاد تھا اس سے زیادہ صاف اللہ تعالی نے سورہ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قو لهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبّه لهم و انّ الذين ا ختلفوا فيه لفی شك منه ما لهم به من علم ا لا اتباع الظن و ما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه ۔(النساء:۱۵۷۔۱۵۸)۔

اور کہنے لگے ہم نے عیسی ابن مریم کو جوخدا کا رسول تھا (اپنے کورسول کہتا تھا) مارڈالا حالانکہ نہ ان کو مارڈالا، نہ سولی دی لیکن ان کوشبہ پڑھ گیا اور جولوگ اس میں اختلاف کرر ہے تھے وہ خودشک میں تھےان کوکوئی یقین نہ تھا مگر گمان سے کہتے تھے(اسکے بعداللہ تعالی فرماتا ہے)انہوں نے عیسی کوقتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کواپنے پاس اٹھالیا۔

اس کے سوااوربھی آیات قرآنی ہیں جن سے روز روشن سے زیادہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیؑ کو یہودیوں نے نہ مارڈالا، نہ سولی دی بلکہ خوداللہ نے ان کواپنے پاس اٹھالیا۔

رفعه الله اليه اورپہلی آیت میں را فعك الیّ خاص توجہ کے قابل ہے۔لفظ الیّ اور اليه سے ظاہر ہے کہ اللہ نے اپنے پاس اٹھالیا۔ان دونوں الفاظ کی وجہ سے رفع کے معنی اورکوئی نہیں لئے جاسکتے ۔میں نے اورلوگوں سے سنا ہے کہ قادیانی حضرات رفع سے مرتبہ بلند کرنے کے معنی لیتے ہیں۔اگر یہ بات صحیح ہےتو میں کہتا ہوں کہ یہ خیال ان کا درست نہیں۔ایک واقعہ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے یہ ہے کہ

حضرت عیسی کو یہودیوں نے جب سولی دینے کاارادہ کرلیا تو حسب خواہش حضرت عیسی کے ایک حواری نے بجائے حضرت عیسی کے صلیب پر چڑھنا قبول کرلیا جس کا نام شمعون یا یہودا تھااوراس کی صورت قریب قریب حضرت عیسی کے ہوگئی۔اسی حواری کوعیسی سمجھ کر یہودیوں نے صلیب پر چڑھادیااوراللہ تعالی نے ان کوقبر میں سے زندہ اپنے پاس اٹھالیا۔

آیت کےالفاظ شبّہ لهم اورلفی شك منه سے بہت اچھی طرح اس روایت کا ثبوت ملتا ہے جوحضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے۔البتہ قبر میں سے اٹھالینا جو بیان کیا گیا ہے یہ واقعہ بحث طلب رہتا ہے۔اس کے متعلق صرف اس قدر لکھنا کافی ہے کہ جب صلیب سے حضرت عیسیؑ اتار لئے گئےتو ان کی لاش کو جیسا کہ بعض انجیلوں میں لکھا ہے یوسف نے قبر میں رکھ کراوپر ایک پتھر رکھ دیا۔صبح کودوسرے روز اس شبہ کی و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جہ سے کہ مرے یا نہیں (کیونکہ صلیب پر صرف چند گھنٹے رہے تھے) یہودیوں نے دیکھا تو لاش غائب تھی۔ یہ یوسف کو ن تھے، اس موقع پر اس کی بحث غیر ضروری ہے۔ ملاحظہ ہو انجیل یوحنا، انجیل لوقا باب ۲ ورس ۲۷، ۴۱۔ شائد اسی وجہ سے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے لفظ قبر بیان کیا ہے۔

قرآن کریم کے الفاظ و ما قتلوہ سے اگر کوئی شخص دوسرا مطلب نکالے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا کہ اللہ تعالی کو یہ ظاہر کرنا منظور تھا کہ حضرت عیسیٰ بذریعہ قتل کرنے کے نہیں مارے گئے۔

اسی طرح و ما صلبوہ ہے کہ صلیب پر چڑھا کر نہیں مار ڈالے گئے۔ اس سے صلیب پر چڑھانے کی نفی نہیں ہوتی بلکہ صلیب پر چڑھا کر مار ڈالے جانے کی نفی ہوتی ہے۔ مگر ولکن شبّہ لھم سے میرے بیان کی تائید ہوتی ہے جس کو میں آگے بیان کروں گا کہ یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر چڑھا کر مار ڈالے گئے تو اللہ تعالی نے یہ ارشاد فرمایا کہ یہودیوں کا خیال غلط ہے۔ صلیب پر چڑھائے جانے سے یہودیوں کو مر جانے کا شبہ ہوا لیکن وہ صلیب پر چڑھا کر مار نہیں ڈالے گئے بل رفعہ اللہ بلکہ اللہ تعالی نے ان کو اٹھالیا۔

اس موقع پر، مرتبہ بلند کرنے، کے معنی لے کر سیاق عبارت کے خلاف تاویلات کرنا نہ معلوم کیوں کر پسند کیا گیا۔ انجیلوں کے دیکھنے سے اور علماء کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ پر یہودیوں نے کفر اور الحاد کا الزام لگایا کہ وہ شریعت موسوی کے خلاف ہو گئے ہیں اس لئے ان کے قتل کے در پئے تھے، تو ایک اور الزام بغاوت با سرکار کا عائد کر کے صلیب کی سزا تجویز کی اور صلیب پر چڑھایا۔ انجیل یوحنا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد صلیب چڑھانے کے صرف ہتھیلیوں میں حضرت عیسیٰ کے کیل ٹھونکے گئے۔ لیکن لوقا کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ پیروں میں بھی کیل ٹھونکے گئے۔ چونکہ اس روز یہودیوں کی عید فصح تھی اور ضرور تھا کہ مصلوب کی لاش مغرب سے قبل دفن کر دی جائے، اس لئے صلیب سے اس روز لاش علیحدہ کر کے حواریوں کے حوالہ کر دی گئی۔ چونکہ صلیب پر اس قدر جلد انسان کا مرنا مشکل ہے، ممکن ہے کہ حضرت عیسی پر غشی طاری ہو گئی ہو، اور ان کو مردہ سمجھ کر یہودیوں نے جلد صلیب سے اتار دیا ہو۔ انجیل متی باب ۲۷۔ انجیل یوحنا باب ۱۹۔ انجیل لوقا باب ۱۵۔ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے ہتھیلیوں کے زخم اپنے حوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوں کو دکھلائے۔ کسی انجیل سے یا کسی کتاب سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی کہ حضرت عیسی دفن کئے گئے یا ان کی کوئی قبر ہے۔

البتہ عیسائی اعتقاد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چلے گئے اور مسلمان بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ رفعه الله اليه اللہ تعالی نے اپنے پاس اٹھالیا۔

اس امر کی تائید کہ حضرت عیسیٰؑ مرے نہ تھے، انجیل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسی کی لاش حواریوں کے حوالہ کرنے کی حاکم سے استدعا کی گئی تو خود حاکم کو بڑا تعجب ہوا کہ صلیب پر اس قدر جلد مر گئے کیونکہ صلیب پر انسان چار پانچ چھ دن تک بھی نہیں مرا کرتے ہیں۔ کیا عجب ہے کہ حضرت عیسی پر ہتھیلیوں میں سوراخ ہونے سے صرف غشی طاری ہوگئی ہو اور لوگوں نے مردہ سمجھ لیا ہو اور دفن کرنے کے لئے حوالہ کر دیا ہو۔

یہ امر کہ صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد اکثر لوگ زندہ پائے گئے متعدد تاریخی واقعات سے ثابت ہے۔ چنانچہ یوسی بیس مورخ اپنی سوانح عمری میں لکھتا ہے کہ یمطوس سے بادشاہ سے سفارش کر کے تین آدمیوں کو صلیب سے اتروالیا۔ اور ان میں سے ایک شخص زندہ رہا۔

ایک اور رومی مورخ ہیرودوٹس نے لکھا ہے کہ دارا کے حکم سے ایک شخص مسمی سندوکیس صلیب پر چڑھایا گیا اور کئی دن کے بعد اتارا گیا وہ زندہ تھا۔ ملاحظہ ہو تفسیر انجیل متی مرتبہ ڈاکٹر کلارک

جب کہ حضرت عیسی صرف پانچ چار گھنٹہ ہی صلیب پر رہے اور بوجہ عید فصح کے جلد اتار لئے گئے تو ان کا زندہ رہنا کچھ تعجب نہیں۔

ابھی حال کے زمانہ میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا وہ یہ کہ شہر ہال واقع جرمن میں ایک ایسی لاش ڈاکٹر جونکر کے حوالہ کی گئی تھی جو صلیب سے اتاری گئی تھی۔ یہ لاش ایک افسر فوج کی تھی جو بموجب قانون فوج بعلت خلاف ورزی قانون فوج (کہ وہ جنگ کے وقت فرار ہو گیا تھا) صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اور اس کی لاش ڈاکٹر جونکر کے حوالہ اس غرض سے کی گئی تھی کہ وہ اپنے شاگردوں کی تعلیم کے وقت اس لاش کو چیر پھاڑ کر عملی تجربہ کر کے بتلائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر مذکور کہتا ہے کہ رات کے ایک بجے جب اس کمرہ میں کچھ آواز آئی جس میں وہ لاش رکھی گئی تھی تو میں چراغ لے کر اس کمرہ میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ بیٹھا مجھے تاک رہا ہے۔ میں ایسا گھبرایا کہ قریب تھا کہ میرا دم نکل جائے کہ اتنے میں آہستہ آواز آئی کہ

اے نیک جلاد میرے حال پر مہربانی کر۔

تو میں اس وقت سمجھا کہ یہ شخص صلیب پر مرا نہیں۔ پھر میں نے اس کا علاج کیا تو وہ زندہ پایا گیا۔

ان تاریخی واقعات سے ثابت ہے کہ لوگ صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد کئی دن بعد بھی زندہ پائے گئے تو حضرت عیسیٰؑ کا زندہ رہنا کچھ تعجب کی بات نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ جب کہ حضرت عیسیٰ کا اللہ تعالی کی قدرت سے بن باپ پیدا ہونا مرزا غلام احمد قادیانی مانتے ہیں (کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس پر میرا ایمان ہے) اور قرآن میں یہ آیت ہے

انّ مثل عیسی عند اللّٰہ کمثل آد م خلقه من ترا ب ثم قا ل له کن فیکو ن

(آل عمران: ۵۹)

تو پھر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر زندہ اٹھالئے جانے کے واقعہ کو کیوں تسلیم نہیں فرماتے۔ جس خدا کو یہ قدرت ہے کہ بن باپ کے پیدا کرے، اور اس کے اس ارشاد پر کہ کن فیکو ن یعنی ہوجا، پس ہوجاتا ہے، اس خدا کو کیا یہ قدرت نہیں ہے کہ صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد اپنے نبی کو زندہ رکھے، اور لوگوں کو یہ شبہ ہو سکے کہ حضرت عیسی مر گئے اور ان پر غشی طاری کر کے پھر آسمان پر اٹھالے۔

اور کیا اللہ تعالی کو یہ قدرت نہیں ہے جیسا کہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ خدا نے طبعی موت اس وجہ سے طاری کی تھی کہ یہودی ان کو مردہ سمجھیں۔

میرے خیال میں اللہ کو یہ قدرت حاصل تھی کہ موت طبعی طاری کرنے کے بعد پھر زندہ کر کے آسمان پر اٹھالے۔ اس صورت میں حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی زبان سے جو الفاظ نکلے اور جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے تو فیتنی، اور موت بالکل صحیح ثابت ہوجاتے ہیں اور ان الفاظ میں بھی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ تفسیر کبیر جلد۴ جز ۸ص ۷۱ میں لکھا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متو فيك اے مميتك و هو مر وی عن ابن عباس و محمد ابن اسحاق قا لوا و

المقصو د ان لا يصل اعدا ؤه من اليهود الی قتلهم انه بعد ذ لك اكر مه با ن

رفعه الى السماء ثم ا ختلفوا على ثلا ثة او جه

ا حد ها قا ل و هب تو فی ثلاث سا عا ت ثم رفع و

و ثا نيها قا ل محمد بن اسحاق تو فی سبع سا عا ت ثم احياه الله و رفعه

الثا لث قا ل الر بيع بن انس انه تعا لی تو فا ه حين رفعه الى السماء قا ل

تعا لى الله يتو فى ا لا نفس حين مو تها و التى لم تمت فی منا مها

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی پر موت طاری کرنے سے خدا کو یہ مقصود تھا کہ ان کے دشمن ان کو قتل نہ کرسکیں۔اور ایسا کر کے اللہ نے آسمان پر اٹھا لینے کے ذریعہ سے ان کو افتخار بخشا۔اور وھب کے قول کے مطابق صرف تین گھنٹے یہ موت حضرت عیسی علیہ السلام پر طاری رہی اور اس کے بعد اٹھا لئے گئے۔اور محمد بن اسحاق کے قول کے بموجب سات گھنٹے تک موت حضرت عیسی پر طاری رہی اور اس کے بعد آسمان پر اٹھا لئے گئے اور ربیع بن انس کا قول یہ ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت اللہ نے موت دی۔

بہر حال ان میں سے کوئی بات ہو اللہ تعالی کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے کہ جس نبی کو اس نے بغیر باپ کے پیدا کیا، اس نبی کو اس کے دشمنوں پر ظاہر کرنے کے لئے کہ حضرت عیسی بن مریم مر گئے، موت طبعی طاری کرنے کے بعد اپنے پاس اٹھا لیا ہو۔مرزا غلام احمد قادیانی کو کیوں اس میں شبہ ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ ان واقعات کو تسلیم کر لیں تو ان کے دعاوی نبوت پر اثر پڑتا ہے۔اس لئے انہوں نے ان واقعات میں سے کسی کو تسلیم نہیں فرمایا اور بس اس بات پر اڑے رہے کہ حضرت عیسی اسی دنیا میں اپنی موت سے مرے اور آسمان پر اٹھائے نہیں گئے۔ملاحظہ ہو آیت شریف

و الّتی احصنت فر جها فنفخنا فيها من رو حنا و جعلنا ها و ابنها آ ية للعا

لمين (الانبیاء:۹۱)

اس آیت میں حضرت مریم کی پاک دامنی اور حضرت عیسی کا بن باپ کے پیدا ہونا ثابت ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی ان آیات کو مرزا غلام احمد قادیانی کا مان لینا اور دیگر آیات قرآنی کو جوان کے مقصود کے خلاف ہیں تاویلات کر کے تمام علماء سے اختلاف کرنا کیسے درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے بن باپ کے پیدا ہونے کے متعلق اور متعدد مقامات میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کو انکار نہیں پھر اس واقعہ سے کیوں انکار کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

رفعه الله اليه سے بعض لوگ یہ مراد لیتے ہیں کہ روح حضرت عیسی کی اللہ نے اٹھالی تو اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب روح حضرت عیسی کی اٹھالی گئی تو جسم کیا ہوا؟

اس کا جواب حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کی روایت کے موافق یہ ہوسکتا ہے کہ قبر میں سے اللہ تعالی نے زندہ اٹھالیا۔ اور بعض انجیل سے بھی اس کا پتہ چلتا ہے کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں یوسف نے لاش کو قبر میں رکھ کر اوپر پتھر رکھ دیا تھا اور صبح کو جو دیکھا تو لاش نہیں تھی۔

ان روایات سے بھی حضرت عیسی کی لاش کا آسمان پر اٹھا لینا ثابت ہوتا ہے۔ متی انجیل باب ۲۰ ورس ۱۸۔۱۹ میں حضرت عیسی کا صلیب پر مرنے کے تین دن بعد قبر سے زندہ اٹھنا اور چالیس دن تک زندہ رہ کر اپنے شاگردوں اور حواریوں کو تعلیم دے کر ان کے روبرو ابر پر سوار ہو کر آسمان پر عروج فرمانا صاف لکھا ہوا ہے، مگر مرزا قادیانی قرآن شریف کی آیات اور علماء کے اقوال اور روایات کے خلاف اور عیسائی انجیل کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسی آسمان پر نہیں اٹھائے گئے تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی کا قول اس بارہ میں سند ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں

تیرہ سو سال سے علماء اہل سنت اور آئمہ سب کے سب بلا اختلاف اسی طرح مانتے چلے آئے ہیں اور خود سیاق عبارت کلام اللہ کی اس قدر صاف ہے کہ اس میں دلیل کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہے تو پھر ایک ایسے شخص کو جو ملک ہند میں پیدا ہو، کیا حق ہے کہ اہل زبان نے جو مطلب عبارت قرآن سے لیا، اس سے اختلاف کرے۔ عرب وعجم مصر وافریقہ کے تمام علماء اس میں متفق ہیں اور وہ عربی زبان کے استاد اور حاکم تھے ۔ ہزار ہا علماء اور آئمہ کے متفق علیہ معنی کے خلاف رفع کے معنی دوسرے کرنا یا الیّ کے لفظ کو نظر انداز کرنا، یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی دوسرے مطالب کھینچ تان کر نکالنا کسی طرح مستحسن معلوم نہیں ہوتا، خصوصاً جب کہ مسلمانوں میں اس اختلاف کی وجہ سے تفرقہ پڑتا ہو۔ اللہ تعالی نے اس قسم کے تفرقہ ڈالنے کی بہت صاف الفاظ میں ممانعت فرمائی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

و لا تکونوا کالّذین تفرّقوا و اختلفوا من بعد ما جاء هم البیّنات و اولئك لهم عذاب عظیم ۔ یوم تبیضّ وجوه و تسودّ وجوه (آل عمران:۱۰۵۔۱۰۶)

اور مت ہو جاؤ ان کی طرح جو علیحدہ ہو گئے (تفرقہ ڈالا) اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ پہنچ چکے ان کے پاس صاف حکم اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہے جس دن سفید ہوں گے بعضے منہ اور سیاہ ہوں بعضے منہ۔

اور سورہ انعام میں اللہ تعالی نے فرمایا

انّ الّذین فرّقوا دینهم و کانوا شیعا لست منهم فی شیء

(الانعام:۱۵۹) یعنی جنھوں نے تفرقہ ڈالا دین میں اور ہو گئے کئی فرقہ، تجھ کو ان سے کام نہیں

ان آیتوں کو ملاحظہ فرمائیں کیا۔ اللہ تعالی ایسے لوگوں سے خوش ہوگا جنھوں نے دین میں تفرقہ ڈالا اور اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا۔ اور علیحدہ بھی ہوئے اور فرقہ علیحدہ بنا تو اس طرح سے کہ حدیث پوری نہیں لی، پاؤ حدیث سے یا حدیث کے آٹھویں حصہ سے من مانے مطلب لے کر تمام دنیا کے مانے ہوئے سچے مسائل کے خلاف لاکھوں دماغوں پر اپنے ایک دماغ کو ترجیح دی، حالانکہ ایک دماغ سو دماغوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسی لئے خدا تعالی نے ہر کام میں مشورہ کر کے عمل کرنے کا حکم دیا ہے و امرهم شوری بینهم (ان کا کام آپس کی صلاح اور مشورہ سے چلتا ہے) اور خود رسول اکرم ﷺ کو اللہ نے یہ حکم دیا و شاورهم فی الامر اور خود رسول اکرم ﷺ مشورہ کیا کرتے تھے تو مرزا غلام احمد قادیانی نے کیوں ایسی ضد کی اور مشورہ پر عمل نہیں کیا۔ جب تک خلافت راشدہ رہی اکثر امور مشورہ سے ہوا کرتے تھے۔ مجلس شوری ٹوٹی اور مسلمانوں میں خرابی پڑی فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ممالک متمدنہ میں آج جمہور کی رائے پر جو سلطنتوں کا انتظام ہو رہا ہے وہ اسی اصول پر ہے کہ جو کام مشورے سے ہو وہ اچھا سمجھا جاتا ہے۔ دنیا کے تمام علماء نے قرآن اور حدیث کے جو معنی تیرہ سو سال سے لئے اور لاکھوں علماء سے مشورہ سے وہ مطلب صحیح سمجھا گیا اس کو مرزا غلام احمد کا یا ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریدوں کا دماغ کیسے رد کر سکتا ہے۔ غلبہ آراء پر عمل نہ کر کے اپنی عقل پر کیوں اتنا بھروسہ کیا جارہا ہے اور شرک بالنبوت کی ایک نئی شکل پیدا کی جارہی ہے۔

اس موقع پر شرک بالنبوت کے متعلق ایک آیت قرآن کی لکھوں گا اور باقی مضمون شرک بالنبوت کے متعلق آئندہ عرض کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ام لهم شركاء شرعوا لهم من الدّين ما لم يأذن به اللّه و لو لا كلمة الفصل لقضى بينهم و انّ الظالمين لهم عذاب اليم (الشوریٰ:۲۱) (کیا ان کے شریک ہیں جنہوں نے شریعت کی راہ ڈالی ان لوگوں کے لئے دین کی جس کا (جس شرک نبوت کا) اللہ نے حکم نہیں دیا اور اگر یہ بات منصفانہ ہوتی تو فیصلہ کیا جاتا ان لوگوں میں اور بے شک ناانصافوں کے لئے عذاب دردناک ہے)۔

اس آیت کو ملاحظہ فرمایئے۔ خدا تعالیٰ نے خود تصفیہ کر دیا ہے۔ اور اعتراضاً بندوں سے خدا تعالیٰ سوال کرتا ہے کہ جنہوں نے تمہارے لئے شریعت کی راہ ڈالی کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ اس قسم کے شرک کا تو میں نے تم کو حکم نہیں دیا۔ اور اس بات کا تو فیصلہ ہو چکا ہے کہ شریک بالنبوت نہیں ہے اگر یہ امر فیصل شدہ نہ ہوتا تو ہم تصفیہ کرتے اگر اس امر منفصلہ کے خلاف کرو گے تو ہم دردناک عذاب دیں گے

اور پھر سورہ شوریٰ میں ارشاد ہوتا ہے

شرع لكم من الدين ما وصى به نوحاً و الذى اوحينا اليك و ما وصينا به ابراهيم و موسى و عيسى ان اقيموا الدين و لا تتفرقوا فيه (شوریٰ:۱۲)
شریعت دی یعنی تمہارے لئے دین ٹھہرا، سو اس میں تفرقہ نہ ڈالو

آگے چل کر پھر ارشاد ہوا ہے

و ما تفرقوا الا من بعد ما جاء هم العلم بغيا بينهم (شوریٰ:۱۴)
بعد علم ہو جانے کے ضد سے جو اختلاف کرنے لگے۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے جو ضد سے علم ہو جانے کے بعد اختلاف کریں گے اور دین میں تفرقہ ڈالیں گے، دردناک عذاب ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کو تو یہ بات معلوم تھی کہ امت محمدی میں ایسے فرقہ ہوں گے جبھی تو قرآن میں پیشین گوئی کی گئی تھی جیسا کہ آیات بالا سے ظاہر ہے۔ چنانچہ وہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ اللہ تو بار بار فرما چکا تھا لیکن جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔ ہر ایک فرقہ نے ایک نئی بات نئی بدعت نکالی۔ کوئی خارجی، کوئی ناصبی، کوئی جبری، کوئی قدری، تو کسی نے ان کا کیا کر لیا؟ سب مسلمان جب کہ ایک امر میں متفق ہیں تو ان میں اختلاف ڈلوانا اور تفرقہ پیدا کرنے والی تحریک کرنا کیوں کر اچھا سمجھا جائے گا۔ حدیث ہے

من فرق بین امتی و هم جمع فا قتله من کا ن

فرمایا سرور عالم ﷺ نے جب کہ میری امت میں اتفاق ہو اور اس میں کوئی شخص تفرقہ ڈالے تو اس کو قتل کر دو خواہ وہ کوئی ہو۔

ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھا لئے جانے کے متعلق کروڑ ہا امتیان حضرت سرور عالم ﷺ میں اتفاق ہے، اور اس اتفاق میں تفرقہ پڑتا ہے، اس صورت میں یہ حدیث شریف متعلق ہے یا نہیں، غور کے قابل ہے۔ میرے خیال میں تو اللہ تعالیٰ کا کلام بھی صاف ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت شریف

انّما جزاء الّذین یحاربون الله و رسوله ویسعون فی الارض فسا داً ان یقتّلوا او یصلّبوا و تقطّع اید یهم و ارجلهم من خلاف او ینفوا من ا لا ر ض

(المائدۃ : ۳۳)

کی رو سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑیں یعنی جو اللہ اور رسول کے احکام سے لڑیں، یا زمین میں فساد ڈالیں، قتل اور سولی کے قابل یا نفی بلد کے قابل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے صریح احکام اور رسول کریم ﷺ کے صاف ارشادات کے خلاف تاویلات کرنا اور کروڑ ہا اور اربوں مسلمانوں کے مسلّم مسائل میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کرنا درآنحالیکہ سب امت میں امن و امان قائم ہے ہرگز مستحسن نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیا ایک قوم کے مغل صاحب کو رسول کریم ﷺ کی صاف حدیث کے خلاف کہ مہدی موعود اولاد فاطمہؓ سے ہوگا مہدی موعود تسلیم کر لینا، درآں حالیکہ ان کے نام اور ان کے باپ کے نام خلاف حدیث ہوں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وقت کا خیال نہ کرنا کہ کیا زمین پر جور وظلم بھر گیا ہے،

اور کیا مہدی موعود نے ان سب کو دور کر کے عدل سے بھر دیا،

اور آیات قرآنی کے صاف اور صریح الفاظ کے خلاف کھینچ تان کر خلاف علماء اور آئمہ کے مطالب پہنانا ہے،

اور ایک ایسے واقعہ سے جو عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق ہے اور جس کو نہ صرف کروڑ ھا مسلمان مان رہے ہیں بلکہ کروڑوں عیسائی بھی مثل مسلمانوں کے اعتقاد رکھتے ہیں انکار کرنا،

اور قرآن کی آیتوں سے من مانے مطالب اخذ کر کے دنیا بھر کے براعظموں کے مسلمانوں اور عیسائیوں سے اختلاف کرنا،

اللہ، رسول سے محاربہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

اللہ تعالی کے ارشاد کے خلاف اس طرح معنی پہنا کر نبی بننے اور اپنے آپ کو دنیا کے تمام لوگوں پر تفوق حاصل ہونے کی کوشش کرنا، اور روئے زمین کے تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کے متفق علیہ مسئلہ کے خلاف تقریریں کر کے ان کے دلوں کو مجروح کرنا، اور ان میں اختلاف ڈلوانا، زمین میں فساد ڈالنا نہیں تو کیا ہے۔

روئے زمین کے پردہ پر عرب وعجم، مصر اور روم وشام افریقہ وغیرہ کے ۴۰ کروڑ مسلمانوں میں کوئی ان صفات کا، جیسا کہ حدیث نبوی کی رو سے ہونا لازم ہے، خدا کو نہیں ملا تھا جو خدا نے قادیانی مٹی سے مرزا غلام احمد صاحب مغل کو مہدی موعود اور مسیح موعود بنانے کے لئے منتخب کر کے اپنے حبیب پاک کے ارشاد کو جو اتبیان محمدی کی ہدایت کے لئے تھے معاذ اللہ جھوٹا کرنا چاہا۔

چونکہ میرے فاضل دوست بھی قانون دان ہیں اور میں بھی قانونی پیشہ کرتا ہوں اس لئے اس موقع پر اصول قانون کا بھی ایک مسلّمہ مسئلہ جس پر تمام مقنن روئے زمین کا اتفاق ہے عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں وہ حسب ذیل ہے

سب سے مقدم اور ابتدائی قاعدہ تعبیر الفاظ کا یہ ہے کہ اس امر کو مان لیا جائے کہ قانون کے الفاظ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقرے اصطلاحی معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں لیکن اگر ان کے معنی اصطلاحی مطلب خیز نہ ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ وہ اپنے عام معنی میں استعمال ہوئے ہیں اس صورت میں ان جملوں اور فقروں کی تعبیر قواعد زبان کے مطابق کرنا چاہیے لیکن یہ کسی صورت میں درست نہیں ہے کہ ان سے ایسے معنی پیدا کئے جائیں جواز روئے زبان کے درست نہ ہوں اور جہاں دوسرے معنی بن سکتے ہوں وہاں صاف وصریح معنوں کو چھوڑ کر اور معنی نہیں لینا چاہییں۔

مقنن ڈئیل کہتا ہے کہ ایسے قانون کی تشریح کرنا جو محتاج تشریح نہیں بالکل نامناسب ہے خود اس کی زبان ہی بغیر کسی تشریح کے واضع قانون کے منشاء کو عمدہ طور سے ظاہر کرتی ہے اور وہی اس کا قطعی فیصلہ ہے بلاتحاشہ واضعان قانون کا منشاء وہی سمجھنا چاہیے جو اس سے صاف صاف ظاہر ہو اور اس لئے اس میں تشریح کی مطلق گنجائش نہیں ہے الفاظ کے جو معنی ہوں یا ہو سکتے ہوں اس کے خلاف مطلب بیان کرنا قانون کی تشریح نہیں بلکہ قانون کا وضع کرنا ہے۔

الفاظ کی تشریح اور تعبیر کرنے کا جو طریقہ میرے فاضل دوست نے تحریر فرمایا ہے، وہ کسی طرح سے بھی درست معلوم نہیں ہوتا کہ

غلام اور عبد میں مواطات ہے۔

مرتضی اور اللہ میں مواطات ہے۔

اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود قرار دینے کے لئے لفظ عیسی کے صاف وصریح معنوں سے جو قرآن کریم اور حدیثوں میں ابن مریم کے لئے گئے ہیں، اختلاف کر کے دنیا کے مسلمانوں کے مسلمہ مسئلہ سے مختلف ہو کر دوسرے معنی مفید مطلب پہنانا کیوں کر درست ہو سکتا ہے۔

قادیانی حضرات نے غلام احمد ولد غلام مرتضی کو مواطات کے سانچہ میں ڈھال کر محمد بن عبداللہ قرار دینے کی کوشش بے فائدہ فرمائی ہے۔

اگر کوئی جواب میں کہے کہ جس طرح آپ مواطات قائم فرماتے ہیں ہم بھی اسی طرح مواطات قرار دیتے ہیں اور وہ یہ حجت پیش کریں کہ غلام اور علام میں توافق صورتی ہے، اور علام باشہ اور چرغ کو کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجنان لاشه درند مے کہ دستانے کند رستم
میران باشه در روزے کہ طوفانے کند صرصه
ز میع روان چرغ جو یر چرغ
پر آواز را شگران مرغ مرغ

اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی، باشہ اور چرغ ہیں، تو کیا قادیانی حضرات اس مواطات کو مان لیں گے۔ اور مرزا قادیانی کو اس قسم کی مواطات کی بنا پر ایک شکاری پرندہ باشہ اور چرغ سے تشبیہ دیں تو وہ قبول کر لیں گے؟

جب قادیانی حضرات اس قسم کی مواطات کو تسلیم نہیں فرماتے، تو ان کی قائم کی ہوئی مواطات کو کیوں کر تسلیم کر لیں گے۔ ترمذی کی اس حدیث کو

و الذی نفسی بیده لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجذیه و یفیض المال حتی لایقبله احد

(ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

ملاحظہ فرمائیے۔ اس حدیث میں لفظ ابن مریم صاف ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے:

قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذانزل ابن مریم من السماء فیکم و امامکم منکم

اس حدیث میں لفظ ابن مریم من السماء ہیں۔

ان کے سوا اور بھی کئی حدیثیں ہیں جن میں لفظ ابن مریم من السماء صاف ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کا صرف یہ فرمانا

صحاح کی حدیثوں کو مانتا ہوں اور بخاری اصح الکتب ہے اور بعد کتاب اللہ کے وہی ہے اور وہ واجب العمل ہے، ان پر میرا یقین ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس طرح مانا جاسکتا ہے۔

حدیث اول الذکر میں ان امور کا بیان ہے جو حضرت عیسیٰ نازل ہوکر انجام دیں گے اور حدیث آخر الذکر میں الفاظ ابن مریم کے بعد امامکم منکم آئے ہیں اور اس لفظ سے صاف حضرت عیسیٰ مراد ہیں۔

اس سے پہلے بھی مسلم کی حدیثیں لکھ چکا ہوں۔ اس میں لفظ امیر ھم ہے اور تفصیل سے میں بتلا چکا ہوں کہ امیر سے مہدی مراد ہیں۔ اسی طرح حدیث بخاری میں امامکم منکم سے حضرت عیسی مراد ہیں ان حدیثوں سے صاف وصریح مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین کی محولہ حدیث لا مھدی الا عیسی ابن مریم پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ اور اس ایک حدیث کے مقابلہ میں میں نے متعدد ایسی حدیثوں کا حوالہ دیا ہے جو سب کی سب صحاح ستہ کی ہیں۔ پس ان حدیثوں سے ثابت ہے کہ مہدی اور عیسی علیحدہ علیحدہ ہیں۔

سورہ نساء میں اللہ تعالی نے صاف فرمادیا ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء : ۸۰)

جس نے حکم مانا رسول اکرم ﷺ کا اس نے حکم مانا اللہ تعالی کا

پس ظاہر ہوا کہ رسول اکرم ﷺ کے صاف احکام کو نہ ماننا اللہ تعالی کے حکم سے روگردانی ہے۔ جب کہ حدیث میں صاف الفاظ میں ابن مریم لکھا ہوا ہے، تو ان الفاظ کو نظر انداز کر کے صرف ایک جملہ لا مھدی الا عیسی سے یہ استدلال کرنا کہ اس کا مدلول میں ہوں، خدا کے حکم سے روگردانی اور نافرمانی کرنے کے مماثل ہے جو شخص اللہ کے حکم کی نافرمانی کرے اس کیلئے کیسے سخت احکام ہیں۔ حدیث ہے کہ

من رغب عن سنتی فلیس منی (مشکوۃ ۔ص ۲۷)

جس نے میری نافرمانی کی وہ میری امت سے نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو امتی ہونے کا دعوی ہے اور پھر آنحضرت ﷺ کی صاف حدیثوں سے نافرمانی اور روگردانی کی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے اور پھر نازل ہونیکے متعلق میری رائے

حضرت عیسی ابن مریمؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے اور پھر نازل ہونے کے متعلق علماء کی رائے تو میں لکھ چکا ہوں لیکن میں اپنی رائے بھی اس امر کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اصلی واقعہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے آسمان پر اٹھائے جانے کا مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک متفق مسئلہ ہے البتہ اختلاف ہے تو یہ ہے کہ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر چڑھائے گئے اور بغیر صلیب پر چڑھائے جانے اور اسی طرح فدیہ ہونے کے انسانوں کی نجات نہ ہوسکتی تھی۔ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ بغیر صلیب پر چڑھانے کے خداتعالی نے زندہ آسمان پر اٹھالیا جیسا کہ خود خدانے قرآن مجید میں وہ الفاظ ارشاد فرمائے ہیں جو حضرت عیسیؑ کی زبان سے نکلے تھے جو حسب ذیل ہیں

و السلا م علیّ یو م ولد ت و یو م امو ت و یو م ابعث حیا (مریم : ۳۳)۔

اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن پھر زندہ اٹھایا جاؤں گا

فلماتو فیتنی کنت انت الر قیب علیھم و انت علی کل شیء شھید

(مائدہ:۱۱۷)(پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو ان پر نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور محمد بن اسحاق نے بھی جیسا کہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے متو فيك کے معنی مميتك اور اسی طرح تو فیتنی یعنی جب تو نے مجھے موت دی لئے ہیں۔ لیکن اس موقع پر یہ عرض کرنا ضرور ہے کہ البتہ بعض علماء اسلام میں اس امر میں اختلاف رہا۔ اکثروں کا خیال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر نہیں چڑھائے گئے بلکہ اپنی موت سے مرے۔ بلحاظ آیت قرآنی میری رائے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نہ صلیب پر چڑھائے گئے، نہ مارے گئے، بلکہ جیسا کہ خداتعالی نے فرمایا ہے ما صلبو ہ و ما قتلو ہ آسمان پر اٹھالئے گئے۔

مجھے تعجب ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے واقعہ موت کو تسلیم فرمالیا جس سے ان کے مقصود پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا، لیکن رفعه الله الیه سے اختلاف فرمایا۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اس قسم کے الفاظ چار جگہ آئے ہیں۔ دو آیتیں اوپر مع ترجمہ لکھ دی گئی ہیں۔ ان میں سے پہلی آیت میں لفظ تو فیتنی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ مجھے وفات دی کیا جائے، تو بحث یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ کو خدا نے جب دنیا میں موت دے دی تو وہ پھر کیسے آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

متعدد حدیثوں سے اور خود اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے جو سورہ النساء میں صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے ان کو اٹھا لیا۔ جو لوگ توفی کے معنی وفات کے لیتے ہیں وہ چند ایسے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کا مرنا تسلیم کیا ہے۔ لیکن تو فی کے لغوی معنی دیکھنا چاہیے کہ لغت عرب میں تین معنی ہیں۔

۱۔ مرجانے کے ، جیسے الله یتو فی ا لا نفس حین مو تها ۔

۲۔ سوجانے کے ، جیسے و هو الذی یتو فا کم با للیل۔

۳۔ اٹھالینے اور پھیر لینے کے، جیسے فلما تو فیتنی اور انی متو فیك۔

سورہ مائدہ میں تو فیتنی اور سورہ آل عمران میں متو فیك یہی دو لفظ بحث طلب رہتے ہیں۔

میرا خیال یہ ہے کہ جب سورہ نساء کی آیت کے الفاظ

ما قتلو ہ و ما صلبوہ و لکن شبه لهم و ان الذین ا ختلفوا فیه لفی شك منه

(النساء: ۱۵۷-۱۵۸)

کے ساتھ الفاظ تو فیتنی اور متو فیك دیکھے جائیں تو ان علماء کی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے جنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ اٹھا لئے گئے اور ان دونوں لفظوں کے لغوی معنی اٹھا لینے ہی کے کرنے پڑیں گے

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضرت عیسی بن مریمؑ نہ مارے گئے نہ صلیب پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھا لیا۔

میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی) نے ایک آیت پر استدلال کیا ہے

ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد (الا نبیاء: ۳۴)

بے شک خلد تو کسی کے لئے دنیا میں نہیں ہے

یہی منشاء کل نفس ذا ئقه المو ت کا ہے۔

دنیا میں کوئی نفس ابدالا باد نہیں رہ سکتا۔ لیکن جس آیت کا حوالہ میرے دوست نے دیا ہے، اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ حضرت عیسیٰ کو موت ہے ہی نہیں۔ بلکہ نزول کے بعد قیامت سے پہلے مریں گے۔اور یہ دونوں لفظ تو فیتنی متو فیك اس وقت صادق آئیں گےاور خدا تعالی کا ارشاد پورا ہوگا۔

سورہ مریم میں لفظ امو ت آیا ہےیعنی میں ماروں گا۔مگر کب ماروں گا،اس کی کوئی صراحت قرآن کریم میں نہیں ہے۔لیکن میں نے حدیث سے اس سے پہلے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نزول ہوگا اوراس کے بعد وہ مریں گے۔قرآن کی آیتوں کی جولوگ من مانی تاویلات کرتے ہیں ان کی نسبت اللہ تعالی نے صاف حکم دیا ہے

فا ما الذین فی قلو بھم زیغ فیتّبعو ن ما تشا به منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله (آل عمران:۷) جن لوگوں کے دل پھرے ہوئے ہیں (یعنی کجی ہے) باطل کی طرف وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی نیت سے من مانی تاویلات کرتے ہیں

جب کہ اللہ تعالی نے صاف فرمادیا ہے کہ ما قتلوہ وما صلبوہ یعنی یہودیوں نے حضرت عیسی بن مریم کو قتل نہیں کیا اور صلیب پر نہیں مارابل رفعه الله الیه بلکہ اللہ تعالی نے اپنی طرف اٹھالیا،تو اس کے خلاف من مانی تاویل کرنا کہ خود عیسی کہلائیں کس قدر افسوس کے قابل ہے۔ناظرین سیاق عبارت سے آیتوں کے خود نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی قرآن کو تو مانتے ہیں لیکن ان کا ماننا اختیاری معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ کے بن باپ کے پیدا ہونے سے انکار نہیں کرتے ،لیکن اس امر سے انکار ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے۔تعجب ہے کہ خدا کی اس قدرت کو ماننا کہ حضرت آدم کو اللہ نے بن ماں باپ پیدا کیا اور حضرت عیسی کو (جن کی ماں بھی تھیں) بن باپ پیدا کیا اور خدا کی اس قدرت کو تسلیم نہ کرنا جو حضرت عیسی کو آسمان پر اٹھالئے جانے اور دوبارہ زمین پر نازل کرنے کے متعلق حدیثوں میں بیان کی گئی ہے نہایت تعجب کی بات ہے۔

حضرات قادیانیوں کو حضرت عیسیٰ کا دوبارہ نازل ہونا اس وجہ سے ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی دنیا میں مرگئے۔ پہلے تو یہ کہ اس دنیا میں ان کے مرنے کا خیال ہی غلط ہے،دوسرے یہ کہ اگر فرض کیا جائے کہ وہ اسی دنیا میں مرگئے تو اللہ کے پاس کیا مشکل ہے کہ پھر دوبارہ ہی اس کو دنیا میں پیدا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگلے زمانہ میں بھی لوگ اس قسم کا خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ بن باپ کے کس طرح پیدا ہو گئے؟ تو خدا نے قرآن پاک میں ان لوگوں کو اس آیت کے ذریعہ سے مخاطب کر کے فرمایا

انّ مثل عیسی عند الله کمثل آ دم خلقه من ترا ب ثم قال له کن فیکو ن

(آل عمران:۵۹) (بے شک عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم کی۔ اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا پھر اس سے فرمایا آدم ہو جا، وہ آدم بن گیا)۔

دیکھئے خدا نے خود کیسی مثال دے کر بندوں کو سمجھایا ہے۔ جس خدا کو یہ قدرت ہے کہ مٹی سے انسان ناطق بنائے کیا اس کو یہ قدرت نہیں ہے کہ حضرت عیسی کو مرنے کے بعد پھر دنیا میں لائے۔

یہ امر مرزا غلام احمد قادیانی نے بالکل اپنے اختیار میں کر لیا ہے کہ قرآن شریف کی جس آیت یا جزو آیت کو اپنے مصالح کے لحاظ سے جس طرح متعلق کرنا چاہا متعلق کر دیا۔ اسی طرح حدیثوں کے جزو کو جس طرح چاہا استعمال کیا۔

سورہ مریم میں جو الفاظ یو م امو ت و یو م ابعث حیا (مریم:۳۳) خدا نے فرمائے ہیں تو غالبًا یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ جو لفظ زبان سے حضرت عیسی کے نکلے تھے وہی الفاظ قرآن میں بیان ہوئے ہیں یعنی جس دن پھر زندہ ہوں گا۔ پس حضرت عیسی اس دنیا میں مر گئے۔ یہ استدلال صحیح نہیں ہو سکتا اس وجہ سے کہ میں نے وہ حدیث نقل کر دی ہے کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد نازل ہونے کے حضرت عیسی بن مریم اس دنیا میں زندگی بسر کریں گے اور اس کے بعد مریں گے اور اس وقت لفظ اموت صادق آئے گا اور الفاظ یوم ابعث حیا اس وقت صادق آئیں گے جب سب کے ساتھ قیامت کے دن قبر سے زندہ ہوں گے۔ اس کے مان لینے سے مرزا قادیانی کے ادعائے نبوت پر اثر پڑتا ہے۔ اگر وہ اس طرح مان لیں کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی کو اٹھا لیا تو پھر ان کا دنیا میں آنا ماننا پڑے گا اسی لئے رفعه الله الیه سے دوسرا مطلب لیا گیا ہے۔

اس موقع پر بھی سیاق عبارت سے صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالی نے اپنے پاس اٹھا لیا منزلت بڑھانے کے معنی نہیں لئے جا سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا قادیانی، مسیح اور ظلی نبی تھے

اب میں دوسرے نتیجہ سے بحث کرتا ہوں جو میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) کی تحریر سے نکلتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسی نہیں بلکہ مسیح محمدی ہیں، اس لئے وہ ظلی نبی یا شریعت محمدی کے متبع نبی ہیں جن کا ذکر حدیث میں بہ لفظ نبی ہوا ہے۔ خداوند کریم نے مریم کے بیٹے حضرت عیسی کی نسبت مسیح کا لفظ استعمال فرمایا ہے هو المسيح ابن مريم وہ مسیح بیٹا مریم کا۔ اسی طرح قرآن شریف میں اور دوسرے مقامات پر حضرت عیسی کی نسبت مسیح فرمایا۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ خدا کے فرمان کے خلاف مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح بننے کی کوشش کی اور اعتراضات سے بچنے کے لئے لا مهدی الا عيسى سے مدد لے کر مہدی اور عیسی کو ایک شخص قرار دینا چاہا اور لفظ مسیح کے ساتھ ایک لفظ محمدی زیادہ کر کے مسیح محمدی کہلانے کی کوشش فرمائی۔ اس امر کا کچھ خیال نہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالی نے مسیح کا خطاب خاص حضرت عیسی کو دیا ہے تو میں کیوں کر مسیح یا مثیل مسیح ہو سکتا ہوں۔ لفظ مثیل بھی اعتراضات سے بچنے کے لئے بطور ڈھال کے استعمال کیا گیا اور صرف مثیل مسیح ہی کہہ کر ساکت ہو جاتے، لیکن جب دیکھا کہ اس لفظ پر بھی اعتراضات ہوں گے تو ایک لفظ محمدی اور بڑھا دیا گیا۔ اگر وہ فی الحقیقت مسیح تھے جن کا نام اللہ نے اسمه المسيح عيسى ابن مريم رکھا اور حدیث کے الفاظ نبی الله کے مدلول خود وہ اپنے آپ کو قرار دیتے ہیں تو خاصے عیسی مسیح ٹھہرتے ہیں پھر لفظ مثیل کی ضرورت کیا تھی۔ اور جب لفظ مثیل استعمال کیا گیا تو نبی الله نہیں قرار پا سکتے کیونکہ مثیل کبھی اصل نہیں ہو سکتا۔ اگر اصل مسیح بننے کی کوشش کرتے تو بے شک حدیث میں جو ہر جگہ لفظ نبی الله استعمال ہوا ہے اس سے مدد لے سکتے جب اصلی مسیح نہیں بلکہ مثیل مسیح ہیں تو مثل کبھی اصل نہیں ہو سکتی جیسے کہ نقل کبھی اصل نہیں ہو سکتی پھر مثیل کیوں کر نبی ہو سکتا ہے؟

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کبھی تو حدیث سے مدد لے کر اصل مسیح بننے کی کوشش کی گئی اور کبھی مثیل مسیح بننے کی فکر کی گئی اور اس سے بھی بڑھ کر لطف کی بات یہ کہی گئی کہ مسیح محمدی، تو مرزا غلام احمد قادیانی کے متزلزل بیانات سے کوئی ایک بات بھی صحیح طور سے ان کے متعلق نہیں کی جا سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی تو یہ فرمایا جاتا ہے کہ عیسی اسی دنیا میں مر گئے اور آسمان پر اٹھا لئے گئے۔اور کبھی اس حدیث کو جس میں حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ دنیا میں نازل ہونیکا ذکر ہے جس میں نبی اللہ چار جگہ استعمال ہوا ہے اپنے آپ سے منسوب کر کے نبی بننا چاہتے ہیں۔

غرض ایک بات دوسری بات کے خلاف ہے۔بہرحال نبی مشہور کرنا دنیا کو یقین دلانا ہے کہ میں جنتی ہوں کیونکہ نبی کے جنتی ہونے میں کوئی شبہ نہیں کرسکتا گویا مرزا غلام احمد قادیانی نبی مشہور کر کے بالفاظ دیگر یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ میں جنتی ہوں لیکن حدیث میں ہے من قال انا فی جنة فهو فی النار ۔جس شخص کو جنتی ہونے کا زعم ہو تو وہ دوزخی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے معتقد میرے لائق دوست کی تحریرات سے صاف معلوم نہیں ہوتا کہ مرزا قادیانی کو لوگ مثیل مسیح سمجھیں یا مسیح محمدی، یا مسیح ناصری یعنی حضرت عیسی ؟

کبھی ان حضرات کا یہ دعوی ہے کہ مرزا قادیانی مسیح محمدی ہیں، مسیح ناصری یعنی حضرت عیسی نہیں ہیں۔اور کہیں یہ تحریر فرمایا ہے کہ مرزا قادیانی وہ نبی اللہ ہیں۔ جہاں نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اسکے ساتھ ہی عیسی کا لفظ بھی ہے جس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسی کی نسبت وہ لفظ نبی اللہ کا آیا ہے۔لوگ مرزا قادیانی کو وہ نبی اللہ تو نہیں مان سکتے جن کا ذکر حدیث میں ہے،لیکن مجھے تعجب ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد جو کچھ بننا چاہتے اسی ایک بات پر کیوں نہیں قائم ہو گئے۔

یا تو وہ اس بات پر جمے رہتے کہ میں مسیح ناصری نہیں ہوں جو مریم کے بیٹے تھے بلکہ میں مسیح محمدی ہوں۔یا صاف یہ فرمادیتے کہ عیسی مسیح میں ہی ہوں۔اگر عیسی مسیح ہونے کا دعوی کرتے تو بے شک اس حدیث کے مدلول قرار پاسکتے جس میں لفظ نبی اللہ استعمال ہوا ہے جب کہ ان کو عیسی مسیح ہونے کا دعونہیں ہے اور ایک نئی مسیحیت موسومہ مسیح محمدی ایجاد کی گئی تو خواہ مخواہ حدیث مذکورہ بالا کو جس میں عیسی اور لفظ نبی اللہ لکھا گیا ہے اپنے آپ سے کیونکر متعلق کر سکتے تھے۔

بقول ان کے حضرت عیسی تو اسی دنیا میں مر گئے اور آسمان پر نہیں گئے تو پھر ان کا نازل ہونا بھی ناممکن ہے۔ان کے اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسی تو دنیا میں نہیں آسکتے۔اس صورت میں وہ حدیث ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرے سے غلط ہو جاتی ہے۔ جب وہ حدیث غلط ٹھہری جس میں حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے کا ذکر ہے تو اس حدیث میں جو لفظ نبی اللہ استعمال ہوا ہے وہ مرزا قادیانی سے کیونکر متعلق ہو سکتا ہے۔ ان حالات کے اعتبار سے قادیانی حضرات کا استدلال کہ حدیث مذکورہ بالا میں لفظ نبی اللہ چار جگہ استعمال ہوا ہے اور وہ نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں، باطل ہو جاتا ہے۔

حدیث کی رو سے اگر نبی بننا چاہیں تو مقدم امر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد، ابن مریم ہونے کا ثبوت دیں ۔اس کے بعد حدیث کے الفاظ نبی اللہ کے مدلول ہونے کا دعویٰ کریں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ دعویٰ کریں مسیح محمدی ہونے کا، اور ثبوت میں اس حدیث کو پیش کریں جو عیسیٰ مسیح ناصری سے متعلق ہے جب کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری اور ہے جو اسی دنیا میں مر گئے اور اب وہ نہیں آئیں گے، اور میں مسیح محمدی ہوں اور مثل مسیح کے ہوں، تو اس حدیث سے استدلال کرنا جو صاف طور پر مسیح ناصری سے متعلق ہے اور جس میں مسیح ناصری کے نازل ہونے کا ذکر ہے اور جس میں لفظ نبی اللہ استعمال ہوا ہے کوئی بھی پسند نہیں کرے گا جب کہ خود ان کا دعویٰ یہ ہے کہ میں مسیح ناصری نہیں ہوں بلکہ مسیح محمدی ہوں تو اس حدیث کو جو مسیح ناصری کی شان میں اور جس میں صاف عیسیٰ لکھا ہوا ہے مرزا غلام احمد قادیانی سے متعلق کر کے حدیث کے الفاظ نبی اللہ کو ان سے منسوب کرنا محض ہٹ دھرمی معلوم ہوتی ہے۔

مجھ کو کمال تعجب ہوتا ہے جب وہ الفاظ سنتا ہوں جو تیرہ سو سال سے کسی نے اسلامی کتب میں نہیں دیکھے اور نہ اسلامی ممالک میں سنے گئے۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ مسیح محمدی یہ کیسا لفظ تراشا گیا۔ اللہ نے پنجاب کی مٹی میں شائد ایسی خاصیت رکھی ہے کہ وہاں ایسے زندہ دل لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ نئی باتیں اور نئے لغوی معنی اور نئی اصطلاحات مقرر کریں۔ اسی لئے غالباً سر سید احمد خان نے پنجابیوں کو زندہ دلان پنجاب کے معزز خطاب سے مخاطب فرمایا تھا۔ زندہ دل نئے نبی نے آخر مسیح محمدی کا ایک نیا جملہ دنیا میں رائج کر دیا۔ نہیں نہیں دنیا میں نہیں بلکہ انڈیا میں دنیا کا نام میں نے غلطی سے لیا۔ دنیا کے دیگر اسلامی ممالک میں جا کر ایسے نئے جملے تراشنے کی مرزا غلام احمد قادیانی کی مجال نہیں ہو سکتی تھی وہاں جا کر نئے نبی یا مسیح محمدی بنتے تو فوراً خبران کی لے لی جاتی لیکن انڈیا میں سرکار انگریزی نے ہر شخص کو آزادی دے رکھی ہے، یہاں جو چاہے نبی بنے جو چاہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسیح محمدی بن جائے یہاں تو کوئی یہ بھی دریافت نہیں کرتا کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا نے انڈیا کے لئے ہی غالباً ظلی نبی بنا کر بھیجا اور خاص نام ظلی نبی خدا نے رکھا سبحان اللہ! کیا پاک نام ہے جو ہمارے کان سن رہے ہیں۔

انڈیا کے ظلی نبی کا جادو انڈینز پر کچھ تو آخر چل گیا لیکن یہ جادو دوسرے اسلامی ممالک میں نہیں چل سکے گا۔ وہاں کے لوگ مسیح اور ظلی نبی وغیرہ الفاظ سنیں گے تو انڈیا کی اسلامی حالت کی بڑی تعریف کریں گے بلکہ عجب نہیں کہ خاص قادیان کی مٹی کو پارسل کے ذریعہ سے طلب کر کے کیمیکل انالائز (کیمیاوی طور پر اجزاء کو تحلیل کرنا) کر کے دیکھیں کہ اللہ نے قادیان کی مٹی میں کون سا جزء یا اجزاء زیادہ پیدا کئے ہیں کہ وہاں کی سرزمین سے نبی پیدا ہوتے ہیں بلکہ عجب نہیں کہ ہر موسم بارش پر ایک نبی کے پیدا ہونے کی امید کریں اور یہ خیال کریں کہ جس طرح خاص خاص دھاتیں خاص خاص ملک کی سرزمین میں پیدا ہوتی ہیں اسی طرح نبی کے پیدا کرنے والی دھات قادیان کی سرزمین میں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح محمدی کی ایک نئی اصطلاح تراش کر اور ظلی نبی کی ایک نئی نبوت نکال کر اپنے آپ کو نبی اللہ بنانے کی کوشش کی رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو صحیح مسلم سے مروی ہے

ا ما بعد فا ن خیر الحد یث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد ﷺ و شر الا مور محد ثا تھا و کل بد عۃ ضلا لۃ (مشکوۃ ص ۲۷)

یعنی اچھی باتوں سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ اور بہتر راہوں میں سے بہتر راہ محمد کی ہے۔ اور سب سے برا کام وہ ہے جو نیا ہے، اور نئی چیز گمراہی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو بات قرآن اور حدیث میں نہ ہو یعنی مسیح محمدی اور ظلی نبوت کا کوئی ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی من گھڑت اصطلاح مقرر کی۔ کیا یہ گمراہی نہیں ہے۔ ایک اور حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ

من ا حد ث فی امر نا ھذا مالیس منہ فھو رد

جس شخص نے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین میں جو چیز اس میں نہیں، تو وہ چیز باطل اور رد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی نے جو نبوت نکالی ہے وہ نہ تو قرآن کی رو سے، اور نہ حدیث کی رو سے ثابت ہوسکتی ہے۔ اپنی من مانی اصطلاحیں قائم فرمائیں اور حدیثوں سے کھینچ تان کر نبی بننے کی کوشش کی تو کیا وہ شیخین کی ان دونوں حدیثوں کی رو سے باطل اور مردود نہیں سمجھی جائیں گی۔

ایک اور حدیث ہے

من عمل عملا لیس علیه امر نا فهو رد

جو کوئی ایسا کام کرے کہ جس کے لئے ہمارا حکم نہیں ہے وہ رد ہے ۔

اس حدیث سے بھی ایسا کام جسکے لئے سرور عالم ﷺ کا صاف حکم نہیں ہے مردود سمجھا جائے گا۔

میں نے متعدد حدیثیں لکھ دی ہیں اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح موعود حضرت عیسی ابن مریم ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز مسیح موعود نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ دعوی جو کیا ہے کہ موعود حضرت عیسی بن مریم نہیں بلکہ وہ موعود میں ہوں اور اسی بنا پر ایک نئی اصطلاح مسیح محمدی کی ایجاد کی گئی بالکل غلط ہے اور مرزا قادیانی نے ان حدیثوں کو جو حضرت عیسی کے نزول کے متعلق ہیں زبردستی اپنے آپ سے متعلق کرنے کی بے فائدہ کوشش فرمائی اور مسیح محمدی کا ایک نیا لقب اختیار کر کے آفتاب پر خاک ڈالنے کی کوشش کی ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔

کتاب عقائد احمدیہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مہدی ہونے کا دعوی کیا گیا تو اس امر کا خیال شائد نہ تھا کہ میں نبی کا لقب بھی اختیار کر سکوں گا۔ درثمین فارسی صفحہ ۱۴۴ پر مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک شعر ہے

هست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

مصرع ثانی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ شعر لکھا گیا تو مرزا غلام احمد قادیانی ہر قسم کی نبوت کو مختتم سمجھتے تھے ورنہ لفظ ہر نبوت کبھی نہ لکھتا۔ ہر نبوت سے نبوت تشریعی اور نبوت اتباعی دونوں مراد ہیں یعنی اسوقت تک مرزا قادیانی کے خیال میں ہر قسم کی نبوت ختم ہوچکی تھی آئندہ کوئی نبی خواہ وہ تشریعی ہو خواہ ظلی یا اتباعی کسی قسم کا کوئی بھی آنے والا نہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری اپنی کتاب موسومہ نشان آسمانی صفحہ ۲۸ خزائن ج ۴ صفحہ ۳۹۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ تحریر کیا ہے

اس عاجز کی نسبت کفر اور بے ایمانی کا فتوی لکھا گیا ہے اور دجال ...اور کافر نام رکھا گیا ہے میں نے بار بار بیان کیا ہے کہ کوئی کلمہ کفر میری کتابوں میں نہیں ہے اور نہ مجھے نبوت کا دعوی ہے۔

آگے چل کر بیان کیا ہے:

آنحضرت ﷺ کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا (نشان آسمانی ص ۲۸)

فقط، کوئی نبی، میں وہ نبی جو شریعت لائے اور وہ نبی جو شریعت نہ لائے بلکہ ظلی یا متبع نبی سب داخل ہیں۔ اسکے خلاف ایک جگہ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

میں اس کے رسول پر صدق دل سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہو گئیں مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اسکا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے۔

میری سمجھ میں نہیں آیا چراغ کے نور کا نام چراغ کیسا ہوگا۔ چراغ کا نور سب کے اوپر یکساں پڑتا ہے۔ کوئی اس نور سے فائدہ اٹھاتا ہے، کوئی اس نور میں سوتا رہتا ہے۔ جو شخص نور سے فائدہ اٹھائے وہ خود اپنا نام چراغ کیوں کر رکھ لے گا۔ نبوت بمنزلہ چراغ کے ہے جس طرح چراغ کی روشنی سے کوئی شخص فائدہ اٹھاتا ہے یعنی اس کی روشنی میں لکھتا پڑھتا سیتا پروتا ہے دنیا کے کاروبار کرتا ہے۔ اسی طرح نبوت کے نور سے نیک لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور ثواب کماتے ہیں اور جو شخص اس روشنی میں سو رہا ہے اور دنیا کے عجائبات سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ بدبخت بدنصیب ہے لیکن چراغ نبوت کا نور جیسا ایک ولی کامل پر پڑ رہا ہے اسی طرح ایک فاجر فاسق پر پڑتا ہے لیکن وہ ولی جو چراغ نبوت کی روشنی سے بہرہ ور ہو رہا ہے خود اپنے آپ کو چراغ نبوت کہے تو قابل مضحکہ بات ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی کے بڑے ذخیروں سے بہت سے نالے نہریں نکالی جاتی ہیں لیکن کوئی شخص اس نہر یا نالے کو ذخیرہ آب نہیں کہتا۔ نبی کا کام ہے کہ خدا تعالی کی طرف سے ہم لوگوں تک خبریں پہنچا کر ہم کو تنبیہ کرے یہ کام تو خاتم النبیین ﷺ کر چکے اب ہم کو پھر نبی کی ضرورت کیا ہے۔ وہ آخر چراغ نبوت منور ہے اور ابد الا باد دنیا کے ہر گوشہ اور چپہ چپہ پر اپنا نور ڈالتا رہے گا اور وہ نور ایسا ہے کہ دنیا کی کوئی آفت اور کوئی ہوا اس کو بجھا نہیں سکتی۔ اس نور سے فائدہ اٹھانے والے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور سونے والے خواب غفلت میں سو رہے ہیں مگر کوئی شخص جو مثل دوسروں کے نور سے فائدہ اٹھا رہا ہے سونے والوں کو جگا کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں خود چراغ ہوں یا اس چراغ کا جزو ہوں ۔ البتہ چراغ کے نور کے فائدہ ظاہر کر سکتا ہے اور ایسے فائدہ بتلانے والے بہت سے پیدا ہوئے اور پیدا ہوں گے جن کو ہم سب علماء زاہد مجتہد مولوی پرہیزگار ولی آئمہ کہا کرتے ہیں لیکن یہ لوگ محض اس وجہ سے کہ نور سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اپنا نام چراغ نہیں رکھ سکتے۔ ایک انگریزی مثل ہے...

A well is not to be filled with dove.

شبنم کے پانی سے کنواں ہرگز نہیں بھر سکتا

جس طرح شبنم کو بارش نہیں کہہ سکتے اور شبنم سے کنویں نہیں بھر سکتے اسی طرح چراغ نبوت سے نور اخذ کرنے والے خود اپنے آپ کو نبی نہیں کہہ سکتے یہ عجیب منطق مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے کہ نبوت تشریعی کی کامل پیروی سے ظلی نبوت مل جاتی ہے۔

اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ چراغ کی روشنی سے کامل طور پر فائدہ اٹھانے والا خود چراغ ہو جائے گا اور جو نبوت تشریعی کی کامل پیروی کرے گا اس کو ظلی نبوت مل جاتی ہے مرزا غلام احمد کے قول سے یہ نبوت بھی ختم نہیں ہوئی نبوت تشریعی کی کامل پیروی سے نبوت محمدی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور ظلی نبی پیدا ہوتے رہیں گے جو شخص بھی چراغ نبوت سے کامل طور پر فائدہ حاصل کرے وہ محمدی نبی کا ادعا کر سکتا ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے کہیں یہ نہیں بتلایا کہ نبوت محمدی میرے اوپر ختم ہوگئی ہے بلکہ وہ صاف کہتے ہیں کہ یہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ بے چاری امت مرحومہ کے لئے بڑی مشکل کا سامنا ہے کہ جو نبی اس طرح آئندہ آتا جائے گا کہے گا کہ میرے اوپر ایمان لاؤ ورنہ تم منکر قرآن ہو تمہارے پیچھے نماز جائز نہیں اور تم دائرہ اسلام سے خارج ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تکمیل دین کیلئے مرزا قادیانی کی ضرورت تھی

سنن ترمذی کی حدیث بہت صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی قال فشق علی الناس فقال لکن المبشرات فقالوا یا رسول الله و ما المبشرات قال رؤیا المسلم و ھی جزء من اجزاء النبوة (ترمذی ج۲ص۵۳) نبوت اور رسالت تو بالکل منقطع ہوگئی آنحضرت ﷺ کے بعد نہ پھر کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی لیکن مبشرات، تو لوگوں نے عرض کیا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا کہ مسلمان کا رؤیا جو ایک جزو ہے اجزائے نبوت سے

رؤیا کے معنی وہ حالت جو خواب میں دیکھی جائے اس کے بعد کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کوئی ظلی نبی آنے والا ہے اور تشریعی نبی کا کوئی پتہ چلتا ہے؟ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ الفاظ خاتم النبیین کے بعد کوئی استثنائی شکل نہیں اسی طرح حدیث میں بھی کسی ظلی نبی یا تشریعی نبی یا متبع نبی کا کوئی لفظ نہیں ہے اگر ایسے کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو لا نبی بعدی کے الفاظ خاص استثنی کے ساتھ ارشاد نہ ہوتے بلکہ لا نبی بعدی لکن الظلی فرمائے جاتے صرف لکن المبشرات ارشاد نہ ہوتا۔ اس لفظ لکن نے ظلی نبوت بند کردی ان الرسالة و النبوة قد انقطعت کی سیاق عبارت بھی صاف بتلا رہی ہے کہ کوئی نبوت خواہ وہ تشریعی کے نام سے ہو یا ظلی کے طور پر باقی نہیں رہی۔

جو چیز مستثنی ہے وہ بتلا دی گئی ہے یعنی مبشرات اور حدیث صحیح مسلم کی رو سے تو ایسا شخص نبی نہیں جس نے بیت اللہ کا حج نہ کیا ہو جو نبی ہوگا وہ ضرور حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہوگا۔ چنانچہ ما من نبی الا حج البیت الله شائد قادیانی ظلی نبی کے لئے حج فرض نہ ہوگا یا وہ مستثنی ہوگا اسی لئے مرزا قادیانی بغیر حج کے نبی ظلی ہوگئے۔ ایک اور حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی سن لیجئے :

قال رسول الله ﷺ لعلی انت منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے علی کو تو میرا ایسا ہے جیسا ہارون تھا موسی کا لیکن یہ کہ نہیں ہے کوئی نبی بعد میرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب خیال فرمائیے کہ اس حدیث میں بھی لا نبی بعدی کے ساتھ استثنیٰ کسی ظلی نبی یا متبع کا نہیں ہے اس حدیث کی سیاق عبارت صاف یہ بتلا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی کو کس مصلحت سے اس موقع پر ارشاد فرمایا ہے بادی النظر میں :من موسی تک مطلب ختم ہو جاتا ہے اور ختم ہو سکتا تھا لیکن لوگوں کو شبہ ہوتا کہ جب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے حضرت علی کی شان میں یہ الفاظ نکلے کہ تم میرے سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسی سے تھی تو حضرت علی کا رتبہ بھی مثل ہارون کے ہے اور چونکہ حضرت ہارون بھی نبی تھے اس لئے لوگوں کو شبہ ہوتا کہ حضرت علی کا رتبہ بھی نبی کا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد نبی کریم ﷺ کے حضرت علی کو لوگ نبی کے درجہ پر پہنچا دیں یہ ارشاد ہوا لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں، ورنہ بظاہر اور کوئی قرینہ اس حدیث میں لا نبی بعدی فرمانے کا معلوم نہیں ہوتا ہے۔تو اب خیال کیا جائے کہ اس قدر احتیاط خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اور صاف حکم ہو گیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی ظلی نبی کیوں کر ہو سکتے تھے۔خصوصاً اس صورت میں کہ ظلی نبی کا کوئی لفظ کسی حدیث میں نہیں اور ان حدیثوں میں جن کی رو سے نبی کے آنے کی نفی کی گئی ہے کوئی استثنیٰ نہیں ہے۔اگر ظلی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو کون امر مانع تھا کہ قرآن کریم میں یا کسی حدیث میں صاف طور پر ظلی نبی کے آنے کا ذکر نہ کر دیا جاتا اور کھینچ تان کر تاویل کرنے کے امکان کا خاتمہ نہ کر دیا جاتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا ظلی نبوت اس کو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظل ہو کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے نادان آدمی نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مردہ مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہو جائے مگر خدا نہیں چاہتا۔نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالی نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات مخاطبات الہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں۔خدا کی یہ اصطلاح ہے کہ کثرت مکالمات اور مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں غیب کی خبریں دی گئی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں ظلی نبوت اس لئے ہے کہ اسلام تازہ رہے۔ یہ بات سن کر ہم کو ہنسی آتی ہے اسلام کے تازہ رکھنے کے لئے کیا ظلی نبوت ضروری ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا آج تک ظلی نبی کے نہ ہونے سے خدانخواستہ اسلام باسی یا مردہ ہو گیا تھا؟ اسلام تو قیامت تک تازہ اور زندہ رہے گا کیا مرزا قادیانی ظلی نبی بن کر نہ آتے تو چین کے ۸ کروڑ مسلمانوں کا اسلامی مذہب باسی یا مردہ ہو جاتا؟ اور اب جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ہوا بھی وہاں نہیں پہنچی خدانخواستہ اسلام مردہ ہو گیا؟ یا عربستان اور عراق عرب اور ایران اور افغانستان، بخارہ، روس، شام، ملک افریقہ میں جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام تک کو نہیں جانتا خاکش بہ دہن کیا اسلام مردہ ہو گیا یا مردے ہونے کی نوبت پہنچ گئی۔ اور کیا مرزا قادیانی کی ظلی نبوت ان ممالک کے لوگ تسلیم نہ کریں گے تو ان کا مذہب اسلام مردہ ہو جائے گا۔

کیا ظلی نبیوں کے بغیر اسلام تازہ نہیں تھا؟ چہ مرزا قادیانی چہ خفیہ و چہ بیدار۔ جب مرزا قادیانی نے ظلی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو اسلام کیا تازہ نہ تھا۔ جو حالت اسلام کی ان سے پہلے تھی وہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بھی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گی۔ جو شخص سمجھ دار ہو مرزا قادیانی کی ایسی باتوں کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی جو یہ فرماتے ہیں کہ

خدا نے نبوت اور رسالت کا لفظ اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے

ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ کس طرح اور کس مقام پر اور کس ذریعہ سے صدہا مرتبہ اپنی وحی میں مرزا غلام احمد کی نسبت نبوت اور رسالت کا لفظ استعمال کیا ہے؟

کاش ایک مرتبہ کی اس قسم کی وحی وہ بتلا دیتے، صدہا مرتبہ کی وحی وہ اپنے واسطے محفوظ کر رکھتے۔ کتاب عقائد احمدیہ کے صفحہ ۶، ۷ میں تو ایسا کوئی حوالہ نہیں دیا کہ کس طرح صدہا مرتبہ وحی میں مرزا قادیانی کی نسبت رسالت اور نبوت کا لفظ استعمال کیا گیا۔ شائد یہ زبانی جمع خرچ ہے۔ وحی کا جو دعویٰ اس موقع پر کیا گیا ہے اس پر تو میں آگے چل کر روشنی ڈالوں گا لیکن یہاں اس قدر بیان کرنا کافی ہے کہ یہ دعویٰ بے دلیل ہے بلکہ خود مرزا قادیانی کے قول سے اس کی تردید ہوتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ہو کتاب عقائد احمدیہ صفحہ ۱۹ جہاں صاف لکھا ہے کہ:

وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول کریم ﷺ پر ختم ہوگئی،

پھر کس طرح صدہا مرتبہ وحی میں خدا نے مرزا قادیانی کی نسبت نبوت اور رسالت کا لفظ استعمال کیا آگے چل کر مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بیان کیا ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹ کتاب مذکور

خدا کی اصطلاح ہے کہ کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام خدا نے نبوت رکھا ایسے مکالمات جن میں غیب کی خبریں دی گئی ہوں،

یہ اصطلاح خدا کی معلوم نہیں مرزا غلام احمد قادیانی کو کس طرح معلوم ہوئی۔ یہ من گھڑت اصطلاح ہے خدا کی اصطلاح کیوں کر ایسی ہو سکتی ہے۔

کثرت مکالمات کا نام نبوت، حدیث میں ہے نہ قرآن میں۔ ایسی اصطلاح کو من گھڑت نہ کہیں تو ہم اور کیا کہیں؟ خدا کی دی ہوئی خبروں کو بندوں تک پہنچانا نبوت ہے نہ کہ کثرت مکالمات۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیں کہ کثرت مکالمات کا نام نبوت ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ عزت مکالمت کی حاصل ہو سکتی تھی یا نہیں اور غیب کی خبریں ان کو دی گئیں یا نہیں۔

اس موقع پر تین دعوی مرزا غلام احمد قادیانی کے لکھنا ضروری ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:

میرا یعنی مجھ مسیح موعود کا دنیا میں بھیجا جانا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔

خدا تو قرآن میں اپنے رسول پاک ﷺ کو مخاطب فرما کر یہ ارشاد فرماتا ہے

الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (المائدۃ:۳)

تمہارا دین آج کے روز میں نے تمہارے لئے کامل کیا اور اپنی نعمت تمہارے اوپر تمام کی

مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ جب تک میں مسیح دنیا میں نہ آتا اسلامی عمارت ہی مکمل نہ ہوتی

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

یہ تو اللہ سے لڑنا ہے۔ اللہ تعالی یہ فرمائے کہ میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا لیکن عجب ہے کہ اللہ تعالی نے معاذ اللہ جھوٹ کہا اور تیرہ سو برس تک دین کی عمارت کو نا مکمل رکھ کر پہلے سے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرما دیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اب تیرہ سو برس بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو بھیج کر دین کی عمارت کو کامل کیا اور اب تک دین کی عمارت نا کامل پڑی تھی ۔

خدا نے اتنے بڑے پیغمبر سرورالانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب دے کر دنیا میں بھیجا اور پھر بھی دین کی عمارت مکمل نہ ہوئی اور یہ عمارت ک ٹوٹی پھوٹی حالت میں چھوڑ کر سرور عالم ﷺ ہم سے رخصت ہوئے اور مرزا غلام احمد نے آ کر اس کو مکمل کیا اور بے چھت کی عمارت کو اپنی ظلی نبوت سے سایہ دار بنا دیا۔ کیا خوب۔

کیا مرزا قادیانی سے خدا ہم کلام ہوتا تھا

مرزا غلام احمد قادیانی کا دوسرا دعوی یہ ہے کہ خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالی کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا ہے اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانہ کے راز میرے پر کھولتا ہے (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۷۰۔۲۷۱)

اس سے قبل مرزا قادیانی نے اشتہار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۲۳۰ میں بھی اسی طرح لکھا تھا جس طرح پنجاب کے اشتہار دینے والے تاجر اشتہار میں گاہکوں کی ترغیب کیلئے اشتہار لکھ دیا کرتے ہیں کہ: لو مال لٹا دیا ہے، اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی نبوت لٹوادی، جس کا جی چاہے تشریعی نبی کی کامل پیروی کرے اور کوڑیوں کے مول ظلی نبوت لوٹ لے۔

ہم اپنے ناظرین کو مرزا قادیانی کے اس فقرہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ انصاف فرمائیں کہ یہ فقرہ کس حد تک صحیح وہ فرماتے ہیں:

ایک قسم کی نبوت ختم نہیں ہوئی جو اس (محمد ﷺ) کی کامل پیروی سے ملتی ہے ،

میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا حضرت ﷺ کی کامل پیروی گذشتہ تیرہ سو سال میں کسی نے نہیں کی اور صرف مرزا قادیانی ہی نے کامل پیروی کی اور اس کی وجہ سے وہ نبی بن گئے؟ اور کیا جس طرح کامل پیروی مرزا قادیانی نے کی اسی طرح کی کامل پیروی دوسرا شخص کرلے تو وہ بھی نبی بن جائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے بیان سے یہ تو بات ثابت ہوتی ہے کہ جو کوئی بھی کامل پیروی کرے گا نبی ہو جائے گا اور اب مرزا قادیانی موصوف نے کامل پیروی کر کے ایک نظیر قائم فرما دی ہے اور کامل پیروی کا طریقہ بتلا دیا ہے، پس لوگ اسی طرح کی کامل پیروی کرتے جائیں گے اور نبی بنتے چلے جائیں گے اور وہ کامل پیروی یہی ہے جو ہم شروع میں لکھتے چلے آئے ہیں اور آئندہ ہماری تحریر سے ثابت ہوتی جائے گی۔ یعنی مرزا قادیانی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے مسلّمہ مسائل سے اختلاف کر کے قرآن شریف کی بعض آیات اور بعض حدیثوں سے ایک جدا مطلب نکالا، اور نبی بدعت کا آغاز کیا یعنی شرک بالنبوت کہیے یا جداگانہ ظلی نبوت بہر حال ایک نئی اصطلاح قائم کی ، اور مسلمانوں میں ایک جداگانہ فرقہ قائم کر کے اس فرقہ کو سب مسلمانوں سے علیحدہ طریقہ بتلایا، اپنے آپ کو تمام دنیا کے انسانوں پر ترجیح دینے کے لئے ظلی نبی اور مہدی موعود کے لقب اختیار کئے، جس حدیث کو اپنے مطلب کے مفید سمجھا اس کو جزواً یا کلاً لے لیا اور جس کو اپنے مفید نہ دیکھا اس سے اعراض کیا، جو ان کو نبی نہ مانے اس کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھنے کی اپنے فرقہ کے لوگوں کو ہدایت کی۔
غرض یہ کہ یہ ہے کامل پیروی آنحضرت ﷺ کی جو مرزا قادیانی نے کی اور اسی پیروی سے وہ نبی ہو گئے اگر کامل پیروی یہی ہے تو ایسی کامل پیروی کو ہم تو دور ہی سے سلام کرتے ہیں۔ ایسی کامل پیروی مرزا قادیانی ہی کو مبارک ہو۔ مگر میں ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ کیا کوئی آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی سے ایسی نبوت ظلی حاصل کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور کیا مرزا قادیانی نے ظلی نبیوں کے آنے کیلئے اپنی تقریر مذکورہ بالا سے ایک نیا دروازہ نہیں کھول دیا، اور کیا تیرہ سو سال سے کسی نے کامل پیروی نہیں کی تھی؟ اگر کسی نے کی تو کیا ظلی نبی ہونے کا کسی نے آج تک دعویٰ کیا ہے۔

پس بلحاظ ان سوالات کے معزز ناظرین نتیجہ نکال لیں گے کہ مرزا قادیانی کے دعاوی اس قسم کی ظلی نبوت کے متعلق کس حد تک صحیح ہو سکتے ہیں

ان کا یہ تحریر فرمانا کہ

میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وحی کا نازل ہونا حضرت محمد ﷺ کے بعد ختم ہو گیا تھا تو خدا، مرزا غلام احمد قادیانی سے کس طرح ہم کلام ہوتا تھا؟

قرآن کریم میں صاف ارشاد خدا تعالی کا ہے کہ

و ما کا ن لبشر ان یکلمه الله ا لا و حیا او من ورا ء حجا ب او یر سل رسو لًا فیو حی با ذ نه ما یشا ء (الشوری:۵۱)

اور نہیں طاقت کسی آدمی کی کہ اللہ سے بات کرے مگر وحی کے طور سے یا پردہ کے پیچھے سے یا کوئی پیغام لے جانے والا بھیجا گیا ہو کہ وحی پہنچا دے اللہ کے حکم سے جو کچھ وہ چاہتا ہے

اس سے ظاہر ہے کہ کسی انسان کی یہ طاقت نہیں کہ اللہ سے بات کرے۔ پھر مرزا قادیانی خلاف حکم خدا کے خدا سے کس طرح ہم کلام ہوا کرتے تھے۔ وحی تو حضرت رسول اکرم ﷺ کے بعد ختم ہو چکی جس کو انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ وحی کا اترنا ختم ہو چکا تھا۔

وحی کے لغوی معنی مرزا قادیانی شائد اب یہ لیتے ہوں کہ جو بات خدا کی طرف سے دل میں پڑتی ہے وہ وحی ہے تو اس کا جواب تو میں اوپر لکھ چکا ہوں اس کے علاوہ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ خود مرزا قادیانی نے عام طور پر وحی کا ختم ہونا (آنحضرت ﷺ کے بعد) صاف طور پر تحریر فرما دیا ہے اگر یہ مقصود ان کا ہوتا تو اسی وقت صاف تحریر فرما دیتے کہ مجھ پر وحی اسی طرح ہوتی ہے یا وحی سے میرا یہ مطلب ہے اور دل میں جو بات خدا کی طرف سے پڑتی ہے وہ بھی وحی ہے۔

غرض عام طور پر ایسا نہ فرماتے کہ وحی حضرت رسالت مآب پر ختم ہو گئی افسوس مرزا قادیانی نے یہ نہیں بتلایا کہ ان پر وحی کس طرح ہوتی تھی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان پر اس طرح وحی نازل نہیں ہوتی تھی جس طرح کہ اور دوسرے نبیوں پر ہوا کرتی تھی بلکہ مرزا قادیانی نے اپنے خیال اور تصور کو وحی خیال فرما لیا ہے اس طرح کے تصورات اور خیالات کو وحی من جانب اللہ نہیں کہہ سکتے۔ ایسے تصورات اور خیالات تو ہر شخص کو ہوا کرتے ہیں اس قسم کے تصورات کو لفظ وحی سے تعبیر کرنا اللہ پر بہتان کرنا ہے اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا تغلوا فی دینکم و لاتقولوا علی اللہ الا الحق (مائدہ:۷۷)
(اپنے دین کے معاملات میں غلومت کرواور اللہ پر مت کہو سوا سچ کے)

لیکن آیت ما کان لبشر سے یہ تو صاف ظاہر ہے کہ انسان اللہ تعالی سے بجز ان تین طریقوں کے جو آیت مذکور میں ارشاد ہوا ہے اور کسی طریقہ سے بات نہیں کرسکتا، اور مرزا قادیانی کے لئے کوئی چوتھا طریقہ اللہ سے بات کرنے کا معلوم نہیں ہوتا پس وہ وحی جو انبیاء کو ہوا کرتی تھی وہ تو مرزا قادیانی کو نہیں ہوتی تھی۔ اس موقع پر اگر وحی کے لغوی معنوں سے متبعین مرزا قادیانی بحث کریں اور وحی کے وہ اصطلاحی معنی جو اللہ تعالی نے مقرر فرمادیئے ہیں چھوڑ دیں، تب بھی مرزا قادیانی کے دعوی کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ وحی کے لغوی معنی اللہ کی طرف سے کسی بات کا دل میں پڑنا ہے، اور وہ وحی تو سب کو ہوتی ہے، مرزا قادیانی کے لئے کوئی خصوصیت نہیں ہے اور وہ وحی تو شہد کی مکھی کو بھی ہوا کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ نحل میں ارشاد فرمایا

و اوحی ربّك الی النّحل ان اتّخذی من الجبال بیوتاً ومن الشّجر ومما یعرشون (النحل: ۶۸)۔
(اور وحی کی تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف کہ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر بنا)

پس یہ وحی تو جس طرح ایک انسان کو ہوتی ہے اسی طرح ایک شہید کی مکھی کو بھی ہوتی ہے تو اس طرح کی وحی پر اگر مرزا قادیانی فخر کرتے ہیں تو کوئی فخر کی بات نہیں ہے لیکن وحی جو انبیاء کرام کو ہوا کرتی تھی وہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں ہوتی تھی خدا کی اصطلاح میں وہ وحی جو نبیوں کو ہوا کرتی تھی وہ وحی نہیں تھی جو عام طور پر درندوں چرندوں پرندوں کو بھی ہوا کرتی ہے۔

بلکہ وہ وحی جو نبیوں کو ہوا کرتی تھی جس کا ذکر آیت وما کان لبشر میں خدا نے فرمایا ہے اور یہ ارشاد ہوا ہے کہ

انا اوحینا الیك کما اوحینا الی نوح و النبیین من بعدہ (المائدۃ: ۱۶۳)
(بے شک ہم نے وحی کی تیری طرف جس طرح وحی کی نوح کی طرف اور اس کے بعد دوسرے نبیوں پر)

اس آیت میں اور آیت متذکرہ سورہ نحل مذکور بالا میں لفظ وحی خدا نے ارشاد فرمایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وحی جو نبیوں پر کی جاتی تھی وہ وحی نہیں تھی جو عام طور پر درندوں، پرندوں اور چرندوں پر بھی کرتا ہے بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبیوں پر جو وحی ہوتی تھی وہ وحی ایسی ہوتی تھی جیسی کہ نوح پر اور انکے بعد نبیوں پر ہوا کرتی تھی جس کی نسبت خدا نے فرمایا

و کذ لك او حینا الیك رو حا من امر نا ماکنت تدری ماا لکتا ب و لا ا لا یمان و لکن جعلناه نوراً نهدی به من نشاء من عبادنا (شوریٰ:۵۲)(اور اسی طرح وحی کیا ہم نے تیری طرف روح کو اپنے حکم میں سے نہ جانتا تھا تو کتاب کیا ہے اور نہ ایمان لیکن ہم نے اس کو نور کیا)

اس آیت شریف کو ملاحظہ فرمائیں خدا نے کیا فرمایا ہے۔ رسول اکرم ﷺ پر جو وحی ہوتی تھی وہ وہ وحی تھی جو خاص پیغمبروں پر ہوتی تھی جس کی غرض یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سمجھیں اور سمجھائیں اور یہ معلوم کرائیں کہ ایمان کیا ہے اور اللہ نے اس کو نور ہدایت کیا۔ نیز اس وحی کی یہ غرض ہوتی تھی کہ

وکذ لك او حینا الیك قر آنا عر بیّا لتنذ ر امّ القری و من حولها و تنذ ر یو م الجمع لا ریب فیه فر یق فی الجنّة و فر یق فی السعیر (الشوریٰ:۷)(وحی کی ہم نے تجھ پر عربی زبان کا قرآن دیا تا کہ مکہ والوں کو اور جو اسکے اطراف میں رہتے ہیں تو ڈرائے اور اس دن کی خبر سنا کر ڈرائے جس دن لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اس میں شک نہیں کہ اس دن ایک فرقہ جنت میں ہوگا اور ایک فرقہ دوزخ میں)

اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ نبیوں پر جو وحی ہوتی تھی اس وحی سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہوتا تھا رسول اکرم ﷺ پر عربی زبان میں قرآن کو وحی کے ذریعہ سے نازل فرمایا تا کہ آنحضرت ﷺ مکہ والوں کو اور دنیا کے لوگوں کو شرک اور بدعات کی گمراہیوں سے نکالیں۔ وحدانیت کی روشنی میں لائیں اور عاقبت کی خبریں سنا کر اور بہشت اور دوزخ کے حالات بیان فرما کر کر ڈرائیں اور خوش خبری دیں جو لوگ ان ہدایت پر عمل کر کے شرک کی تیرہ و تار راہوں سے نکل کر وحدانیت کی روشنی میں آئیں گے وہ دوزخ میں نہ جائیں گے اور جو لوگ اسی گمراہی میں رہیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا کس بات کی وحی کرتا تھا اور کس ذریعہ سے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

خدا تعالیٰ نے صاف ارشاد فرما دیا ہے

شر ع لکم من الدین ما و صی به نو حا و الذی او حینا الیك و ما و صینا به

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراهیم و موسی و عیسی ان اقیموا الدین و لا تتفرقوا فیہ (شوری:۱۳)

(تمہارے لئے خدانے وہ راہ نکالی دین کی جس دین پرنوح کو چلنے کاحکم دیااور جس دین کاحکم ہم نے تجھ (محمد کو) کو دیا اور جس دین کا ہم نے ابراہیم اور موسی اور عیسی کوحکم دیا دین کو قائم رکھواور اس میں پھوٹ نہ ڈالو)

اس آیت شریفہ سے بھی واضح ہوگا کہ آنحضرت ﷺ پر بھی خدانے وحی کی تو اسی طرح وحی کی جس طرح دوسرے انبیاء کرام پر فرمائی مرزا قادیانی پر کس قسم کی وحی کی اس کا حال کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ محض یہ کہہ دینا کہ میری نسبت خدانے اپنی وحی میں صدہا مرتبہ نبوت اور رسالت کا لفظ استعمال کیا ہرگز ماننے کے قابل نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ مرزا قادیانی کو اسی طرح خیال ہوا ہو جس طرح واعظوں کو ہوا کرتا ہے کہ شرک کی برائیاں اور تثلیث کی بے اصول باتوں کی تردید کی جائے ایک واعظ کی حیثیت سے کام کرکے یہ دعوی کرنا کہ خدانے مجھے وحی کی خیالی پلاؤ پکانا ہے۔

اس جگہ الفاظ شرع لکم من الدین اور اقیموا الدین و لا تتفرقوا بہت غورطلب ہیں۔ جب کہ خدانے خود فرمایا ہے کہ تمہارے دین کے لئے جو شریعت دی اس کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا نبی کس غرض سے کرتا۔ شریعت تو ہم کو دے چکا تھا اور دین کے قائم رکھنے اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنے کا حکم بھی دے چکا ہے۔ پھر مرزا قادیانی کی نبوت کی ضرورت ہی کیا تھی۔ افسوس ہے کہ اللہ تعالی کے حکم کے خلاف دین میں تفرقہ ڈالا گیا اور ایک بدعت نبی نبوت کی ایجاد کی گئی۔

جو بات خدا کی طرف سے کسی غیر نبی کے دل میں اللہ کی طرف سے پڑتی ہے اسے الہام کہتے ہیں۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی نے کئی جگہ تحریر فرمایا ہے کہ

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی تو مرزا قادیانی کو نہیں ہوتی تھی۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ الہام ہوتا تھا تو الہام اور لوگوں کو بھی ہوتا ہے اور اگر الہام ہو تو اس کو ہم کلامی نہیں کہہ سکتے تو پھر اللہ تعالی کس طرح ان سے بکثرت بولتا تھا اور ان کی باتوں کا جواب دیتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من وراء حجاب یعنی پردہ کی آڑ سے بھی خدا نے ان سے بات نہیں کی، نہ مرزا قادیانی کا ایسا دعوی ہے۔ پردہ کی آڑ سے اگر خدا نے کسی سے بات کی ہے تو بجز ذات اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے یا حضرت موسی کے دنیا میں اور کوئی نہیں۔ شب معراج آنحضرت ﷺ سے خدا نے اس طرح بات کی ہے۔

او یرسل رسولاً فیوحی باذنہ کے بھی مرزا قادیانی مدعی نہیں ہیں کیونکہ جبریل یا اور کوئی فرشتہ اللہ کے پاس سے ان کے پاس وحی نہیں لایا کرتا تھا۔

خدا تعالی نے جو تین طریقہ انسان سے بات کرنے کے قرآن کریم میں ارشاد فرمائے ہیں ان میں سے کوئی طریقہ بھی ہم کلام ہونے کا پایا نہیں جاتا تو پھر مرزا قادیانی خدا سے کس طرح ہم کلام ہوتے تھے اور خدا ان سے کیوں کر بکثرت بولتا تھا، اور ان کو کس طریقہ سے جواب دیتا تھا۔

جواب دینا کے تو یہ معنی ہیں کہ جب کوئی سوال خدا سے مرزا غلام احمد قادیانی کرتا تھا اس کا جواب اللہ ان کو دیا کرتا تھا۔ اور جب کہ مذکورہ بالا تینوں طریقہ ہائے مندرجہ قرآن کریم سے کوئی طریقہ گفتگو کا نہ تھا تو اللہ تعالی نے کیا چوتھا طریقہ کلام کرنے کا خاص مرزا قادیانی کیلئے مخصوص کر رکھا تھا جس کا ذکر کرنا قرآن پاک میں خدا نے مناسب نہ جانا۔ یہ دعوی بھی مرزا قادیانی کا ہرگز ماننے کے قابل نہیں ہے کہ خدا ان سے بکثرت بولتا اور جواب دیتا تھا۔

الہام کا ہونا ممکن ہے لیکن الہام ایک ایسی چیز ہے کہ اکثر لوگوں کو ہوتا ہے محض الہام سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شخص دعوی کرے کہ خدا مجھ سے بکثرت بولتا ہے اور مجھے جواب دیتا ہے۔ خدا فرماتا ہے

فالھمھا فجورھا و تقواھا قد افلح من زکاھا و قد خاب من دسّاھا (شمس: ۸۔۱۰) پس اس کو الہام کیا (خدا نے) اس کی بری باتوں کا اور اس کی اچھی باتوں کا خدا نے جس کو فلاح دی اس نے مراد پائی اور جس کی جان کو دبا دیا وہ نامراد ہوا

خدا تو انسان کو بری باتوں کا بھی الہام کر دیتا ہے اور اچھی باتوں کا الہام بھی کر دیتا ہے۔ معلوم نہیں خدا نے مرزا قادیانی کو کن باتوں کا ملہم کیا تھا۔ یہ تو انسان کا اختیار ہے کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے۔ انسان برے کام کرتا ہے تو خدا کی طرف سے اسے الہام ہو جاتا ہے۔ زمانہ حال میں کانشنس کہتے ہیں چور ڈاکو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدمعاش جس قدر برے کام کرتے ہیں خدا تو ان کو بھی پہلے الہام کر دیتا ہے کہ یہ کام جو تو کرنا چاہتا ہے برا ہے دنیا میں کوئی انسان ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ برے کام کو اچھا کام سمجھ کر کرے۔

برے کام کا کرنا انسان برا جانتا ہے مگر اس کا نفس امارہ اور خواہشات نفسانی اس کو ان جرائم کے ارتکاب کی طرف رجوع کر دیتی ہیں تو وہ کام خود انسان سے منسوب ہوتا ہے مگر اللہ نے تو اس کو پہلے سمجھا دیا تھا اور ملہم کر دیا تھا کہ یہ کام جو تو کرنا چاہتا ہے برا ہے مگر جب انسان برے کام کو برا جان کر کرتا ہے تو یہ خود اسکا فعل ہوتا ہے کیونکہ اللہ نے انسان کو عقل دی ہے وہ اچھے برے کام میں تمیز کر سکتا ہے کیا عجب ہے کہ مرزا قادیانی کو خدا نے الہام کے ذریعہ سے مطلع فرما دیا ہو اور مرزا قادیانی باوجود الہام کے بھی اپنے ارادہ سے باز نہ آئے ہوں تو پس الہام کے ہونے سے تو ہم بھی انکار نہیں کرتے الہام تو سب کو ہوتا ہے انسان کو اس کی بری باتوں کی طرف ملہم کرنے کے بعد خدا کے الہام کے خلاف کرنا یا نہ کرنا یہ اختیاری کام انسان کا ہے

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روئد و در شور بوم خس

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ما اصابك من حسنة فمن الله و ما اصابك من سيئة فمن نفسك (النساء:۷۹)

(جو بھلائی تجھ کو پہنچتی ہے وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھ کو پہنچتی ہے وہ تیرے گناہ کی شامت ہے)۔

یہ امر کہ انسان کوئی برا کام کرتا ہے تو وہ اسکے شامت اعمال سے کیوں منسوب کیا گیا ہے یہاں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا کیونکہ وہ ہمارے مبحث سے متعلق نہیں ہے خلاصہ یہ کہ فالهمها فجورها و تقواها کے بعد انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے تو یہ اس کا قصور ہے مگر وہ خاص الہام جو بندگان خدا کو غیر از نبی کے ہوتا ہے وہ تو بموجب حدیث شریف صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بجز حضرت عمر فاروق کے آنحضرت ﷺ کی امت میں سے اور کسی کو نہیں ہو سکتا چنانچہ وہ حدیث شریف یہ ہے

قال رسول الله ﷺ و قد كان فيما قبلكم من الامم محدثون فان يك في امتي احد فانه عمر (مشکوۃ۔ص ۵۵۶) (فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ البتہ پہلی امتوں میں ایسے لوگ تم میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے جن کو اللہ تعالیٰ طرف سے الہام ہوتا تھا اور نیک بات ان کے دلوں میں پڑ جاتی تھی سو اگر ایسا میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمر ہیں)۔

اس حدیث سے مرزا غلام احمد قادیانی کو اور ان کے فرقہ کے لوگوں کو انکار نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت موصوف نے متعدد تصانیف میں یہ امر قبول کیا ہے کہ صحیح بخاری اصح الکتب ہے اور صحیح مسلم کو بھی میں مانتا ہوں اور جب کہ یہ حدیث دونوں اصح الکتب سے نقل کی گئی ہے تو فرقہ قادیانیوں کو اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اور اس حدیث سے یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ وہ نیک الہام جسکا درجہ وحی کے بعد ہے اور بجز پہلی امتوں کے نیک لوگوں کے آنحضرت ﷺ کی امت میں سے سوا حضرت عمر فاروق ؓ کے کسی کو نہیں ہوسکتا۔ مرزا غلام احمد کو تو نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ مرزا قادیانی امت محمدی سے خارج نہیں ہیں اور خود ان کو امت محمدی سے ہونے کا دعویٰ ہے تو اس صورت میں سب قادیانی حضرات کو ماننا پڑے گا کہ وہ الہام جس کا ذکر اس حدیث میں ہے امتیان محمد رسول ﷺ میں سے اور تو کسی کو ہو نہیں سکتا تھا اس الہام سے تو اللہ تعالیٰ نے خاص حضرت عمر ہی کو معزز فرمایا تھا جس سے حضرت عمر کا مرتبہ ظاہر ہوتا ہے، تو جو الہام مرزا قادیانی کو ہوتا تھا وہ کوئی خاص الہام نہ تھا بلکہ جو الہام سب کو ہوسکتا تھا اسی قسم کا الہام ان کو بھی ہوتا ہوگا تو اس صورت میں مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ مجھے الہام ہوتا ہے کوئی فخر کی بات نہیں۔ ہاں البتہ فخر خاص الہام کا حضرت عمر فاروق ؓ کو ہے اور اس امر کا ثبوت کہ اس الہام کے بموجب اکثر اوقات حضرت عمر فاروق ؓ کی زبان مبارک سے جو بات نکلی آخر وحی بھی اسی طرح رسول اکرم ﷺ پر نازل ہوئی اس موقع پر ان سب کا ذکر ہماری مبحث سے غیر متعلق ہے۔

غرضیکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کی کوئی غیر معمولی وقعت نہیں ہوسکتی مرزا قادیانی نے خود یہ تحریر فرمایا ہے

کہ جب کہ سید عبد القادر جیلانی جیسے اہل اللہ اور مرد فرد کو شیطانی الہام ہوا تو عامۃ الناس جنہوں نے ابھی اپنا سلوک بھی تمام نہیں کیا وہ کیونکر اس سے بچ سکتے ہیں۔ (ص ۹۔ عقائد احمدیہ)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ شیطانی الہام ہوا کرتا ہے اور خصوصاً حضرت عبد القادر جیلانی کو شیطانی الہام کا ہونا مرزا قادیانی قبول فرما کر بطور دلیل کے حجت پیش کرتے ہیں تو میں بھی انہی کا قول ان کے الہام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق پیش کر کے کہتا ہوں کہ کیا عجب ہے کہ خود مرزا صاحب قادیانی شیطانی الہام کی وجہ سے غلطی میں پڑ کر تمام دنیا کے مانے ہوئے سچے اصول اور مطالب کے خلاف اپنے آپ کو ظلی نبی کہتے ہوں

حضرت عبد القادر جیلانی جیسے بزرگ کو کہ جن کی بزرگی کا اعتراف مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی ہے، شیطانی الہام ہوا تھا اور شیطان نے دھوکا دینا چاہا، تو مرزا صاحب قادیانی کو شیطانی الہام کا ہونا اور شیطان کا دھوکہ دینا کچھ عجب نہیں ہے۔ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ان کو الہامات ہوئے وہ از قبیل الہامات شیطانی تھے اس لئے کہ قرآن کریم اور حدیث شریف کے اور جمہور علماء کرام سابق وحال کے خلاف نبی نبوت کی بدعت نکال کر مسلمانوں میں ایک رخنہ ڈالنا ثابت کرتا ہے کہ وہ شیطانی الہامات تھے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی یا اور کوئی کسی کو مار ڈالے اور بیان کرے کہ مجھے ایسا کرنے کیلئے الہام ہوا تھا تو کیا اس الہام کو کوئی منصف مزاج قبول کرے گا؟ نہیں کرے گا، بلکہ یہی کہے گا کہ شیطانی الہام ہوا ہوگا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کی حالت معلوم ہوتی ہے آنکھ بند کی اور عرش معلیٰ پر جا پہنچے اسی طرح کے الہامات وسوسہ شیطانی سمجھے جاتے ہیں الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة و الناس کیا مرزا غلام احمد کو خدا غیب کی باتیں بتلا دیا کرتا تھا اور آئندہ زمانوں کے راز کھول دیا کرتا تھا اس خاص صفت سے مرزا قادیانی ہی کو خدا نے مخصوص کر دیا تھا قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اپنے حبیب پاک سے یہ فرمایا کہ

و لو کنت اعلم الغیب لا ستکثر ت من الخیر و ما مسّنی السّوء (اعراف:۱۸۸)

(کہہ دے اور اگر میں غیب کا حال جانتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائیاں کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ چھوتی)

اور سورہ انعام میں آنحضرت ﷺ کو خدا نے حکم دیا ہے کہ سنا دے میرے بندوں کو کہ تو غیب کا حال نہیں جانتا یعنی یہ حکم ہوا

قل لا اعلم الغیب کہہ دے میں غیب کی بات نہیں جانتا۔

حضرت رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک نے بھی یہ دعوی نہیں فرمایا کہ غیب کی باتیں خدا نے مجھ پر ظاہر کر دیں یہ اور بات ہے کہ موقع اور محل پر اللہ تعالی اپنے نبیوں اور رسولوں پر غیب کا حال ظاہر کر دے لیکن اس زور کا دعوی کہ میں ایسا مقبول نبی ہوں کہ خدا غیب کی باتیں عام طور پر مجھ پر ظاہر کر دیتا ہے اور آئندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانوں کے راز مجھ پر کھول دیتا ہے بجز مرزا قادیانی کے اور کسی نے نہیں کیا بلکہ قرآن پاک میں رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ نے فرمایا

قل انما الغیب للہ (غیب کا حال جاننا خداوند کریم نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے)

لیکن بسا تعجب کہ جو بات اس مخصوص صفت کی رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے امتیان محمدی کو خدا نے سنائی وہ مرزا قادیانی کو عام طور پر بخش دی کفار آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں آیا کرتے تھے اور غیب کی باتیں دریافت کرتے تو آنحضرت ﷺ متفکر ہو جاتے تھے تو وحی اترتی تھی کہ

قل ما کنت بدعا من الرسل و ما ادری ما یفعل بی و لا بکم ان اتبع الا ما یوحی الیّ (الاحقاف:۹) کہہ دے ... میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جسکی وحی ہوتی ہے

میں نے صرف ایک آیت یہاں لکھی ہے، قرآن کریم میں متعدد آیتیں ایسی ہیں کہ جن سے ثابت ہے کہ غیب کا حال صرف خدا کو معلوم ہے۔

جائے غور ہے کہ ایسے جلیل القدر پیغمبر کو یہ نہ معلوم ہو کہ ان کے ساتھ خدا کیا سلوک کرے گا اور دوسروں کے ساتھ کیا کرے گا۔ لیکن تعجب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو غیب کی ساری باتیں اور سارے راز خدا بتلا دیا کرتا تھا اور سرور انبیاء کو غیب کے حالات پر مطلع نہ فرمایا۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب خداوند کریم مرزا قادیانی کو غیب کی باتیں اور راز آئندہ کے بتلا دیا کرتا تھا تو وہ غیب کی باتوں کو بتلا بھی سکتے تھے تو یہ ان کا بہت بڑا معجزہ سمجھا جاتا اور غیب کے حالات کا بتلا دینا خرق عادت میں داخل ہے تو وہ ایسے خارق عادت امور بتلا کر اپنی نبوت کا ثبوت دے سکتے تھے یاد رکھنا چاہیے کہ خداوند تعالی نے متعدد مقامات میں فرما دیا ہے کہ ایسے معجزہ بھی بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہیں بتا سکتے جب کفار نے آنحضرت ﷺ سے معجزہ طلب کئے تو حکم ہوا

قالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ

پھر مرزا قادیانی معجزہ کیوں کر دکھلا سکتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ کفار آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سخت قسمیں اللہ کی کھائیں کہ اگر آپ ہم کو معجزے دکھلائیں تو ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں تو ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالی نے کیا جواب دیا

و اقسموا با لله جهدایما نهم لئن جاء تهم آ ية ليو منن بها قل انما ا لآ يا ت عند الله و ما يشعركم انها اذاجاء ت لا يو منو ن (الانعام: ۱۰۹) (اور قسمیں کھائیں اللہ کی سخت قسمیں کہ اگر آپ معجزہ دکھلائیں تو ہم آپ پر ایمان لائیں کہہ دے معجزے تو اللہ تعالی کے پاس ہیں اور اگر ان کو معجزے بتلائے بھی جائیں تو وہ ایمان نہیں لائیں گے)

اللہ تعالی کے اس فرمان کے بموجب پیغمبر بھی معجزے نہیں بتلا سکتے تھے جب تک اللہ تعالی کا حکم نہ ہو تو مرزا قادیانی کو کیونکر خدا اپنا راز دار کر دیتا اور غیب کی سب باتیں بتلا دیتا۔ ہم کو تو مرزا قادیانی کا یہ دعوی بھی محض غلط معلوم ہوتا ہے۔ تعجب ہے کہ اللہ تعالی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا راز دار اور شریک راز کر لیا تھا اور راز کی باتیں ان کو بتلا دیا کرتا تھا لیکن سرور انبیا ﷺ کو راز کی باتیں نہ بتلائیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ جب عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا تو ام العلاء نے کہا اللہ تعالی کے پاس آپ عزت دار ہو میں اس کی گواہی دیتی ہوں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ام العلاء تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ میں اللہ کا پیغمبر ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرا کیا حال ہوگا اور تمہارا کیا حال ہوگا۔

تو اب فرمایئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا غیب کی باتیں کیسے بتلا دیا کرتا تھا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

و الله لا ادری و انا رسو ل الله ما يفعل بی و لا بکم

میں نے سنا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی کے بعض ان کے معتقدین قائل ہیں کہ حضرت موصوف نے پیش گوئیاں کی ہیں۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہے جیسا کہ میں نے سنا ہے تو وہ سب بلحاظ بحث مندرجہ بالا محض غلط ثابت ہوتا ہے اور اگر مرزا قادیانی نے ایسا بیان کیا تو اللہ پر محض اتہام لگایا۔ میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا یہ دعوی محض غلط اور اللہ تعالی پر بہتان تھا ہر گز اللہ تعالی نے ان کو راز کی باتیں نہیں بتلائیں اللہ تعالی نے ایسے ہی بہتان لینے والوں کی نسبت فرمایا ہے

اتقو لو ن علی الله ما لا تعلمو ن (الاعراف: ۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کیاتم اللہ پر وہ بات (بہتان) کہتے ہو جس کو تم نہیں جانتے)۔

سورہ لقمان میں خدا تعالی نے فرمایا

و ما تدری نفس ما ذا تکسب غدا (لقمان:۳۴)اورنہیں جانتا کوئی کہ کیا کرے گا کل

تو مرزا قادیانی کو خدا نے کیسے مستثنیٰ فرما دیا اور غیب کی باتیں بتلائیں غیب کی باتیں تو اللہ نے کسی کو نہیں بتائیں اسی لئے سورہ انعام میں بھی ارشاد فرمایا

و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو (انعام: ۹۵)

اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی ان کو نہیں جانتا مگر وہی یعنی اللہ

غیب کی باتوں کو جاننے کی صفت خدا نے خاص اپنے لئے مخصوص کر رکھی ہے ہمارے پیارے رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے ہم کو آگاہ فرما دیا ہے کہ

قل انما الغیب للہ (یونس:۲۰) کہہ دے اپنی امت کو غیط کا حال جاننا تو خدا ہی کیلئے ہے

ملاحظہ ہو سورہ یونس

اور پھر سورہ نمل میں ارشاد فرمایا

قل لا یعلم من فی السما وا ت و ا لار ض الغیب ا لا الله

(النمل:۶۵) کہہ دے (اے محمد) نہیں جانتا کوئی آسمانوں اور زمین میں غیب کی بات کو مگر اللہ۔

اس آیت سے یہ واضح ہے کہ کوئی شخص زمین میں غیب کی بات کو نہیں جانتا فاعتبروا یا او لی الا بصا ر

غیب وانی کی جو صفت خاص اللہ نے اپنے واسطے مخصوص کر رکھی ہے اور جس کو بار بار اپنے رسول مقبول ﷺ کی زبانی بندوں کو سنایا اور جو اپنے رسول مقبول کو بھی عطا نہیں فرمائی مرزا قادیانی کو عام طور پر منوں اور پلوں سے عطا فر دی بھلا ایسے دعوی کو کوئی تسلیم کر سکتا ہے هذا بهتان عظيم

اسی لئے خدا تعالی نے قرآن پاک میں فرما دیا ہے

یفترون علی الله الکذ ب ۔اللہ تعالی پر (جھوٹ) افتراء کرتے ہیں۔

چونکہ ان صریح آیتوں کے خلاف مرزا قادیانی مدعی ہیں کہ غیب کی باتیں خدا بتلا دتا تھا تو بھوائے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

البینۃ للمدعی مرزا غلام احمد قادیانی کو ثبوت دینا چاہیے کہ وہ کن آیات سے ایسا دعوی کرتے ہیں جب کہ انہوں نے کوئی ثبوت اس کا نہیں دیا تو ان کا دعوی یفترو ن علی اللہ الکذ ب میں داخل ہے

کیا اللہ تعالی نے مرزا قادیانی کا نام نبی رکھا؟

تیسرا دعوی مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ ہے کہ:

خدا نے میرا نام نبی رکھا میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں،

اگر کوئی سوال کرے کہ اس امت میں نبی کس طرح ہوسکتا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے نبوت پر مہر کر دی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ

اللہ تعالی نے میرا نام نبی محض اس لئے رکھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت ہو کیونکہ نبی کا کمال ثابت نہیں ہوسکتا جب تک امت میں بھی وہ کمال ثابت نہ ہو اور کسی شخص پر نبوت ختم ہونے کے صرف یہ معنی ہیں کہ نبوت کے تمام کمالات اس پر ختم ہوگئے اور کمالات عظمی میں سے یہ بات ہے کہ نبی دوسروں کو بھی اس کمال سے فیض یاب کرے اور یہ بات بغیر کسی نمونہ کے جوامت میں پایا جائے ثابت نہیں ہوسکتی

مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعوی پر مجھے چار اعتراض ہیں:

ا۔ خدا نے مرزا قادیانی کا نام نبی کیوں کر اور کس ذریعہ سے رکھا، تو کچھ نہیں بتلایا گیا۔ یہ دعوی بے ثبوت ہے کیا چاندی یا سونے یا ہیرے زمرد کے لوح پر لکھ کر مرزا قادیانی کے ہاتھ میں کوئی فرشتہ دے گیا یا آسمان سے وہ لوح مرزا قادیانی کے گود میں گر پڑی جس پر یہ لکھا ہوا تھا:

مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضی کا نام خدا نے نبی رکھا،

ایسا دعوی تو مرزا قادیانی کا نہیں ہے تو کیا حضرت جبریل نے خدا کا حکم لا کر سنایا؟ یہ دعوی بھی نہیں تو کیا خود خدا نے مرزا قادیانی کے روبرو آ کر کہا؟ ایسا دعوی بھی نہیں۔ پھر کس طرح اللہ نے نبی نام رکھا۔ میں نے تو بہت غور کیا کہ یا اللہ وہ کون سا طریقہ اس طرح نام رکھنے کا ہوسکتا ہے، تو مجھ سے بھی خدا نے اسی طریقہ سے فرمایا جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح مرزا قادیانی کا نام نبی رکھنا بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ بیان غلط ہے میں نے مرزا قادیانی کا نام ہرگز نبی نہیں رکھا بلکہ خود مرزا قادیانی الفاظ حدیث کو کھینچ تان کر خود ساختہ نبی بن بیٹھے تھے مرزا قادیانی کا دعوی تھا کہ ان کا نام اللہ نے نبی رکھا ہم کہتے ہیں غلط۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ اللہ مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے ہم کہتے ہیں محض غلط مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ خدا ان کو راز کی باتیں بتلایا کرتا تھا ہم کہتے ہیں محض بہتان۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کا جواب میں نے تفصیل سے دے دیا ہے۔ ناظرین خود تصفیہ فرما سکتے ہیں کہ ان کے دعوی کس درجہ غلط اور بے بنیاد ہیں کسی شخص کا حدیث کے الفاظ سے یہ نتیجہ بطور خود نکال لینا کہ فلاں فلاں لفظ کا موضوع لہ میں ہوں یہ بالکل اختیاری امر ہے۔ اگر مرزا قادیانی نے کسی لفظ کا مدلول اپنے آپ کو قرار دے لیا اور اس لحاظ سے اپنے آپ کو نبی یا مسیح کا لقب دے لیں تو معترض پوچھ سکتا ہے کہ آپ کو کیا حق ہے اور آپ دلائل پیش کریں گے وہ اس پر بھی اعتراض کریگا کہ یہ صفات آپ میں نہیں ہیں تو مرزا قادیانی بجز اس کے کہ کھینچ تان کر مطالب نکالیں اور دور دراز کی تاویلات فرمالیں اور کیا جواب دے سکتے ہیں جیسا کہ اب تک ہو رہا ہے ممکن ہے کہ آئندہ کوئی شخص اور پیدا ہو اور ان حدیثوں کا موضوع لہ اپنے آپ کو قرار دے۔ اس لئے کہ اب مرزا قادیانی نے نبیوں کے آنے کے لئے راستہ صاف فرما دیا ہے، اور نبوت محمدی اور ظلی نبوت کو ما یختتم قرار دے دیا ہے تو پھر کیا عجب ہے کہ زمانہ آئندہ میں اور حضرات بھی مدعی نبوت ہوں اور ان حدیثوں کا مدلول اور موضوع لہ اپنے آپ کو قرار دیں اور مرزا قادیانی سے بہتر اور بڑھ کر دلائل اور علامات پیش کریں خود مرزا قادیانی نے تحریر فرمایا ہے کہ

> ہاں محدث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں۔

اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ ایسے لوگ بہت سے آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوں جن میں سے ایک مرزا قادیانی بھی ہے اسی وجہ سے میں نے اپنے لائق دوست سے سوال نمبر ۹ کیا تھا کہ آئندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخص پیدا ہوا اور دعوی مہدویت اور مسیح موعود ہونے کا کرے تو اس کی نسبت آپ کیا کہیں گے،

تو اس کا جواب میرے دوست نے کچھ نہیں دیا لیکن مرزا قادیانی کی یہ تحریر کہ محدث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوا کرتے ہیں کسی آیت قرآن یا حدیث پر مبنی نہیں ہے یہ ان کی ذاتی رائے ہے جو شیخین کی حدیث کے خلاف ہے جسکو میں اوپر لکھ آیا ہوں کہ

لقد من کان فیما قبلکم من ا لامم محدثو ن

پہلی امتوں میں البتہ محدث ہوا کرتے تھے۔ لیکن حدیث مذکور کے جزو دوم کی رو سے امت حضرت محمد ﷺ میں صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو وہ درجہ ملا ہے جیسا کہ یہ ارشاد ہے

فا ن یك فی امتی ا حد فا نه عمر

اس حدیث کی رو سے مرزا قادیانی کا بیان مذکورہ بالا بالکل غلط قرار پاتا ہے مرزا قادیانی نے قرآنی آیات اور صحاح کی حدیثوں کے خلاف اکثر مواقع پر محض غلط بیان کیا ہے اور ان کے معتقدان کے بیانات کو کـالو حی من السماء سمجھ کران کے بیانات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور آمنا بہ کل من عند ربنا خیال کرتے ہیں ان حضرات کو غور فرمانا چاہیے کہ اگر ان کے نبی کا بیان قرآن کے اور صحاح کی حدیثوں کے خلاف ہے تو کیا بیان قابل تسلیم ہے؟ ہرگز نہیں

پس صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث مذکورہ بالا کے خلاف مرزا قادیانی کا یہ بیان کہ محدثون اس امت میں بھی آئیں گے جن میں ایک میں ہوں جب غلط ثابت ہوا تو مرزا قادیانی کا دعوی بھی غلط ہو جاتا ہے اگر ان حدیثوں کو جن کو مرزا قادیانی اپنے آپ سے منسوب کرتا ہے کوئی دوسرا شخص اپنے سے منسوب کرے اور علامات وصفات مرزا قادیانی سے زیادہ اس میں ہوں اور دلائل بھی ان سے بہتر پیش کرے تو ہم کس کو سچا اور کس کو جھوٹا سمجھیں۔

اس طرح یہ نبوت تو جھگڑے میں رہے گی اور مرزا قادیانی کا یہ دعوی بمصداق ا ثبـا ت الشیء لـنفسه باطل کے باطل ہو جائے گا اور کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کا نام خدا نے نبی رکھا اور مرزا قادیانی خدا کے حکم سے نبی ہیں بلکہ آنے والے مدعی نبوت ظلی خود مرزا قادیانی کی تکذیب کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر۲ کے متعلق واضح ہو کہ مرزا قادیانی کا نام اللہ تعالی نے باوصف اس کے کہ نبوت پر مہر کر دی گئی تھی (یا نبوت ختم کر دی گئی تھی) نبی اس لئے رکھا کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت ہو، کسی طرح صحیح نہیں مانا جا سکتا کیا تیرہ سو سال سے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت نہیں ہوا تھا؟ کیا بغیر نبوت کا کمال ثابت ہونے آج تک ساری دنیا ان کو سرور انبیائے اور خاتم النبیین مانتی چلی آ رہی ہے؟ کیا جب تک مرزا قادیانی کا نام نبی نہ رکھا جاتا آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت نہ ہو سکتا تھا؟ کیا مرزا قادیانی ہی دنیا میں ایسے شخص برگزیدہ رب تھے کہ ان کے نبی ہونے کے بغیر آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت نہیں ہوا تھا؟ معاف فرمائیے ہم کو تو ان باتوں کو سن کر سخت تعجب ہوتا ہے کجا آنحضرت ﷺ سرور کائنات کی نبوت کا کمال اور کجا مرزا قادیانی کی قیل وقال اللہ اکبر! اس ذات بابرکات کے کمال کا ثبوت منحصر ہو مرزا کے نبی ہونے پر۔ بسا تعجب اس ذات مقدس کی نبوت کا کمال بدرجہ اتم ثبوت کو پہنچ گیا اربوں مسلمانوں کا سینکڑوں سال سے اس بات پر ایمان رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کمال اسی وقت پایہ ثبوت کو پہنچ چکا تھا جب کہ آنحضرت ﷺ نے دعوی نبوت فرمایا۔

نمبر۳، مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ ارشاد کہ

نبی کا کمال ثابت نہیں ہوتا جب تک امت میں بھی وہ کمال ثابت نہ ہو

سب سے زیادہ تعجب میں ڈال رہا ہے۔ وہ کمال جو ذات مقدس رسالت مآب میں ابتداء سے مثل روز روشن کے ثابت اور آفتاب سے زیادہ منور تھا، کیا ممکن ہے کہ اس درجہ کا کمال غلامان امت کو حاصل ہو۔ البتہ بعض صفات اس کمال کے امتیوں میں دیکھے جا سکتے ہیں نہ کہ سالم کمال۔

اس موقع پر میری عقل حیران ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زبان سے یہ فقرے کیوں کر نکلے۔ کیوں نہیں آسمان گر پڑا۔ اور زمین کو زلزلہ آ گیا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ غلامان رسول اکرم ﷺ میں وہ کمال جو ذات اقدس میں تھا حاصل ہو۔ ناممکن بلکہ محال۔ میں باعتبار مرزا قادیانی کے بیان کے یہ دریافت کرتا ہوں کہ جب خدا نے وحی کے ذریعہ سے ان کا نام نبی رکھا اور رسالت کا لفظ خدا تعالی نے ان کی شان میں ارشاد فرمایا، تو وہ ظلی نبی کس طرح ہوئے۔ وہ تو خود مستقل رسول اور نبی ہوئے۔ اللہ تعالی تو ان کو نبی اور رسول فرمائے اور مرزا قادیانی کسر نفسی سے ظلی نبی بنیں۔ یہ تو سمجھ میں نہیں آتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر اللہ کے ارشاد کے خلاف وہ ظلی نبی بننا چاہیں تو خدا کے حکم کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کو چاہیے تھا کہ وہ نبی کامل ہونے کا دعوی کرتے۔ مرزا قادیانی کو کیا اختیار ہے کہ اللہ کے کلام کے خلاف دعوی کریں۔

اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ فرمانا کہ

تمام نبوتیں ختم ہو گئیں مگر وہ نبوت ختم نہیں ہوئی جو چراغ نبوت سے نور لیتی ہے اور وہ نبوت مرزا قادیانی کی نبوت ہے،

بالکل متضاد بیان ہے۔ جب کہ خدا نے ان کا نام نبی رکھ دیا اور رسالت کا لفظ ان کی شان میں استعمال کیا تو مرزا قادیانی نے براہ مہربانی اس کامل نبوت کے اعلی مرتبہ سے دست بردار ہو کر محض کسر نفسی سے خدا کے ارشاد کے خلاف نبوت حضرت رسول کریم سے محض نور اخذ کرنے پر اکتفا فرمایا؟

یہ فیاضی مرزا غلام احمد قادیانی کی قابل تعریف ہے۔ ایسا انسان دنیا میں کہاں ملتا کہ اللہ تو اس کو کامل نبی بنائے اور وہ محض اپنی فیاضی سے خدا پر ناز کرے کہ تو نے تو مجھے نبوت کا اعلی مرتبہ سرفراز فرمایا مگر میں اپنی فیاضی سے اس مرتبہ سے دستبردار ہوتا ہوں اور حضرت محمد ﷺ کے چراغ نبوت سے صرف نور لے کر ظلی بننا گوارا کرتا ہوں۔ اے کاش کوئی اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس نہ ہوا، ورنہ حضرت موصوف سے کہتا کہ

اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

اے لاڈلے نبی اللہ کے ناز کرنے والے نبی خدا کے اگر آپ کسر نفسی سے نبی کامل نہیں بننا چاہتے تو اس نبوت کو میری ہی طرف منتقل فرما دیجئے

تو کیا عجب ہے کہ مرزا قادیانی اللہ سے ناز و لاڈ سے عرض کرتے اور خدا منظور کر لیتا۔

وہ موقع تو گیا لیکن میں دریافت کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا یہ دعوی کہ

اللہ تعالی نے میرا نام نبی اس لئے رکھا کہ چراغ نبوت محمد کا کمال ثابت ہو،

کیونکر مانا جا سکتا ہے؟

نور کا کمال یہ ہے کہ وہ منور کرے۔ چراغ محمدی کا نور دنیا کو منور کئے ہوئے ہے اور یہی اس کا کمال ہے۔ پھر نور کا وہ کون سا کمال ہے جو ثابت نہ تھا جسکے ثابت کرنے کے لئے خدا نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام نبی رکھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر فرض کرلیں کہ خدا ہی نے ان کا نام نبی رکھا، تو اس کے ساتھ پھر بھی ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی کی نبوت کا بھی ایک نور ہے۔ خواہ وہ نور چھوٹا ہو یا بڑا بہر حال نور ہوگا، تو اس نور سے نورِ نبوت حضرت محمد ﷺ کا ثابت ہونا کیا معنی؟

ہاں البتہ یہ ممکن ہے کہ ایک بڑا چراغ روشن اور منور ہے اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا چراغ رکھ دیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ روشنی میں اضافہ ہوا، لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ چراغ سابق کا نور اس دوسرے چراغ سے ثابت ہوا۔ جس طرح وہ چراغ اولین پہلے منور تھا دوسرے چراغ کے آنے کے بعد بھی منور رہے گا لیکن یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس دوسرے چراغ کے آنے سے چراغ اول کا نور ثابت ہوا، بلکہ یہ ممکن ہے کہ چراغ اول کے ساتھ مل کر نور کو بڑھا دے۔ چراغ اول کے نور کا کمال اس دوسرے چراغ سے ثابت ہونا کیا معنی؟

پس یہ دعوی مرزا غلام احمد قادیانی کا کہ چراغ نبوت حضرت محمد ﷺ کے نور کا کمال ثابت ہونے کے لئے اللہ نے میرا نام نبی رکھا، محض لغو ہے۔

اگر یہ دعوی ہوتا کہ چراغ نبوت محمد ﷺ کے نور کے کمال کا اضافہ کرنیکے لئے اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا تو یہ دعوی نتیجہ خیز ہوتا۔ مگر اس دعوی کے تو کوئی معنی نہیں کہ ایک منور شئے کا کمال ثابت ہونے کے لئے دوسری نورانی شئے کی ضرورت ہے۔

البتہ اضافی نور کے لئے مزید نورانی شئے کی ضرورت ہوسکتی ہے جیسے بجائے ایک چراغ کے دوسرے چراغ روشن کر کے روشنی کا اضافہ کیا جاسکتا ہے چراغ کے نور کا کمال یعنی روشنی ایک چراغ سے جس طرح ثابت ہوسکتی ہے اسی طرح اس وقت بھی ثابت ہوسکتی ہے جب کہ اس کے مقابل دوسرا چراغ رکھ دیا جائے۔

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اسقدر کمزور ہیں کہ ایک ضرب انگشت کی بھی تاب نہیں لا سکتے۔ آفتاب رسالت و نبوت سرور عالم حضرت محمد ﷺ کا نور ساری دنیا پر پڑ رہا ہے اور کثیف و غیر کثیف ذرات پر یکساں پڑ رہا ہے۔ جو ذرات غیر کثیف اور صاف اور شفاف ہیں اس آفتاب رسالت کے نور سے منور اور درخشاں ہیں۔ اور کثیف ذرات درخشان نہیں ہیں لیکن جو ذرات شفاف اور صاف ہیں نور اخذ کر کے منور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں تو کیا ان ذرات کو آفتاب سے کوئی نسبت دی جاسکتی ہے۔ کیا اگر یہ صاف اور شفاف ذرات درخشاں نہ ہوں تو آفتاب کا کمال ثابت نہیں ہوسکتا؟ ضرور ہوسکتا ہے۔

معلوم نہیں مرزا غلام احمد قادیانی کس طرح یہ فرماتے ہیں کہ چراغ نبوت حضرت محمد ﷺ کا کمال ثابت ہونے کے لئے اللہ نے ان کا نام نبی رکھا۔ اگر ہم مرزا قادیانی کو ایک ذرہ تسلیم کرلیں جیسا کہ اکثر ان کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ کے مقابلہ میں ایک ذرہ بے مقدار سمجھتے ہیں، تو میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ذرات نہ چمکیں تو آفتاب کا کمال ثابت نہیں ہوسکتا؟

آفتاب کا کمال نہ صرف ذرات کے چمکنے سے ثابت ہے بلکہ صدہا ہزارہا چیزوں سے آفتاب کا کمال ثابت ہورہا ہے سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ساری دنیا کو وہ منور کئے ہوئے ہے، اسی طرح آفتاب رسالت ساری دنیا کے شرک و بدعات کے ظلمات اور تاریکیوں پر اپنا نور توحید ڈال کر منور کئے ہوئے ہے۔ اگر ذرات نہ چمکیں تو آفتاب کے کمالات کیا ظاہر نہیں ہوسکتے محض ذرات ہی کمال آفتاب کے ظہور کا باعث نہیں ہوسکتے ۔ پس مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ ارشاد کہ نبی کا کمال ثابت نہیں ہوسکتا جب تک امت میں بھی کمال ثابت نہ ہو صحیح نہیں۔

کتاب عقائد احمدیہ صفحہ ۲۰ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت ﷺ کے نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین کے بعد بکلی بند ہیں اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کی رو سے اور نہ کوئی قدیم نبی آسکتا ہے

یہ عبارت جو میں نے کوٹ کی ہے اول سے آخر تک خلاف قرآن شریف اور حدیث منیف کے خلاف ہے۔ یہاں نبیوں کی دو قسمیں کی گئی ہیں، ایک حقیقی نبی اور دوسرا مجازی نبی۔ یہ تفریق بالکل من گھڑت ہے۔ اگر خدا تعالی کا ایسا منشاء ہوتا تو قرآن یا حدیث میں کہیں تو ذکر ہوتا۔ افسوس ہے کہ ایسی من گھڑت تقسیم اور تفریق کو جس کا ثبوت قرآن یا حدیث سے نہ دیا جاسکے کون تسلیم کرے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ بیان بھی خلاف حدیث ہونے کی وجہ سے محض غلط ہے کہ کوئی قدیم نبی اب نہ رہے گا۔ میں متعدد حدیثیں اوپر لکھ چکا ہوں کہ حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے لیکن وہ کوئی نئی شریعت نہ لائیں گے اور قیامت کے قریب زمانہ میں نازل ہوں گے۔

۳۔ یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے میں کہتا ہوں کہ میرے پر بھی یہ کھولا گیا ہے کہ ملہم کو کبھی نبی یا مرسل کے لفظ سے خدا یاد نہیں کرتا کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی نسبت قرآن کریم میں خدا نے صاف فرمادیا ہے و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے ارشاد کے خلاف ملہم کو نبی کے یا مرسل کے لفظ سے کیسے یاد فرماتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے آنحضرت ﷺ خاتم النبیین والمرسلین ہیں قرآن کریم میں متعدد مقامات پر خدا نے ارشاد فرمایا ہے

وعد اللہ لا یخلف اللہ وعدہ و لکن اکثر الناس لا یعلمو ن

(روم:٦) (اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے)

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی و لکن اکثر الناس لا یعلمو ن میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا کہ بعض لوگ ایسے پیدا ہوں گے مجھ کو وعدہ خلاف ٹھہرائیں گے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرا وعدہ کبھی خلاف نہ ہوگا لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اپنے بندوں سے فرمالیا ہے کہ ہم نے نبوت ختم کردی اور نبوت پر مہر لگادی پھر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ کا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا تو اس کے بعد مجازی نبی کیسے پیدا کرتا جب کہ فی الحقیقت نبوت ختم کردی تو پھر مجاز کی بحث کہاں باقی رہ سکتی ہے۔

براہ کرم ناظرین اس عبارت کو ذہن میں رکھیں جس کو میں نے اوپر کوٹ کیا ہے آگے چل کر بتلاؤں گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اس عبارت کے خلاف معتقدین حضرت موصوف مرزا قادیانی کو مستقل نبی اور رسول بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس عبارت کے لحاظ سے مرزا غلام احمد قادیانی تو مجازی نبی بننا چاہتے ہیں لیکن بحوائے پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند کے معتقدین ان کو مستقل نبی و رسول قرار دیتے ہیں اور آیت قرآنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ارسل رسوله بالھدی (فتح:۲۸) میں جولفظ رسول ہے اس کے مدلول مرزا غلام احمد قادیانی ٹھہرائے گئے ہیں۔غرضیکہ اس موقع پر یہ بتلانا مقصود تھا کہ مرزا قادیانی نے اللہ کا اختیار ظاہر کر کے اپنے آپ کو مجازی نبی اور ملہم قرار دیا ہے۔

اللہ کے اختیار میں کس کو کلام ہے؟لیکن کلام ہے تو اس میں ہے کہ کیا اللہ اپنے وعدہ کے بعد کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا کرے گا خواہ وہ مجازی سمجھا جائے یا ظلی یا تشریعی یا متبع نبی پیدا کرے گا۔

اس حدتک تو میں لکھ سکا،اب میرے قلم میں طاقت نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ کا جواب دوں صرف ایک مثال لکھ دینا کافی سمجھتا ہوں جس کنویں سے تو پانی پیتا ہے اس میں پتھر نہ ڈال۔

نمبر ۴ کے متعلق آپ خود خیال فرمائیں کہ کس قدر گستاخانہ لفظ آنحضرت ﷺ کی شان میں لکھا گیا ہے،

اور کسی شخص پر نبوت ختم ہو جانے کے یہ معنی ہو سکتے ہیں،

تمام دنیا کے مسلمانوں کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ نبوت آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ختم ہوگئی ہے اور خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔پھر بجائے آنحضرت ﷺ لکھنے کے یہ لکھنا کہ کسی شخص پر نبوت ختم ہونا،کیسی گستاخی ہے۔غلامان آنحضرت ﷺ کے منہ سے ایسی مقدس ذات کے لئے لفظ شخص،نکالنا نہ معلوم کس طرح گوارہ کیا گیا۔اگر یہ لکھتے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہونے کے یہ معنی ہیں تو کیا مناسب نہ ہوتا۔

اسی طرح میرے سوال نمبر ۸ کے جواب میں میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے نام کے ساتھ نہ تو لفظ حضرت استعمال کیا اور نہ رضی اللہ عنہ تحریر فرمایا ہے۔لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ علیہ الصلوۃ و السلام تحریر فرمایا ہے۔اگر عمداً ایسا کیا گیا ہے تو میں کہوں گا کہ اللہ تعالی کے ارشاد کے خلاف کیا گیا کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی تو وہ شان ہے کہ خدا تعالی ے ثانی اثنین اذ ھما فی الغار فرمایا ہے۔اور قرآن شریف میں اللہ تعالی نے اکثر مقامات پر ان صحابہ کو بہشتی ہونے کی بشارت دی ہے جو اس آیت کے منشاء میں داخل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـذيـن آمـنوا و ها جروا و جا هدوا فی سبیل الله با موالهم و انفسهم اعظم درجة عـنـد الـله و او لئك هم الفا ئزو ن۔ یبشر هم ر بهم برحمة منه و ر ضوا ن و جـنـات لهـم فیها نعیم مقیم۔ خالد ین فیها ابدا ان الله عنده اجر عظیم (التو به : ۲۰-۲۲)

(وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی (ابو بکر نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہجرت فرمائی اور جہاد میں شریک رہے) اور جہاد کیا اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ، ان کے درجہ اللہ کے پاس بہت بڑے ہیں اور یہی لوگ ہیں مرادوں کو پانے والے اللہ بشارت دیتا ہے رحمت کی اور بہشت کی اور جنت ان کے لئے ہے جس میں وہ نعمتیں پائیں گے اور مقیم ہوں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے پاس ان کے لئے بڑے اجر ہیں

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا

و الذین ا تبعو هم با حسان ر ضی الله عنهم و ر ضوا عنه

(توبہ:۱۰۰) (وہ لوگ جنہوں نے نیکی سے اطاعت کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے) (اس آیت کے پہلے کی عبارت قرآن یہ ہے: و السا بقو ن ا لا و لو ن من المها جر ین و الا نصا ر)

پس خیال فرمائیں کہ جن کی نسبت اللہ رضی اللـه عنهم فرمائے ان کی نسبت آپ کا رضی اللـه عـنـه نہ لکھنا اللہ کے ارشاد کے خلاف ہے یا نہیں؟ خلفائے راشدین عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور ہمارے پاس بعد الانبیاء انہی کا رتبہ ہے۔ ان کے ناموں کے ساتھ حضرت، رضی اللہ عنہ نہ لکھنا بہت تعجب اور افسوس کے قابل ہے۔

نمبر ۴ کا جواب دینا نامناسب معلوم ہوتا ہے اس کا جواب بھی نمبر ۱، ۲، ۳ سے مل جائے گا۔

آنحضرت ﷺ بے شک خاتم النبیین تھے

ان کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ظلی نہ متبع

اب میں قرآن شریف کی اس آیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس سے قریب قریب جملہ مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقف ہیں یعنی

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جالکم ولکن رسو ل اللہ وخا تم النبیین

(الاحزاب:۔۴۰)

سیاق عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہوگا۔ خاتم کا لفظ قرآن میں بالفتح ہے۔ فصحائے عجم لفظ خا تم کو بالکسر نہیں استعمال کرتے بلکہ بالفتح استعمال کرتے ہیں۔ لغات میں لفظ خاتم بالفتح وبکسر صحیح دونوں بتلائے گئے ہیں اور محققین کہتے ہیں کہ خاتم بروزن فاعل جو وزن اسم کا آلہ ہے بمعنی ما یختم بہ عالم بفتح لام بمعنی مایختم بہ عالم بفتح لا م بمعنی مایعلم بہ اور اگر زیر سے پڑھیں تو اسم فاعل کے معنی یعنی ختم کرنے والا کے ہیں

قرآن مجید میں بالفتح ہے اور بالفتح پڑھنے کی تاکید حضرت علی نے بھی فرمائی ہے جیسا کہ ابی عبدالرحمٰن بن سلمی سے مروی ہے کہ

کنت اقری الحسن و الحسین فمر نی علی بن ابی طالب و انا اقرئھما فقا ل لی اقر ھما خا تم النبیین بفتح التاء

بے شک لفظ خاتم کے معنی مہر یا انگشتری کے ہیں مگر تمامی علمائے عرب وعجم ومصروشام وروم و افریقہ نے اس موقع پر بلحاظ سیاق عبارت مطلب ختم کرنے والے کا لیا ہے۔ اوران مما لک کے علماء جن کی مادری زبان عربی تھی اور اپنی زبان کے حاکم مانے جاتے تھے تیرہ سوسال سے یہی مطلب لیتے چلے آئے ہیں، تو مرزا غلام احمد قادیانی کو جو ملک ہند میں پیدا ہوئے، اور جن کی مادری زبان عربی نہیں، فصحائے عرب وعجم کے لئے ہوئے مطالب سے کس طرح اختلاف کر سکتے ہیں۔ اوران کو کیا حق ہے کہ غیر زبان میں دخل در معقولات کریں۔ عربی پڑھ لینا اور بات ہے اور اہل زبان ہونا اور بات ہے۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ لفظ خاتم کے معنی مہر کے اس موقع پر بھی لئے جائیں گے، تب بھی علماء کا منشاء فوت نہیں ہوتا۔ مہر کرنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ مضمون بند کر دیا جائے۔ جب مضمون ختم ہوتا ہے تو لکھنے والا مہر کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عبارت ختم ہوگئی۔ اوراس کے بعد اگر مضمون زیادہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا تو وہ داخل جعل ہوگا۔

اسی طرح لفافہ پر مہر ہو جاتی ہے۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ لفافہ بند کر دیا گیا ہے، اور آئندہ کوئی شخص لفافہ کھول کر کوئی نیا مضمون داخل نہ کرنے پائے۔

زمانہ نبوت میں آنحضرت ﷺ کے فرامین پر آنحضرت ﷺ کی مہر ہوا کرتی تھی۔ یہ رواج بہت قدیم سے چلا آتا ہے۔ پس اگر مہر کے معنی بھی لئے جائیں تو سیاق عبارت اور کلام الہی کا منشاء یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں

قرآن پاک میں استعارات اور کنایات اکثر مقامات پر ہیں۔ چنانچہ خدا تعالی نے کافروں کو مردوں سے تعبیر کیا ہے

فانك لاتسمع الموتى و لا تسمع الصم الدعا اذا ولوا مدبرين (روم: ۵۲)

اس آیت میں کافروں کو موتی کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔

اور سورہ انعام میں بھی

انما یستجیب الذین یسمعون و الموتی یبعثهم الله ثم الیه یرجعون (الانعام: ۳۶)

کافروں کو موتی کے لفظ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سیاق عبارت بڑی چیز ہے۔ منشاء سیاق عبارت صاف بتلا رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ الفاظ ظلی نبی اور متبع نبی، اللہ تعالی کے کلام میں نہیں ہیں۔ یہ الفاظ انسان کے تراشیدہ ہیں۔ اگر منشائے خدا تعالی کا ظلی نبی پیدا کرنے کا ہوتا، تو صاف الفاظ میں حکم ہوتا۔ خدا تعالی ایسا موقع ہی اپنے بندوں کو نہ دیتا کہ من مانے نبی بن جائیں۔

اگر لفظ خاتم کے معنی مہر کیلئے جائیں اور وہ تعبیر کی جائے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمائی ہے، تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آئندہ بہت سے نبی پیدا ہوتے چلے جائیں گے کیونکہ لفظ نبیین سے بہت سے نبی آسکیں گے اور حضرت سرور عالم ﷺ مہر ان نبیوں کے ٹھہریں گے۔ چونکہ حدیث کی رو سے مسیح کا پیدا ہونا ضرور ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بموجب استدلال میرے لائق دوست کے حضرت رسول اکرم ﷺ نے اس مسیح کی نسبت نبی اللہ کا لفظ ارشاد فرمایا ہے تو آپ کی مہر گویا اس کے اثبات پر ہوگئی جس کو رسول اکرم ﷺ نبی فرمادیں وہ ضرور نبی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر آنحضرت ﷺ کا ارشاد صرف مسیح موعود کے لئے ہے اور وہ مسیح مرزا غلام احمد ہیں، تو قرآن شریف میں لفظ نبیین ارشاد نہ فرمایا جاتا، بلکہ خاتم النبیین ہوتا کیونکہ حدیث کی رو سے آئندہ تو صرف ایک ہی مسیح آنے والے قرار پائیں گے جنکی نسبت آنحضرت ﷺ نے نبی اللہ کا لفظ ارشاد فرمایا ہے تو پھر نبیوں کی مہر بیان کرنے کا کیا موقع ہو سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے بموجب کوئی دوسرا نبی بجز مسیح موعود کے آنے والا تو ہے ہی نہیں، اس لئے خاتم النبی یعنی مہر نبی کی ارشاد ہوتا ۔

معلوم ہوتا ہے کہ جب لفظ خاتم النبیین استعمال ہوا ہے تو بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے اور بھی نبی آنے والے ہیں تو اس صورت میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسیح موعود کے پیدا ہونے کے متعلق جو ارشاد رسول کریم کا ہوا ہے اور جس کی نسبت نبی اللہ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے ممکن ہے کہ وہ کوئی اور ہو، مرزا غلام احمد قادیانی کو کوئی خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود نہیں کہہ سکتا اور نہ معلوم آئندہ کتنے سو نبی یا کتنے ہزار نبی آنے والے ہوں گے۔

ممکن ہے کہ ان میں کوئی وہ ہو جس کی نسبت پیش گوئی کی گئی ہے کہ ایک مسیح موعود آئے گا اور اگر لفظ خاتم النبیین اگلے تمام نبیوں سے متعلق سمجھا جائے تو آنحضرت ﷺ ان کے لئے مہر کیوں کر ہو سکتے ہیں ان پر تو خدا نے نام لے کر تصدیق کی مہر لگا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہر کے بعد آنحضرت ﷺ مہر نبیوں کے کیوں کر ہوتے۔ اور اگر پچھلے آنے والے نبی سے، جیسے مرزا قادیانی ہیں اور اگلوں سے دونوں سے وہ الفاظ خاتم النبیین کے متعلق ہوتے تو خاتم النبیین السابقین و الآخر ارشاد ہوتا یا خاتم النبیین الاولین و التابعین ہوتا جیسا کہ مہاجرین کی شان میں خدا تعالیٰ نے فرمایا

و السابقون الاولون من المهاجرین و الانصار و الذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم و رضوا عنه (توبہ:۱۰۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مہاجرین اورانصار میں سے جن لوگوں نے پہلے ہجرت کی اوران کے بعد جنہوں نے نیکی کے ساتھ ہجرت کی اللہ ان سے راضی ہوااور وہ اللہ سے راضی ہوئے)۔

جب کہ ایسی عبارت نہیں ہے اور سیاق عبارت صاف یہ بتلا رہی ہے کہ اللہ کو یہ منظور تھا کہ عام طور پر ظاہر فرمادے کہ اکملت لکم دینکم یعنی تمہارے اوپر تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔اور پھرارشادہوا کہ

محمد رسو ل الله خا تم النبين

یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے۔

پس اس قدر صاف وصریح الفاظ کو جو مطلب خیز بھی ہیں، پیچدار کرنا اور دلائل اور براہین سے اپنے مفید مضامین اور معنی نکالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت کیا ہے اس لئے خدا تعالی نے فرمادیا ہے

ذلك بان الذين كفروا اتبعوا البا طل و ان الذين آ منوا اتبعوا الحق من ربهم

(محمد:۳۰) (یہ کہ جومنکر ہیں وہ جھوٹی بات پر چلے اور جو یقین لائے انہوں نے سچی بات مانی جو اللہ کی طرف سے ہے)

ایک مثال ہے: جو مشکل اور ذو معنی بات ہے تو اس کی تاویلات سے درگزر کر اگر چہ کہ وہ سچی ہوں

اس مثل کے بموجب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو ساکت ہو جانا چاہیے تھا بخلاف اس کے ایسے الفاظ کو انہوں نے آلہ نبوت بنالیا اللہ تعالی کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھنا فرض ہے

يا اهل الكتا ب لا تغلوا فى دينكم و لا تقو لوا على الله ا لا الحق (مائدہ: ۷۷)

خداوند کریم کا صاف ارشاد ہے کہ اے اہل کتاب اپنے دین کے امور میں ہرگز غلومت کرو اور اللہ کے اوپر غلط بات مت کہو مگر سچی بات۔اللہ تعالی کو معلوم تھا کہ دین محمدی میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو غلو کریں گے اسی لئے اور مقامات پر بھی لا تغلوا فى الدين ارشاد فرمایا برخلاف ارشاد باری تعالی کے غلو کرتے ہیں۔

یہ تعجب کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی متعدد تصانیف میں یہ جتاتے ہیں کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی اور اس پر میرا ایمان ہے،اور پھر لفظ خاتم کی تاویلات کر کے اس بات کے ثابت کرنے کی بھی کوشش فرماتے رہے ہیں کہ لفظ خاتم بالکسر نہیں ہے اس لئے نبی کا آنا ممکن ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت میں اجتماع نقیضین پایا جاتا ہے۔ایک طرف تو یہ فرمایا جاتا ہے کہ آنحضرتﷺ خاتم النبیین ہیں۔اس کے خلاف کہنے والے پر خدا کی لعنت بھیجتے ہیں۔اور دوسری طرف بزعم خود وہ ایک حدیث اور مختلف بزرگوں کے اقوال لے کر ظلی نبی بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

تردید مرزا قادیانی

اور تشریح ان اقوال کی جن کو مرزا نے اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کیا

سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ

و لو عاش (ابراھیم) لکان صدیقاً نبیا (ابن ماجہ۔حدیث نمبر ۱۵۱۱)

(یعنی اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا)۔

اس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر آنحضرتﷺ خاتم النبیین تھے تو پھر آپﷺ کے صاحبزادہ نبی کیوں کر ہوتے میں۔

کہتا ہوں کہ نبی کے بیٹے کا نبی ہونا عجب نہیں ہے۔ پہلے بھی نبی کے بیٹے نبی ہوئے ہیں۔اگر آنحضرتﷺ نے ایسا ارشاد فرمایا تو بجا ارشاد فرمایا۔اگر حضرت ابراہیم زندہ ہوتے تو نبی ہوتے چونکہ اللہ تعالی کو تو یہ منظور تھا کہ آپﷺ خاتم النبیین کے اعلی لقب سے ملقب ہوں حضرت ابراہیم نہ زندہ رہے نہ نبی ہوئے۔ اسی طرح کی ایک حدیث مجھ کو یاد آئی ہے سنئے جو صحیح ترمذی کی ہے

لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب (ترمذی۔حدیث نمبر ۳۶۸۶)

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا ۔

تو کیا اس ارشاد سے آپﷺ کے بعد نبی کا آنا لازم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول اکرم اور حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اس درجہ کی فضیلت تھی اور ایسے ان کے مراتب ہیں کہ نبی ہونے کے لائق تھے۔لیکن کاتب ازل نے نبوت کا خاتمہ تو آنحضرتﷺ کی ذات بابرکات پر موقوف کر دیا تھا اس لئے نہ حضرت ابراہیمؑ بن محمدﷺ زندہ رہے اور نہ حضرت عمر فاروقؓ نبوت سے سرفراز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیان کے خلاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کے ثبوت میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کا وہ قول بھی پیش فرمایا جس کو میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ آپ نے لفظ خاتم کو بالفتح پڑھانے کی اس وقت ہدایت فرمائی جب کہ حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ پڑھ رہے تھے۔ اس سے وہ نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو خوف تھا کہ لفظ خاتم کے بالکسر پڑھنے سے لوگوں کو دھوکا ہوگا اور نبوت کو مختتم سمجھیں گے۔ چونکہ ظلی نبوت ختم نہیں ہوئی تھی اس لئے حضرت علیؓ نے بالفتح پڑھانے کی تاکید فرمائی۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰؓ کو یہ بات معلوم تھی کہ حضرت عیسیٰ بن مریم قریب قیامت پھر آنے والے ہیں، اس لئے انہوں نے بالکسر پڑھانے سے منع فرمایا۔

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ خاتم بمعنی مہر کے ہیں اور مہر آخر پر ہوا کرتی ہے اور حضرت علی مرتضیٰؓ اس خیال سے کہ خاتم فصیح لفظ ہے اور بالفتح پڑھنے سے اور شدت کے ساتھ دوسرے نبی کے آنے کی تردید ہوتی ہے بالفتح پڑھنے کا حکم دیا ہو حضرت علی کے ارشاد سے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے خیال کی تائید نہیں ہوتی۔

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول مرزا غلام احمد قادیانی نقل کرتے ہیں کہ اگر نبوت ہر قسم کی ختم ہو جاتی تو حضرت عائشہؓ یہ نہ فرماتیں کہ

قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ

(درمنثور۔ جلد ۵ ص ۲۰۴) (یعنی یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں)

اسی طرح حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کا وہ قول نقل کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت مغیرہؓ کے سامنے یہ کہا کہ صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ تو حضرت مغیرہ نے لا نبی بعدہ کہنے سے منع کیا۔

یہ بالکل سچ کہا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی بالکل سچ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قول کا منشاء تھوڑا سا بار دماغ پر ڈالا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عائشہؓ کے قول کے دو جزو ہیں یعنی

قولوا انہ خاتم الانبیاء ایک جزو ہے

اور دوسرا جزو ہے ولا تقولوا لا نبی بعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جز اول سے مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ اس میں کوئی بحث نہیں۔ البتہ جزو دوم کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی یہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ نے فرمایا و لا تقولوا لا نبی بعدہ یعنی یہ مت کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، تو اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آئندہ نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ نے منع فرمایا اور اگر کوئی نبی آئندہ پیدا ہونے والے نہ ہوتے تو منع نہ فرماتیں۔

قربان شوم بریں عقل و دانش بباید گریست

اصل واقعہ یہ ہے کہ عوام کی زبان پر بجائے اس فصیح فقرہ کے یعنی جز و اول خاتم الانبیاء کے ایک غیر فصیح فقرہ عورتوں کی اور عوام کی زبان پر چڑھ گیا تھا یعنی لا نبی بعدہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، تو حضرت عائشہؓ نے جو نہایت عاقلہ اور فصیحہ تھیں، لوگوں کو اس غیر فصیح فقرہ کے کہنے سے روکا، اور فرمایا کہ یہ کیا جملہ تم لوگ لا نبی بعدہ کہا کرتے ہو۔ کیوں نہیں وہ فصیح جملہ استعمال کرتے جو اللہ تعالی کا فرمایا ہوا ہے اور ہدایت فرمائی کہ

قولوا انہ خاتم الانبیاء و لا تقولوا لا نبی بعدہ

یعنی اس طرح کہو کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور اس طرح کا جملہ مت کہو کہ لا نبی بعدہ

دراصل تقدیر عبارت یہ ہے کہ

لا تقولوا لا نبی بعدہ بل تقولوا انہ خاتم الانبیاء

اب تو غالباً میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) کو مرزا غلام احمد قادیانی کی غلطی معلوم ہو جائے گی۔ مرزا صاحب قادیانی نے تو جو ترجمہ کیا ہے یا ان کی جماعت نے کہ یہ، تو، کہو اس سے لوگوں کو مغالطہ ہوتا ہے۔ لفظ، تو، نہ معلوم کس لفظ عربی کا ترجمہ ہے لفظ، تو، زبردستی ترجمہ میں داخل کر لیا گیا ہے تاکہ مطلب اپنے مقصد کے موافق نکالیں۔

اسی طرح حضرت مغیرہ کی بات کہ کسی نے ان کے سامنے کہا

صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو حضرت مغیرہؓ نے منع فرمایا کہ خا تم الانبیاء کہنے کے بعد پھر لا نبی بعدہ کہنے کی خلاف ارشاد اللہ کے کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالی نے خا تم النبیین فرمایا ہے اور لا نبی بعدہ، اللہ کے کلام پاک میں نہیں ہے تو ہم لوگوں کو کیا ضرورت ہے کہ اللہ کے مقرر کئے ہوئے فقرہ میں اور عبارت اضافہ کریں۔ اس لئے صرف اسی قدر جملہ کے کہنے کا حکم دیا جس قدر قرآن کریم میں ہے۔ اس سے مرزا قادیانی نے جو اپنے مفید مدعا مطلب نکالنے کی سعی فرمائی وہ محض بے کار تھی۔

ہمارے سامنے بھی اگر کوئی کہے کہ بادشاہ ملک ہندوستان شاہ ہند، تو ہم کہیں گے شاہ ہند کہنے کی ضرورت کیا ہے۔ بادشاہ ملک ہندوستان کہو، شاہ ہند مت کہو۔ اس کہنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ایک جملہ مکرر نہ کہا جائے اگر کوئی کہے سنگ مرمر کا پتھر تو ہم کہیں گے کہ کیا واہیات بکتے ہو سنگ مرمر کہو، پتھر مت کہو۔ اسی طرح لیلۃ القدر کی شب کوئی کہے تو ہم کہیں گے کہ صرف لیلۃ القدر کہو اور شب مت کہو۔ اسی طرح خا تم الانبیاء کہنے سے مطلب نکل آتا ہے تو لا نبی بعدہ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے حضرت مغیرہ نے منع فرمایا تو کیا برا ہوا۔ ہاں البتہ کھینچ تان کر مطلب نکالنے کا موقع مرزا غلام احمد قادیانی کو مل گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دلائل کے اعتبار سے تمام علماء دین محمد ﷺ نبی کہلائیں گے کیونکہ ان کی شان میں تو یہ حدیث موجود ہے العلماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل۔ علماء بھی کھینچ تان کر مطلب نکال سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو مثل بنی اسرائیل کے نبیوں کے سمجھا ہے ہم بھی نبی ہیں۔

بھلا ایسی تاویلات سے کوئی نبی ہو سکتا ہے؟ غرض کہ لا نبی بعدہ کہنے سے حضرت عیسی کے پھر آنے کی تردید بھی ہوتی ہے اور حضرت عیسی کا پھر دنیا میں آنا لازم ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت مغیرہؓ نے اس لئے بھی ممکن ہے کہ لا نبی بعدہ کہنے سے منع فرمایا ہو مرزا قادیانی نے حضرت مغیرہ کے قول کے ایک جزو کو جو انہوں نے مفید مطلب سمجھا لے لیا یعنی لا نبی بعدہ اور ہم سب کو بحوالہ اس قول کے قائل کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نبی آئندہ آنے والا نہ ہوتا تو حضرت مغیرہ منع نہ فرماتے کہ یہ نہ کہو کہ آئندہ کوئی نبی نہیں لیکن بہت تعجب اور نہایت افسوس ہے کہ حضرت مغیرہ کے دوسرے قول کو جو اس عبارت کے ساتھ ہے نہیں پڑھتے اس لئے کہ وہ ان کے مقصد کے خلاف ہے اور وہ پوری عبارت یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال رجل عند المغيرة حسبك اذا قلت خاتم الانبياء فانا كنا نحدث ان عیسی علیه السلام خارج فان هو خرج فقد کان قبله و بعده (درمنثور۔ ج۵ ص ۲۰۴)

اس پورے قول سے حضرت عیسی بن مریم کا نزول یقینی معلوم ہوتا ہے لیکن مرزا قادیانی اس کے قائل نہیں کہ حضرت عیسی کا نزول ہوگا۔ استدلال کا یہ بالکل نیا طریقہ مرزا قادیانی نے نکالا ہے کہ ایک فقرہ کا آدھا مضمون جوان کے مفید مدعا سمجھا گیا، پیش کر کے ہم کو قائل کرنا چاہتے ہیں کہ جب مغیرہ نے لا نبی بعدہ کہنے سے منع فرمایا تو اس فقرہ لا نبی بعدہ کی تردید کیوں کر کر سکتے ہو مگر حضرت مغیرہؓ نے حضرت عیسی کے نزول کے متعلق جو کچھ فرمایا مرزا قادیانی کوئی جواب اس کا نہیں دیتے، اس لئے کہ اس سے ان کے نبی بننے کا مقصود فوت ہو جاتا ہے۔

اور اسی طرح لفظ بعدہ پر بھی جناب مرزا قادیانی نے شائد نظر نہیں ڈالی یا اس سے تجاہل عارفانہ فرمایا۔ اس لفظ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسی جس طرح آنحضرت ﷺ کے قبل نبی آئے تھے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے بعد بھی وہی حضرت عیسی نبی نازل ہوں گے۔ محض الفاظ سے مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ کہنا کہ میں وہ نبی ہوں درست نہیں ہو سکتا جب کہ بعدہ کی ضمیر آنحضرت ﷺ کی طرف اشارہ کرتی ہے مرزا قادیانی صرف لاتقربوا الصلوۃ کہلوانا چاہتے ہیں تو دوسرے کیوں ماننے لگے وہ تو و انتم سکاری کے ساتھ ہی اس کو پڑھیں گے۔ اسی طرح حضرت مغیرہ کا پورا قول لے کر استدلال کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ نہ کہو کہ بعد آنحضرت ﷺ کے دنیا میں نبی نہیں آئیں گے بلکہ حضرت عیسی نبی آئیں گے

علماء کے اقوال لا نبی بعدہ کے متعلق:

اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نبوت کے ثبوت میں چند علماء کے اقوال مندرجہ ذیل نقل کر کے دلیل لاتے ہیں کہ بعد آنحضرت ﷺ کے نبوت ختم نہیں ہوئی۔ اگر ختم ہوئی تو وہ تشریعی نبوت ختم ہوئی لیکن ظلی نبوت ختم نہیں ہوئی۔ اس بیان کی تائید میں حضرت ملا علی قاری کا قول نقل کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لو عاش ابرا هیم و صار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکا ن من اتبا عه لعیسی و خضر و الیاس علیهم السلا م فلا یناقض قو له خا تم النبیین اذا المعنی انه لایأتی بعده نبی ینسخ ولم یکن من امته (یعنی اگر حضرت ابراہیم (بن محمد ﷺ) زندہ ہوتے تو نبی ہوتے۔ اسی طرح حضرت عمر، آنحضرت ﷺ کے تابع ہیں۔ پس یہ ان کا قول خاتم النبیین کے نقیض نہیں ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوں گے جو ان کے ملت کو منسوخ کردیں گے)

اس کے بعد شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا قول استدلال میں پیش کیا گیا ہے

النبوة التی انقطعت بو جود رسو ل الله ﷺ انما هی نبوة التشریع لا مقامها فلا شرع یکو ن نا سخاً لشرعه ﷺ لا یز ید فی شر عه حکما آ خر و هذا معنی قو له ﷺ ان الرسالة و النبوة انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی ای لا نبی بعدی یکو ن علی شرع یخا لف شر عی بل اذا کا ن یکو ن تحت حکم شر یعتنی (فتوحات مکیہ باب ۷۳ ج ۲ ص ۳)

(وہ نبوت جو رسول اللہ ﷺ کے وجود مبارک سے منقطع ہوگئی ہے وہ نبوت تشریعی ہے، اس کا کوئی موقع نہیں ہے۔ اب ایسی کوئی شرع نہیں جو رسول اکرم ﷺ کی شرع کو منسوخ کر سکے۔ اور نہ ان کی شرع میں دوسرا حکم زیادہ کر سکتی ہے۔ اور یہی معنی رسول ﷺ کے قول کے ہیں کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی پس میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں یعنی کوئی نبی میرے بعد میری شریعت کے خلاف نہ ہوگا بلکہ ہوگا تو میری شرع کے تحت ہو)۔

اس کا جواب اور دوسرے مندرجہ ذیل اقوال کا جواب ایک ساتھ لکھوں گا

اس کے بعد عبدالوہاب شعرانی کا یہ قول استدلال میں پیش کیا گیا ہے

فان مطلق النبوة الم یر تفع و انما ار فع نبوة التشریع (الیواقیت والجواہر۔ ج ۲ ص ۲۴)
یعنی مطلق نبوت نہیں اٹھادی گئی مگر یہ کہ نبوت التشریع اٹھادی گئی

اس کے بعد حضرت مجدد الف ثانی کا قول نقل کیا ہے :

پس حصول کمالات نبوت مرتابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل منافی خاتمیت اونیست۔ (مکتوبات ج ۱ ص ۶۳۷ مکتوب نمبر ۳۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بعد از بعثت خاتم الرسل ﷺ کمالات نبوت کا حاصل کرنا خاص متبعین کے لئے بطور اتباع اور وراثت کے ان کے خاتم نبوت ہونے کے منافی نہیں ہے)

اس قول سے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی کی تائید نہیں ہوتی مجدد الف ثانی سرہندی نے یہ بیان کیا ہے کہ نبوت کا ختم ہونا اس امر کے منافی نہیں ہے کہ متبعین نبوت کو کمالات نبوت نہ حاصل ہوسکیں اس قول سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرزا قادیانی کو نفس نبوت حاصل ہو جائے صفات اور کمالات نبوت کی بحث منصب امامت ترجمہ مولوی عبدالجبار خان صاحب میں بہت تفصیل سے لکھی گئی ہے۔ اگر میں یہاں لکھوں تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا لہذا اس سے قطع نظر کر کے ایک مثال دنیا کی پیش کرتا ہوں جس کو آپ ہم دیکھتے چلے آئے ہیں۔

مثلاً کمالات انسان۔ کیا کمالات انسان اگر طوطا مینا چنڈول کتا بندر وغیرہ جانوروں سے ظاہر ہوں تو وہ انسان کہلا سکتے ہیں۔ جیسے نطق ایک کمال انسانی ہے

طوطے مینا انسان کی سی بولی بولتے ہیں، تو وہ انسان نہیں کہلا سکتے۔ یا کتا بندر بہت سے کام انسانوں کے کرنے لگتے ہیں تو وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔

چنانچہ جہاز پر سے ایک بچہ ایک مرتبہ دریا میں گر پڑا اس کے ساتھ ہی کتا بھی کودا۔ جیسے ہی بچہ نے غوطہ کھا کر سطح آب پر آیا، کتے نے منہ سے پکڑ لیا اور مکرر غوطہ کھانے بچایا۔ اس کے بعد فوراً ملاح کود کر بچہ کو نکال لائے ۔کتے کا نام یابی تھا

یہ قصہ ذیل کا ایک انگریزی کتاب میں ہے

ایک چرواہا اپنے بچہ کو لے کر پہاڑوں میں بکریاں چرانے گیا جب بکریاں متفرق ہوگئیں تو اپنے بچہ کے پاس کتے کو چھوڑ کر خود پہاڑ کے اوپر گیا تا کہ بکریوں کو واپس لائے۔ شام کا وقت تھا (فاگ) کہر نے پہاڑ کو گھیر لیا۔ چرواہا راستہ بھول گیا بڑی مشکل سے بغیر بچہ اور کتے کے گھر پہنچا۔ تمام رات ماں باپ بھائی بہنوں کا برا حال رہا۔ صبح کو تلاش میں نکلے لیکن بچہ اور کتے کا پتہ نہ چلا۔ شام کو چرواہا اور اسکے دوست جو تلاش میں مصروف تھے واپس آئے تو معلوم ہوا کہ کتا آیا تھا روٹی دی گئی تو لے کر چلا گیا۔ غرض دو دن تک کتا آتا اور روٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کر چلا جاتا۔اور چرواہا بھی تلاش کے لئے پہاڑوں میں جایا کرتا تھا۔تیسرے دن کتے کا انتظار کیا اور پہاڑ کو نہ گیا۔جب کتا آیا اور روٹی لے کر چلا تو پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا چرواہا بھی چلا گیا۔تو کتا انہی پہاڑوں سے راستہ کتراتا ہوا ایک نہر کے قریب ایک غار میں گیا تو وہاں بچہ پایا گیا اور کتے نے روٹی اس بچہ کے سامنے ڈال دی تھی اور بچہ نے روٹی کھانی شروع کی۔

تعلقہ نرساپور پائگاہ میں ایک واقعہ مشہور ہے کہ ڈاکو جب لوٹ کر واپس ہوئے تو کتا ان کے پیچھے جا کر تمام واقعات مال مسروقہ کے دفن کرنے کے دیکھنے کے بعد مجرموں کے پیچھے پیچھے جا کر ان کے مکان تک دیکھ آیا۔جب صبح کوتوالی آئی تو کتا بار بار بھونکتا اور ایک طرف دوڑتا۔اس کی یہ عجیب وغریب حرکتیں دیکھ کر سب کو خیال ہوا کہ اس کے پیچھے چلو دیکھو تو یہ کیا کہتا ہے۔جب کوتوالی کے لوگ اور بستی والے کتے کے پیچھے گئے تو وہ بڑی خوشی سے چلا اور ایک نالے کے پاس جا کر اپنے ہاتھوں سے ریتی کھودنی شروع کی۔جب لوگوں نے زمین کھودی تو سارا مال مسروقہ برآمد ہوا۔اس کے بعد کتا ایک سمت کو چلا۔اب تو کوتوالی کے ملازمین کو یقین ہوگیا کہ یہ کچھ پتہ کی بات بتلائے گا۔غرض اس کے پیچھے پیچھے گئے تو دو کوس پر ایک گاؤں کو لے گیا اور ایک مکان کے سامنے ایک شخص بیٹھا تھا فوراً اس کے اوپر گرا اور کوتوالی والوں نے اسے گرفتار کرلیا اور تمام مجرمین کا پتہ اسی طرح مل گیا۔

میں دریافت کرتا ہوں کہ یہ انسانی کمالات نہیں ہیں؟ کیا ایسے کمالات کے حاصل ہونے سے کتا انسان بن گیا؟

اسی طرح اگر انسان حیوانی یا شیطانی کام کرے تو وہ حیوان یا شیطان نہیں ہو جاتا۔اگر بعض کمالات نبوت کسی انسان میں پائے جائیں مثلاً معجزے نبیوں سے ظہور میں آتے ہیں۔دیکھا گیا کہ بعض اولیاء اللہ سے بھی بہت سے کرامات ظاہر ہوئے ہیں جو بالکل معجزوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔نبیوں کے معجزے تو معجزے کہلاتے ہیں اور اولیاء اللہ کے کرامات کے نام سے موسوم ہیں۔لیکن اولیاء اللہ نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ پاتے۔پس محض کمالات نبوت کسی میں پائے جائیں تو وہ نبی نہیں ہو جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے مظہر جان جاناں کا قول نقل کیا ہے

ہیچ کمال از غیر نبوت بالا ضافہ ختم نگردیدہ

یعنی کوئی کمال ختم نہیں ہوا مگر نبوت کا کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا۔

اضافہ کے لغوی معنی افزون کردن بر چیزے صاف نہیں ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے جو ترجمہ فرمایا ہے اضافہ کے معنی بلاواسطہ کے لئے ہیں جو ان کے مقصود کے موافق ہوتے ہیں حالانکہ اضافہ کے معنی ہرگز بلاواسطہ کے نہیں ہیں۔

یہ قول مرزا مظہر جان جاناں کا مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی کی تردید کرتا ہے۔ مرزا مظہر جان جاناں نے صاف لکھ دیا ہے کہ کوئی کمال ختم نہیں ہوا لیکن نبوت پر نبوت کو اضافہ کرنا ناممکن ہے اور وہ ختم ہوگئی ہے۔

دوسرے الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ کوئی کمال ختم نہیں ہوا سوا نبوت بالاضافہ کے کہ نبوت بالاضافہ تو حاصل نہیں ہوسکتی اور وہ ختم ہوگئی۔ باقی ہر کمال حاصل ہوسکتا ہے اور وہ ختم نہیں ہوا۔

اس قول سے تو مرزا قادیانی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اب رہے دوسرے اقوال مذکورہ بالا، پہلے تو ان بزرگوں کے اقوال کوئی حدیث نہیں، ان کی ذاتی آراء ہیں۔ قطع نظر اس کے ان کے اقوال سے کہیں یہ مطلب نہیں نکلتا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ ساری دنیا کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ حضرت عیسی ظاہر ہوں گے اور اسی اعتبار سے ان علماء نے یہ لکھا ہے کہ یہ خیال نہ کرو کہ کوئی نبی نہ آئے گا یعنی حضرت عیسی آئیں گے مگر وہ کوئی اپنی شرع نہیں لائیں گے بلکہ وہ متبع ہوں گے شریعت محمدی کے۔ اگر مسلمانوں کا عقیدہ مثل مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ ہوتا کہ عیسی اب نہیں آئیں گے تو مرزا قادیانی کا استدلال صحیح ہو جاتا۔ لیکن جب کہ حضرت عیسی کا آنا بر حق سمجھا گیا ہے تو کوئی عالم بھی یہ کیوں کر کہتا کہ اب کوئی نبی نہ آئے گا وہ نبی موعود حضرت عیسی تو ضرور آئیں گے لیکن وہ اپنی شریعت ناسخ شریعت محمدی نہ لائیں گے بلکہ وہ خود تابع شریعت محمدی ہوں گے۔ معلوم نہیں کہ اقوال بالا سے مرزا قادیانی نے اپنے مفید مطالب نکالنے کی زحمت کیوں گوارا فرمائی۔ اگر ان بزرگوں کے اقوال سے مرزا قادیانی کی تائید ہوتی بھی تو ہم کہہ سکتے تھے کہ ان بزرگوں کے اقوال حدیث کا درجہ نہیں رکھتے ہیں لہذا وہ قابل تسلیم نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان چار پانچ بزرگوں کے اقوال کے خلاف ہزار ہا بزرگوں کے اقوال ہیں تو وہی اقوال تسلیم کرنے کے قابل سمجھے جائیں گے جدھر غلبہ ہو۔ صد ہا اقوال کے مقابلہ میں چار پانچ کی کیا وقعت ہوسکتی ہے بہت تعجب کی بات ہے کہ چار پانچ بزرگوں کے اقوال کو تو بطور سند کے پیش کرتے ہیں اور صد ہا بزرگوں کے اقوال کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی کے خلاف ہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے یہ کوئی عقل کی بات ہے؟ غلبہ آراء کو دیکھنا چاہیے

مثنوی مولانا روم سے قادیانی کا استمساک

اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مولانا روم کی مثنوی کے چند شعر استدلالاً تحریر فرمائے ہیں

فکر کن و راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے
چوں از و نور نبی آید پدید
او نبی وقت خویش است اے مرید
مکسل از پیغمبر ایام خویش
تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش
اے مرا چوں مصطفیٰ من چوں عمر
از برائے خدمتش بندم کمر

میرے عالم دوست خود ہی غور فرمائیں کہ مثنوی کے یہ اشعار مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی کی کچھ بھی تائید کرتے ہیں؟

مولانا روم کے ان اشعار میں مبالغہ توصیفی ہے۔ شاعروں کے کلام ایسے مبالغوں سے بھرے پڑے ہیں۔ علم عروض میں تشبیہات و استعارات و مبالغات سے کام لینا ایک فن شاعری کا سمجھا گیا ہے۔ مثلاً لوح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیمیں سے محبوب کی پیشانی مراد لی جاتی ہے۔ سنبل ریحان تازیانہ زنجیر سے زلف کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ اور قامت کو سرو سے۔ تشبیہات اور استعارات فن شاعری میں بہت رائج ہیں۔ مشبہ کو متروک کر کے مشبہ بہ کو ذکر کرتے ہیں اور اس سے مشبہ مراد لیتے ہیں۔ مثلاً چاند یا سورج کہہ کر اس سے معشوق کا رخسار یا چہرہ مراد لیں۔

بدر چاچ کے دیوان کو دیکھئے تو سارے کا سارا دیوان استعارات سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً اس کا یہ شعر

چو دوش از سقف مینا رنگ طشت زر نگار افتاد

فلک را کاسہ ہائے نقرہ در دریائے قارا افتاد

اس شعر میں سقف مینا رنگ سے آسمان مراد لیا ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے۔ اور کاسہ ہائے نقرہ سے تارے مراد لئے ہیں دریائے قار یعنی سیاہ سے رات مراد ہے۔ اسی طرح مبالغات ہیں کہ وصف کی شدت کا اس حد تک دعوی کرنا کہ وہاں تک اس کا پہنچنا محال ہوتا کہ سامع کو یہ گمان نہ رہے کہ اس وصف کی شدت کا کوئی مرتبہ باقی ہے مثلاً

یک نیزہ رفت گریہ من از فلک بر اوج

کشتی درست کرد ز طوبی ملک بر اوج

اس شعر میں غور فرمائیں کہ گریہ آسمان سے بھی ایک نیزہ زیادہ بلند ہو گیا، اور بارش کی ایسی طغیانی ہوئی کہ فرشتوں نے ڈوبنے کے خوف سے طوبے کی لکڑی لے کر کشتی بنالی۔

بلحاظ علم عروض استعارات اور مبالغات کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ بڑی خوبی سمجھا تا ہے۔ اگر مولانا روم نے اپنے اشعار میں استعارات اور مبالغات سے کام لیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کو موقع مل گیا کہ مولانا کے کلام کو بطور سند کے پیش فرمائیں مولانا روم فرماتے ہیں کہ نیک کام کرتا کہ امت میں تو نبوت کو پائے گا۔ یہ مثال ایسی ہے کہ کوئی عاشق کہے کہ جس باغ میں انتظار کروں گا وہاں میرا چاند آئے گا۔

مطلب شعر کا یہ ہے کہ راہ نیک میں نیک خدمات انجام دے تو نبوت کی جھلک اس امت محمدی میں تو دیکھے گا اور صفات نبوت محمدی کو امت محمد میں بھی پائے گا اور جب اس نیک راہ پر چلنے والے اور نیک خدمات کرنے والے سے انوار نبی ظاہر ہونے لگیں گے، تو گویا وہ بھی اپنے وقت کا نبی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں یہ شاعرانہ مبالغہ توصیفی ہے جیسے میر انیس صاحب اور مرزا دبیر صاحب کو فن شاعری مرثیہ گوئی کے اعلی درجہ تک پہنچنے کی وجہ سے لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ اپنے وقت کے خدائے کلام تھے۔فردوسی، انوری، خاقانی کو لوگ کہتے ہیں کہ وہ اپنے وقت کے خدائے کلام تھے، تو کیا اس سے وہ معاذ اللہ خدا ہو گئے۔مولانا روم نے تیسرے شعر میں تو اس شخص کو جو نیک راہ پر چلے اور نیک کام کرے پیغمبر سے تشبیہ دی ہے اس سے بڑھ کر چوتھے شعر میں اسی کو مصطفیٰ سے تشبیہ دے کر اپنے آپ کو حضرت عمر سے تشبیہ دی ہے کہ جیسے آنحضرت محمد ﷺ کی خدمت حضرت عمر کمر باندھ کر کیا کرتے تھے اسی طرح میں بھی خدمت کروں اس شخص کی جو نیک راہ پر چلنے کی وجہ سے میں اس کو مثل مصطفیٰ سمجھتا ہوں۔مرزا غلام احمد قادیانی نے تشبیہات اور استعارات شاعری سے اپنا مطلب اخذ کر کے نبی بننے کی کوشش کی تو کیا وہ نبی ہو جائیں گے؟ ہر گز نبی نہیں ہو سکتے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا روم نے سنن ترمذی کی اس حدیث کا ترجمہ اپنے اشعار بالا میں فرمایا ہے جس کو میں پہلے لکھ چکا ہوں

رؤیا المسلم و ھی جزء من اجزاء النبوۃ

یعنی مسلمان کا وہ خواب جس کو رسول اکرم ﷺ نے اسی حدیث میں مبشرات سے ارشاد فرمایا ہے ایک جزء ہے اجزائے نبوت سے۔اسی بنا پر مولانا روم نے یہ مصرعہ فرمایا : تا نبوت یابی اندر امتے

چونکہ مسلم کا خواب میں حالات نیک کا مشاہدہ کرنا انوار نبوت سے نور اخذ کرنے کے مماثل ہے، لہذا مولانا روم نے دوسرے شعر میں یہ لکھا ہے

چوں از و نور نبی آید پدید
او نبی وقت خویش است اے مرید

نیک لوگوں کی نسبت ان کی خدمات کے لحاظ سے اکثر تشبیہ دیا کرتے ہیں کہ وہ اپنے وقت کا سلیمان ہے۔ یا کسی عادل بادشاہ کو کہا کرتے ہیں کہ وہ اپنے وقت کا نوشروان ہے۔ یا سخاوت کے اعتبار سے کسی کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے وقت کا حاتم ہے۔اسی طرح مولانا روم نے فرمایا ہے: او نبی وقت خویش است

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

،یعنی گویا وہ اپنے وقت کا نبی ہے،تو ان تشبیہات سے کیا کوئی فی الواقع نبی بننے کی کوشش کرسکتا ہے؟ اگر ایسے دلائل مولانا روم کے کلام میں نہ بھی ہوتے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولانا کا کلام اگر خلاف قرآن مجیداورحدیث کے ہےتو وہ ماننے کے قابل نہیں ہے

فرض کیجئے اگر مولانا روم کا یہ شعر ہوتا:

عادل وقت است چوں نوشیروان

شاہ وقت خویش اے عالی نشان

تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی شاہ وقت یعنی اپنے وقت کے بادشاہ نوشروان ہونے کا دعوی کر دیتے ؟اس لئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا آریوں سے مباحثہ کرنا اور پادریوں سے مناظرہ کرنا صلیبوں کوتوڑنے اور دنیا کو عدل سے بھر دینے کے مماثل ہےاور جب مرزا قادیانی نے دنیا کو عدل سے بھر دیا تو وہ اپنے وقت کے نوشروان عادل ہوئے ۔اس لئے کیا وہ فرما سکتے ہیں کہ میں نے دنیا کو عدل سے بھر دیا ہے اس لئے میں نوشروان عادل ہوں اور اپنے وقت کا بادشاہ ہوں اور شاہی احکام ملک ایران اور توران پر نافذ فرما دیتے اور اپنے نام کا سکہ سارے ملک فارس میں جاری فرما دیتے ؟

یقیناً کوئی بھی اسکو تسلیم نہ کرے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایسا دعوی بادشاہ ہونے کا کر سکتے بلکہ خود مرزا قادیانی بھی بادشاہ ہونے کا دعوی نہ کرسکتے بادشاہ ہونے کے لئے صرف زبانی جمع خرچ سے کام نہیں نکل سکتا بلکہ اس کے لئے دنیا کی بہت سی طاقتوں کو صرف کرنے کی ضرورت پڑتی نبی بننے کے لئے کسی طاقت کے صرف کرنے کی ضرورت نہ تھی لہذا مولانا روم کے چند اشعار سے استمساک کر کے نبی بن بیٹھے تو اب انکے متبعتین کو انصافاً خیال کرنا چاہیے کہ اگر فرض کیا جائے کہ مولانا روم کا شعر وہ ہوتا جو میں نے اوپر لکھا ہے تو کیا مرزا قادیانی بادشاہت کا دعوی کر سکتے (اس شعر کے لحاظ سے بادشاہت کا دعوی نہیں کر سکتے تو دوسرے اشعار مولانا کے جو اسی قبیل کے ہیں ان کو کوئی مدد نہیں دے سکتے مرزا قادیانی کو یا تو شیطانی وسوسہ اور توہمات ہوا کرتے تھے یا ان کے دل و دماغ میں یہ بات جم گئی تھی کہ دنیا کے تمام انسانوں پر درجہ فوق حاصل کرنے کے لئے نبی کا لقب اختیار کیا جائے وہ ایسے صاف احکام خدا اور رسول کے خلاف ایسے دعوی نہ کرتے علم طب کی رو سے جنون کے مختلف اقسام ہوتے ہیں منجملہ ان کے ایک قسم جنون کی یہ بھی ہے کہ انسان کے دل و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دماغ میں ایک خاص بات پیدا ہوجاتی ہے اور وہ اس کو صحیح سمجھنے لگتا ہے اس کو ہزار طرح سمجھایا جائے مگر اس کی سمجھ میں نہیں آتا ایک شخص کو یہ خبط ہوگیا تھا کہ اس کا جسم کانچ کا ہے وہ اپنے جسم کو بڑی احتیاط سے بچاتا پھرتا تھا ایسا نہ ہو کہ کسی کی ٹکر سے اس کا جسم ٹوٹ جائے کیا عجب ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نبی ہونے کا خیال اسی طرح ہوگیا ہو)

جب اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا کہ ہمارے سرور عالم ﷺ کے بعد ان ہی کے غلاموں سے کوئی نبی ہو یا ان کی ذریات سے کوئی ظلی نبی پیدا ہو تو تقدیر کلام کی یہ ہوتی و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین التشریعی یا خاتم النبیین الا ظلی نبی یا لا نبی غیر تشریعی جب کہ خاتم النبیین کے ساتھ کوئی استثنٰی نہیں ہے اور علماء نے اس اعتبار سے کہ آئندہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آنے والے ہیں ایسی عبارتیں لکھیں کہ لوگوں کو شبہ نہ ہونے پائے کہ جب نبی آخر الزمان آ چکے تو پھر حضرت عیسیٰ کیونکر آئیں گے اور اس لئے علماء نے اپنی اپنی رائے اور اجتہاد سے کچھ لکھا کہ جس کا مطلب یہ ہو کہ آئندہ نبی آئیں گے (یعنی حضرت عیسیٰ) اور حضرت عائشہ ؓ نے یہ فرمایا کہ لا تقولوا لا نبی بعده تو ان تحریرات علماء کو یا حضرت عائشہ کے قول کو تمسک پکڑ کر اور کھینچ تان کر یہ معنی نکالنا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اس لئے میں ہی وہ نبی ہوں جس کا وعدہ کیا گیا بالکل بعید از عقل ہے۔

نبی کا لفظ نباء سے مشتق ہے جس کے معنی خبر دینے کے ہیں یا نبو سے مشتق ہے جس کے معنی علو اور ارتفاع کے ہیں۔ چونکہ نبی کا مرتبہ دوسری مخلوقات سے ارفع اور اعلیٰ ہوتا ہے اس وجہ سے خدا ان کو معصوم پیدا کرتا ہے اور وہ خدا کے احکام کو جو ان کے پاس وحی کے ذریعہ سے مخلوق انسانی کی ہدایت کے لئے پہنچتے ہیں انسانوں تک پہنچا دیتے ہیں اور ان کی ضلالت سے نور ہدایت میں لاتے ہیں اور گمراہی سے راہ راست پر لاتے ہیں اور خدائے وحدہ لاشریک کی پرستش کی ہدایت کرتے اور بہشت و دوزخ کے حالات ظاہر کرکے امید وار مغفرت کرتے ہیں اور عذاب دوزخ سے ڈراتے ہیں اور بہشت کی نعمتوں کا حال سنا کر ان کو خوش خبری دیا کرتے ہیں، اسی لئے وہ نبی کے پاک اور اعلیٰ وارفع لقب سے اللہ کی طرف سے موسوم اور مشہور ہوتے ہیں اس زمانہ میں جب کہ ہمارے سرور انبیاء ﷺ کی بدولت ہم ان سب امور سے واقف ہیں اور وحده لا شريك له کی وحدانیت کے قائل اور دوزخ کے عذاب اور جنت کی راحتوں سے واقف ہیں اور اللہ تعالیٰ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام ہمارے ہاتھوں میں ہے جس کے بعد پھر ہدایت کے لئے اور کسی کلام ربانی کی ضرورت نہیں ہے اور اللہ کے حبیب پاک کے احکام اور اقوال ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں تو پھر ہمارے پاس نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔

نبی کے لغوی معنوں کے لحاظ سے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کوئی خبر اللہ کے پاس سے بندوں تک پہنچانے کا کام خدا نے تفویض نہیں کیا تو وہ شخص نبی کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا نبی ظلی ہو یا متبع لفظ نبی تو ہر حالت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ منسوب ہے اور وہ لفظ نبی سے ملقب ہوتے ہیں اور جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا نبی تو اشرف الانسان ہے اور خدا کے بعد قوم کے پاس بس نبی ہی کا رتبہ ہے کیا یہ نہیں خیال ہو سکتا کہ دنیا کے تمام انسانوں پر فوقیت حاصل کرنے کیلئے مرزا قادیانی نے ایسا لقب اختیار کیا؟ ضرور ہو سکتا ہے کیونکہ ہم اپنے رسول اکرم ﷺ کی بدولت نور ہدایت میں ہیں اس غرض کیلئے اللہ کے احکام کی ہم لوگ پوری طرح تعمیل کریں ہمارے واسطے واعظ عالم کافی ہیں جس غرض کے لئے نبی ہوا کرتے ہیں ان اغراض میں سے کوئی غرض بھی اس وقت متعلق نہیں ہے البتہ جو لوگ ہنوز شرک اور بدعت میں مبتلاء ہیں ان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم اور احادیث موجود ہیں اور علماء اور واعظ ان کو پند و نصیحت کر سکتے ہیں قرآن کی آیتوں کے متفق علیہ مسئلوں میں تاویلات اور دوراز کار تعبیرات اور بعید از قیاس تنازعات پیدا کر کے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا کس قدر نامناسب امر ہے

اس کو میرے فاضل دوست خود سمجھ سکتے ہیں سچے ہمدرد فدائی قوم کا کام یہ ہونا چاہیے کہ اس کو لوگ جاہل کا خطاب بھی دیں تو پرواہ نہ کریں اور قوم کی خدمت کیے جائیں اور غیر اقوام کو دین پاک کے احکام سمجھائے یہ کوئی عقل کی بات نہیں ہے کہ خود آپ نبی کہلوانے کی غرض سے مسلمانوں سے اختلاف کرے یہ ملک تو ہندوستان ہے مرزا قادیانی کی گزر گئی اگر مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ جا کر یا مصر و قسطنطنیہ تشریف لے جا کر ایسا ادعا فرماتے تو بہت جلد نتیجہ نکل آتا۔

قرآن کریم کی آیتوں کو لڑانے والے پہلے بھی ہوئے تھے اور اس زمانہ میں بھی وہی ہو رہا ہے۔علماء جن آیات سے کچھ معنی لیتے ہیں مرزا قادیانی اس کے مقابل دوسری آیت لاتے ہیں اور اس کی وہ ایسی تعبیر کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تے ہیں کہ جس کو علماء تسلیم نہیں کرتے حالانکہ آیتوں کو اس طرح لڑانے کی فکر نہ کرنی چاہیے۔قرآنی آیتوں کی ایک دوسرے سے تصدیق ہوتی ہے نہ کہ تکذیب کی جائے۔ جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا اور اس کے متعلق صریح آیتیں ہیں لیکن قادیانی حضرات نے ان کے مقابل آیت و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد لا کھڑی کردی گویا یہ آیتوں کو لڑانا ہے

ابن ماجہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا

قال سمع النبی ﷺ قوماً یتدارسون فی القرآن فقال انما ھلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض وانما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضاً فلا تكذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا به وما جهلتم فوكلوه الى عالمه

یعنی رسول اکرم ﷺ نے ایک قوم کی نسبت سنا کہ قرآن میں جھگڑا کرتے تھے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے وہ اسی سے ہلاک ہوئے کہ خدا کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے لڑایا خدا کی کتاب تو اس لئے اتری کہ بعض کی بعض سے تصدیق ہو۔پس بعض کی بعض سے تکذیب مت کرو اسمیں سے جو سمجھو تو کہو اور نہ جانو تو اس کو اسکے عالموں پر چھوڑ دو۔

علمائے اسلام ایک آیت کے اور معنی اور مطلب لیتے ہیں اور مرزا قادیانی دوسری آیت سے اس کی تردید کرتے ہیں یا اس کا مطلب کچھ اور لیتے ہیں اور ہر حال میں ان آیتوں سے جو علماء مطلب لیتے ہیں مرزا کو اختلاف ہے اور بعض حدیثوں کا موضوع لہ اپنے آپ کو قرار دیتے ہیں اس حدیث کے منشاء کے موافق مرزا قادیانی کو یہ کرنا چاہیے تھا کہ ان کا تصفیہ علماء وقت پر منحصر فرماتے ایک مثل ہے...

Doubt is sister of the unlawful.

شک جس چیز میں وہ حرام کی بہن ہے۔

consult in your affairs.

اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو خدا ترس ہوں

جب کوئی انسان نہ سمجھ سکے یا کسی بات میں اس کو شک ہو تو غلبہ آراء پر عمل کرنا چاہیے عقل کا مقتضاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس بات میں تنبیہ ہو اس کو علماء اور خدا ترس لوگوں کی رائے سے حل کرنا چاہیے اپنی مجرد رائے پر بھروسہ نہ کر لینا چاہیے ممکن ہے کہ اس کی رائے غلط ہو یہ امر صاف ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنی رائے پر اس قدر بھروسہ کرنے کی کہ فلاں حدیث کا موضوع لہ میں ہوں کوئی وجہ نہیں ہو سکتی جب کہ کثرت رائے علماء کی ان کے خلاف تھی تو ہزار عقول انسانی پر اپنی ایک رائے کو ترجیح دینا اور من مانی ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر ایک جماعت میں تفرقہ ڈالنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا اور طرح نبی بننے کی کوشش کرنے کی وجہ صرف یہی معلوم ہوتی ہے کہ نبی کا رتبہ سب انسانوں سے افضل اور اعلیٰ ہوتا ہے لہذا مرزا غلام احمد نے عالم پر درجہ تفوق حاصل کرنے کے لئے دعویٰ کیا۔ چونکہ ان کا مقصود یہ ہے کہ ان احادیث کا مدلول میں ہوں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس معاملہ میں اہل غرض تھے اور صاحب غرض کی رائے صحیح نہیں ہوتی۔

اسی لئے یہ مثل مشہور ہے کہ اهل الغرض مجنون اہل غرض کو کبھی اپنی رائے پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ حدیث متذکرہ بالا کی رو سے اور انگریزی مقولہ کے لحاظ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو عالموں کی رائے کے موافق عمل کرنا چاہیے تھا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں باب حقیقت النبوة و خواصها کے تحت ہادی اور پیشواؤں کا مضمون تحریر فرماتا اور ان کے اقسام حسب ذیل بتلائے ہیں

۱۔ جس کو عبادت کے ذریعہ سے تہذیب نفس کے علوم کا القاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے وہ کامل ہے۔

۲ جس کو اکثر عمدہ اخلاق اور تدبیر منزل کے علوم کا القاء ہوتا ہے وہ حکیم کہلاتا ہے۔

۳۔ جس کو امور سیاست کا القاء ہوتا ہے اور وہ اس کو عمل میں لاتا ہے وہ خلیفہ کہلاتا ہے

۴ جس کو ملاء اعلیٰ سے تعلیم ہوتی ہے اور اس سے کرامات ظاہر ہوا کرتی ہیں مؤید بروح القدس کہلاتا ہے۔

۵ جس کی زبان اور دل میں نور ہوتا ہے اور اس کی نصیحت سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اس کے حواریوں اور مریدوں پر نور و سکینہ نازل ہوتا ہے وہ ہادی اور مزکی کہلاتا ہے۔

۶۔ جو قواعد ملت کا زیادہ جاننے والا ہوتا ہے وہ امام کہلاتا ہے

۸۔ جس کے دل میں کسی قوم پر آنے والی مصیبت کی خبر ڈال دی جاتی ہے جس کی وہ پیشین گوئی کرتا ہے یا قبر وحشر کے حالات کا اس پر انکشاف ہوتا ہے اور وہ اس کا وعظ لوگوں کو سناتا ہے وہ منذر کہلاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔جب خدا تعالیٰ اپنی حکمت سے ملہموں میں سے کسی کو جو بڑا شخص ہو مبعوث کرتا ہے تا کہ لوگوں کو ظلمات سے نور میں لائے تو وہ نبی کہلاتا ہے۔

(اعلم ان أعلى طبقات الناس المفهمو ن ، و هم ناس اهل ا صطلاح ، ملكيتهم فى غاية العلو ، يمكن لهم ان ينبعثوا الى اقا مة نظا م مطلو ب بدا عية حقا نية ، و يتر شح عليهم من الملأ الاعلى علوم و ا هوال آلهية (كا لشوق و التجريداو غيرهما)

و من سيرة المفهم ان يكو ن معتدل المزاج سوى الخلق و الخلق ليس فيه خبابة (اى اضطرا ب و عدم استقلال) مفرطة بحسب ا لآراء الجز ئية ، و لا ذكاء مفر ط لايجذ به من الكلى الى الجز ئى ، و من الروح الى الشبح سبيلاً ، و لا غباوة مفر طة لايتخلص بها الى الكلى ، و من الشبح الى الروح

و يكو ن الزم الناس بالسنة الراشدةذا سمت حسن فى عبا دا ته ، ذا عدالة فى معا ملته مع الناس ، محباً للتد بير الكلى ، را غباً فى النفع العا م ، لا يؤذى ا حدا ا لا بالعر ض بأن يتو قف النفع العام عليه او يلاز مه، لا يزا ل ما ئلاً الى عالم الغيب، يحس ا ثر ميله فى كلا مه و وجهه و شأنه كله ، ير ى انه مؤيد من الغيب، ينتفح له با د نى ريا ضة مالا ينفتح لغيره من القرب و السكينة

المفهمو ن على ا صناف كثيرة و استعدا دات مختلفة

فمن كا ن ا كثر حاله ان يتلقى من الحق علو م تهذ يب النفس بالعبا دات فهوالكا مل

و من كا ن اكثر حاله تلقى ا لاخلاق الفا ضلة و علو م تد بير المنزل و نحو ذا لك فهو الحكيم

و من كا ن ا كثر حا له تلقى السياسيات الكلية ، ثم وفق لا قا مة العدل فى الناس و ذب الجو ر عنهم يسمى خليفة ، و من ألمت به الملأ ا لاعلى ، فعلمته و خا طبته ، و ترا ء ت له ، و ظهر ت انوا ع من كرا ما ته يسمى بالمؤيد برو ح القدس

ومن جعل منهم فى لسا نه و قلبه نور ، فنفع الناس بصحبته و مو عظته ، و انتقل منه الى حوا ريين من ا صحا به سكينة و نور ، فبلغوا بوا سطته مبالغ الكمال ، و كا ن حثيثاً (صفة من الحث اى حر يصاً مسرعاً) على هدايتهم يسمى ها د يا مز كياً

و من كان اكثر علمه معرفة قواعد الملة و مصالحها ، و كان حثيثا على اقا مة المندرس منها يسمى اماماً

و من نفث فى قلبه ان يخبر هم با لدا هية المقدرة عليهم فى الدنيا ، او تفطن بلعن الحق قو ماً ،فا خبر هم بذ لك ، أو جر د من نفسه فى بعض او قا ته ، فعرف ما سيكو ن فى القبر و الحشر ، فاخبر هم بتلك الاخبار يسمى منذراً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذا اقتضت الحکمۃ ا لالھیۃ ان تبعث وا حداً من المفھمین فھو النبی

حجۃ اللہ البالغہ۔مع حواشی محمد سالم ہاشم دارالکتب العلمیہ بیروت طبع۲۰۰۱۔جلداول ص۱۶۰۔۶۱)

اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ منظور تھا کہ دنیا کے لوگوں پر فوقیت حاصل کریں تو بجز ادعائے نبوت کے اور کوئی دعوی کر سکتے تھے گو یہ تفرقہ نہ ڈالتے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ

بعض اکابر علماء اس عاجز کو معراج کا منکر بتلاتے ہیں لہذا میں اظھاراً للحق عام وخاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ الزام مجھ پر سراسر افتراء ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی معراج کے منکر نہیں ہیں۔معراج کے واقعات صحاح ستہ میں سے صرف سنن ابوداؤد میں نہیں باقی پانچوں میں ہیں تو ہم کو بھی لازم ہے کہ صحیح بخاری سے حدیثوں کو نقل کر کے یہ دریافت کریں کہ مرزا قادیانی واقعہ معراج کو تو مانتے ہیں اور خود صحیح بخاری کا حوالہ دیتے ہیں لیکن اسی حدیث بخاری شریف میں حضرت عیسی کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کے واقعات درج ہیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب حضرت عیسی آسمان پر زندہ موجود ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے شب معراج ملاقات ہوئی اور ان سے باتیں کیں تو پھر کیوں حضرت عیسی کا دنیا میں پھر آنا ناممکن سمجھا جاتا ہے درآنحالیکہ ان کے دنیا میں آنے کے متعلق حدیث موجود ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

صحاح کی ان حدیثوں کا خلاصہ جس سے عیسی کا آسمان پر موجود ہونا آنحضرت ﷺ سے گفتگو کرنا ثابت ہے حسب ذیل ہے

ثم مررت بعیسی فقال مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح قلت من ھذا قال ھذا عیسی (صحیح بخاری ص۴۷۱)

(پھر میں عیسی کے پاس گیا تو انہوں نے کہا اے نبی صالح اور اے برادر صالح۔میں نے پوچھا یہ کون ہیں جبریل نے کہا یہ عیسی ہیں)۔

ورأیت عیسی فاذا ھو رجل ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس

میں نے عیسی کو دیکھا اور وہ میانہ قد سرخ رنگ تھے گویا ابھی حمام سے نہا دھو کر نکلے ہیں(صحیح بخاری۔ص۴۸۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(و لقيت عيسى فنعته النبى ﷺ فقال : ربعة احمر كانما خرج من ديماس

(صحيح بخارى : ۳٤۳۷)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفقہ حدیث ہے

و انما ازار نزو له من السماء بعد الرفع اليه پھر حضرت عیسی کے نزول میں کیا شک باقی ہے جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حسب قول ان کے صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ صحاح کی حدیثوں پر اعتقاد ہے تو ان کو حضرت عیسی بن مریم کا نزول ماننا لازم ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیثیں جو حضرت عیسی کے نزول کے متعلق ہیں میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔

کن پر ایمان لانا ضرور ہے

اور کیا ارسل رسول بالہدی کے مصداق مرزا قادیانی ہو سکتے ہیں؟

میرے سوال نمبر ٦ کے جواب میں میرے فاضل دوست نے آیت هو الذی ارسل رسو له با لهدی کے حوالہ سے مجھے یہ جواب دیا ہے کہ نبی اور رسول مترادف الفاظ ہیں اور چونکہ مسیح موعود کے لئے آیت مذکور میں لفظ رسول استعمال ہوا ہے اس لئے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی رسول کہہ سکتے ہیں۔

اللہ اکبر! اس خوش اعتقادی کی انتہاء نہیں ہے۔ پہلے تو جواب بالا میں مسیح موعود سے کیا مراد ہے؟ یہی بحث امر طلب ہے۔ اور میں اس سے پہلے ثابت کر چکا ہوں کہ قرآن شریف یا حدیث منیف میں جہاں کہیں لفظ عیسی یا مسیح کا آیا ہے اس سے عیسی ابن مریم مراد ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی نے کھینچ تان کر اس کا مدلول اپنے آپ کو قرار دے لیا ہے۔

ہم اس بحث کو تھوڑی دیر کے لئے ایک طرف رکھ کر سوال کرتے ہیں کہ کیا قرآن شریف میں (سوائے حضرت اسماعیل) کے کسی ایسے نبی کی نسبت رسول کا لفظ استعمال ہوا فرمایا گیا ہے جو صاحب کتاب و شریعت نہیں ہے۔ البتہ رسول کی نسبت نبی کا لفظ متعدد مقامات پر خدا تعالی نے ارشاد فرمایا ہے مگر اس کے برعکس نہیں۔

یعنی جس پر اللہ تعالی نے کتاب نازل نہیں فرمائی وہ رسول کے لفظ سے مخاطب نہیں کئے گئے جیسے سورہ مریم (آیت ۵۱) میں خدا تعالی نے فرمایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و اذ کر فی الکتاب موسی انه کان مخلصاً و کان رسو لاً نبیاً

اور دوسری آیت

و اذ کر فی الکتاب ادریس انه کان صد یقا نبیا (مریم : ۵۴)

اہل شریعت نبی کی نسبت تو اللہ تعالی ے رسول کا لفظ استعمال فرمایا ہے لیکن جو نبی صاحب شریعت نہیں تھے ان کی نسبت رسول کا لفظ قرآن شریف میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ آیت محولہ مولوی عبدالعلی صاحب میں جو رسو لہ بالھدی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کو وہ مسیح موعود سے منسوب کرتے ہیں تو مرزا غلام احمد ہینگ لگے نہ پھٹکڑی بہت آسانی سے رسول ہو جاتے ہیں اس واسطے کہ نبی کا دعوی تو وہ اس بنا پر کر چکے تھے کہ وہ مسیح موعود ہیں اور چونکہ مسیح کی نسبت بموجب ارشاد اللہ تعالی کے قرآن میں رسول اور نبی دونوں الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس لئے حضرت مرزا قادیانی رسول ہیں۔ کیا خوب ایں گلے دیگر شگفت

میں نے عقائد احمدیہ میں کسی مقام پر ایسی عبارت نہیں دیکھی کہ مرزا قادیانی نے صاف دعوی رسول ہونے کا کیا ہو، لیکن بقول پیراں نمی پرند و مریدان می پرانند مریدوں نے ان کو رسول بھی بنا دیا۔ اور جو عبارت خاص دین محمدی کی شان میں تھی اس کو حذف کر کے صرف ایک ٹکڑا قرآن کا ھو الذی ارسل رسو لہ بالھدی (فتح:۲۸) کو مرزا غلام احمد قادیانی سے چسپاں کر دیا اور باقی عبارت جو اسی سے ملحق ہے یعنی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (اور سچا دین تا کہ اس کو اوپر کریں ہر دین کے)، مریدان مرزا غلام احمد قادیانی نے حذف فرما دی۔

اللہ تعالی نے شائد مرزا قادیانی کو الہام کے ذریعہ سے یہ حکم خاص یا ایسی اجازت دے دی کہ قرآن کریم کی آیت سے جس جزو کو چاہیں اپنے پسند اور مرضی سے اپنے آپ سے منسوب فرما لیں اور جس جزو کو چاہیں حذف فرما دیں۔ اور شائد اسی قسم کا الہام مریدان حضرت موصوف کو بھی ہوا ہے ورنہ ہمارے خیال میں تو قرآن شریف کی پوری آیت سے مطلب اخذ کرنا چاہیے تھا اگر پوری آیت سے مطلب لیا جائے جو یہ ہے

ھو الذی ارسل رسو لہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

اور جسکے معنی یہ ہیں کہ، اسی نے بھیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتھ اور دین سچا تا کہ اس کو غالب کرے ہر دین پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب اس آیت کو پڑھنے کے بعد کیا دنیا میں کوئی ایسا مسلمان ہے کہ کہہ سکے کہ آیت کے جزول اول کے مدلول مرزا غلام احمد قادیانی ہیں؟

اگر جزواول کے مدلول مرزا مرزا قادیانی ہیں تو جزودوم کے مصداق کون قرار پائیں گے؟ کیا مرزا قادیانی کا کوئی ایسا دین تھا جس کی نسبت اللہ تعالی نے فرمایا کہ اس کو غالب کردے ہر دین پر؟ افسوس بلکہ ہزار افسوس اور بے انتہاء افسوس ہے کہ ایسی صاف آیات کا جو روز روشن کی طرح منور ہیں کس بری طرح سے مطلب اخذ کیا جاتا ہے اور آیت مذکورہ کے درمیان جو واؤ عطف ہے اس کا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا اور صرف جزو اول کو مسیح موعود سے منسوب کر کے اس کا فائدہ مرزا قادیانی کو دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اگر جزواول آیت مذکور کا مسیح موعود کے متعلق ہے تو جزودوم کے لحاظ سے حضرات قادیانیوں کو یہ بتلانا چاہیے کہ کیا مسیح موعود کا کوئی ایسا نیا دین ہے جو تمام دینوں پر غالب آئے گا؟ اور خصوصاً جب کہ ان کے نبی مرزا قادیانی نے یہ فرمادیا ہے

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو بظاہر صاف کہہ دیا ہے کہ میں رسول نہیں لیکن خفیہ اور در پردہ اپنے مریدوں کو یہ کہہ گئے ہوں کہ میں رسول ہوں اور ظاہرا میں نے ایسا لکھ دیا ہے تو اور بات ہے ورنہ ان کے مریدوں سے تو بعید معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو رسول کہتے اور جو آیت خاص شان محمدی میں نازل ہوئی ہے اور جس سے دین محمدی کی فضیلت کا اظہار اللہ نے کیا ہے اس آیت کو مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کردیتے۔

معلوم نہیں کہ ایسی صاف آیتوں کو بھی کھینچ تان کر نئے نبی سے متعلق کرنے کی جرأت کیوں کر کی جاتی ہے اور لفظ نبی اور رسول کو اپنے نبی کی حدیث من نیستم رسول و نیا وردہ ام کتاب کے خلاف کیسے مترادف قرار دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی بھی رسول اسی کو سمجھتے ہیں جو صاحب کتاب وشریعت ہو۔ قادیانی حضرات کے نبی کے دعووں میں جو اجتماع نقیضین ہے اس کو میں آگے چل کر بیان کروں گا لیکن اس موقع پر بھی مجھے ایک بات بتلانے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ میرے لائق دوست نے جواب نمبر ۶ میں جو بیان کیا ہے کہ مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی نے اس امر کی صراحت کردی ہے کہ میں صاحب شریعت نبی نہیں ہوں بلکہ شریعت محمدی کا ظلی نبی ہوں جیسا کہ حضرت موسی سے حضرت عیسی تک صدہا متبع نبی موسوی شریعت کے تابع گذرے۔ تو پھر وہ رسول کیسے ہوگئے۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کو ان نبیوں کا مماثل سمجھا گیا جو تابع شریعت موسوی گزرے۔ مجھے اس بیان سے سخت تعجب ہے کہ خود مرزا قادیانی تو اپنے آپ کو ظلی نبی کہتے ہیں مگر ان کے مرید ان کو رسول قرار دیتے ہیں وہ انبیاء جو تابع شریعت موسوی تھے ظلی نبی نہ تھے اور نہ ان کی نبوت ظلی نبوت تھی بلکہ وہ ایسے انبیاء تھے جن کا ذکر خدا نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اگر بقول قادیانی حضرات کے مرزا غلام احمد قادیانی ظلی نبی تھے تو ان انبیاء کے مماثل کیسے ہوسکتے ہیں۔

اس موقع پر یہ بحث غور طلب ہو جاتی ہے کہ جو انبیاء شریعت موسوی کے تابع تھے ان پر ایمان لانا ہم لوگوں پر فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ بقرہ میں

قو لوا آ منا با لله کے بعد

و ما او تی النبیو ن من ر بهم (البقرہ: ۱۳۶)

ارشاد فرمایا ہے۔ اگر بقول میرے دوست کے مرزا قادیانی ویسے ہی نبی ہوتے جیسے انبیاء تابع شریعت موسی گزرے تھے تو کیا خداوند کریم ایسے نبی پر ایمان لانے کا حکم نہ دیتا؟

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انبیاء موسوی شریعت کے تابع تھے ان پر ایمان لانے کا حکم تو خدا نے دیا اور جو نبی یا انبیاء تابع شریعت محمدی ہوتے ان پر ایمان لانے کا حکم نہ دیتا۔

یہ بات تو بالکل سمجھ میں نہیں آتی کہ بقول میرے دوست اگر مرزا قادیانی ہی کی شان میں آیت هو الذی ارسل رسو له بالهدی نازل ہوتی تو مرزا قادیانی ہی اس آیت کے مصداق ہوتے تو کیا قرآن میں صاف طور پر ایسے رسول کا ذکر نہ ہوتا ان انبیاء پر ایمان لانے کا حکم دنیا جو تابع شریعت موسوی تھے اور ایسے نبی پر ایمان لانے کا ذکر قرآن میں نہ ہونا جس کی شان میں رسول کا لفظ بھی ارشاد ہوا ہو بہت ہی تعجب خیز امر ہے جب کہ مرزا قادیانی پر آنے والے موعود کی تمام تعریفات ہیں اور ان کو خود رسول کریم ﷺ نے بھی چار جگہ حد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یث میں بقول ان کے بلفظ نبی یاد فرمایا ہے تو وہ خاصے مستقل نبی ہوئے ظلی اور غیر ظلی کی صورت میں معرض بحث میں لانا فضول ہے اور پھر مرزا قادیانی کے مریدوں کا یہ استدلال کہ ابن ماجہ کی حدیث لا مھدی الا عیسی کی رو سے مرزا قادیانی ہی موعود قرار پاتے ہیں تو پھر اعتراضات کے لئے ظلی نبوت کی ٹٹی کی آڑ کیوں ڈھونڈی جاتی ہے۔ ..طور پر نبی ہونے کا دعوی کر دیا جاتا۔ چلو چھٹی مل جاتی ۔یہ نوٹ انگریزی ہے جو سمجھ نہیں آتی کیوں تیار کیا ہے

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ بقول ان کے اگر مہدی کوئی جدا نہیں مرزا غلام احمد قادیانی ہی مہدی ہیں تو عیسی بن مریم مہدی قرار پائیں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ابن مریم نہیں اس لئے ابن ماجہ کی حدیث سے بھی ان کا استدلال صحیح ۔حضرت سید محمد مہدی،نہیں حدیث کے الفاظ لا مھدی ا لا عیسی ابن مریم سے ان کے آنے کی نفی نہیں ہوتی بلکہ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہدایت کرنے والا جیسے کہ حضرت عیسی ہوں گے دوسرا اس وقت میں کوئی نہیں ہو گا۔عیسی کی خدمات کا توصیفی ذکر کیا گیا ہے جو حدیث کی رو سے بیان کی گئی۔مرزائی حضرات کے استدلال کے بموجب جب بھی حضرت عیسی ہی مہدی ہیں لا مھدی ا لا عیسی بن مریم یعنی مہدی کوئی دوسرا نہیں عیسی بن مریم کے بیٹے ہی مہدی ہیں۔پس اس استدلال سے مہدی حضرت عیسی علیہ السلام قرار پاتے ہیں مرزا قادیانی تو اس حدیث کی رو سے مسیح یا مہدی موعود نہیں قرار پا سکتے۔دنیا میں لوگ جس طرح نام رکھ لیتے ہیں کام اور خدمات کے لحاظ سے اپنے آپ کو خطاب دے لیتے ہیں خادم قوم وغیرہ، اسی طرح کا ایک نام مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ظلی نبی رکھ لیا زعم باطل میں انہوں نے محض اس وجہ سے کہ پادریوں سے منا ظرہ کئے مباحثہ کئے ظلی نبی کا تمغہ زیب گلو فرما لیا تو ضرورت ہوئی کہ اعتراضات سے اپنے آپ کو بچائیں تو کھینچ تان کر حدیثوں سے اپنے مفید مطلب نکالے اور دین میں تفرقہ ڈال کر ایک علیحدہ فرقہ قائم فرما لیا۔اس سے کیا وہ ان نبیوں کے مماثل ہو جائیں گے جن کا ذکر خود اللہ تعالی نے فرمایا ہے؟ ہرگز نہیں ۔۔اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولوا آمنا باللہ و اما انزل الینا و ما انزل الی ابراھیم و اسماعیل واسحاق و یعقوب و الاسباط و ما اوتی موسی و عیسی و ما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم و نحن له مسلمون (البقرة: ۱۳۶)

(تم کہو ہم اللہ پر اور جو ہم پر اترا (قرآن) اور جو اترا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار اور ان کی اولاد سے ملا سب پر ایمان لائے ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے تابعدار ہیں)

اس آیت کو ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ کا ہم کو حکم ہے کہ ہم تمام نبیاء پر جو آنحضرت ﷺ سے پہلے گذرے ہیں ایمان لائیں اور ان میں فرق نہ کریں۔ اگر ہم ان انبیاء پر ایمان نہ لائیں تو ہم مسلمان نہیں رہتے۔جن نبیوں پر ایمان لانا فرض ہے ان کی نسبت صاف ارشاد اللہ تعالیٰ کا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی یا انبیاء پیدا ہوں خواہ ظلی ہوں یا غیر ظلی جن پر ایمان لانا فرض ہوتا، تو اللہ صاف ارشاد فرمادیتا جیسا کہ ان نبیوں پر ایمان لانے کا صاف حکم دیا ہے جو آنحضرت ﷺ کے پہلے گزر چکے ہیں۔

گزرے ہوئے نبیوں پر ایمان لانے کا حکم دینا اور آنے والے نبی پر ایمان لانے کا حکم نہ دینا، دلیل اس بات کی ہے کہ آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا اور آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ظلی نبی نہیں اعتراضات سے بچنے کے لئے جو ایک لفظ ظلی تراش کر ظلی نبی بننے کی کوشش کی گئی ہے اس کی تردید خود اس آیت سے ہو جاتی ہے۔

اور میرے دوست کا یہ بیان کہ ھو الذی ارسل رسول بالھدی مسیح موعود سے متعلق ہے اور مفسرین کا بھی یہی قول ہے، صحیح نہیں ہے

میں نے اوپر تفصیل سے بتلا دیا ہے کہ دین محمدی کی فضیلت اس آیت سے ثابت ہوتی ہے لفظ ارسل بصیغہ ماضی پر مستعمل ہوا ہے اس سے ثابت ہے کہ جو دین بروقت نازل ہونے اس آیت کے موجود تھا یعنی دین محمدی اس کی فضیلت ظاہر فرمائی گئی ہے ارسل رسولہ بالھدی سے صاف آنحضرت ﷺ کی طرف اشارہ ہے تا کہ ان کے دین کو غالب کرے ہر دین پر البتہ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ قیامت سے پہلے نازل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے اور اس وقت دین محمدی سب ادیان پر غالب آئے گا اور چونکہ اس زمانہ میں دین محمدی سب دینوں پر غالب نہیں ہے اور حضرت عیسی کے نازل ہونے کے بعد صرف ایک ہی دین محمدی ہو جائے گا اس لئے بعض خیال کرتے ہیں کہ ارسل رسو له بالهدی سے حضرت عیسی مراد ہیں

لیکن میں اس بحث کو صحیح نہیں سمجھتا اگر یہی مطلب اور منشاء آیت کا ہوتا تو لفظ یرسل بصیغہ مستقبل ارشاد فرمایا جاتا یعنی بھیجے گا رسول اس کا واسطے ہدایت کے جب کہ اللہ نے ارسل صاف بصیغہ ماضی ارشاد فرمایا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ الفاظ ہیں محمد رسول الله و الذین معه تو اس سے اس خیال کی بخوبی تردید ہو جاتی ہے کہ ارسل رسو له سے مراد حضرت عیسی ہیں۔ سورہ توبہ میں بھی ارسل رسو له بالهدی ہے ۔لیکن حضرات قادیانیوں کا بعض اقوال سے مدد لے کر یہ نتیجہ نکالنا کہ چونکہ ارسل رسو له بالهدی حضرت عیسی سے متعلق ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ مثیل مسیح ہیں اور عیسی تو اس دنیا میں مرگئے اور اب وہ آنے والے نہیں ہیں لہذا اس آیت کے مصداق مرزا قادیانی ہی ہیں محض خیالی پلاؤ پکانا ہے۔

میں اوپر تفصیل سے بحث عرض کر چکا ہوں کہ حضرت عیسی نازل ضرور ہوں گے اور بے شک اس وقت دین محمدی سب دینوں پر غالب آئے گا، لیکن یہ خیال کرنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس کے مصداق ہیں محض غلط ہے۔ اگر فرض کیا جائے کہ حضرت عیسی اس آیت کے مصداق ہیں تو اس سے مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مرزا قادیانی تو اپنے آپ کو ظلی نبی کہتے ہیں اور مثیل مسیح کہتے ہیں مثل کبھی اصل نہیں ہو سکتا اگر آیت مذکورہ بالا حضرت عیسی سے متعلق ہے تو مرزا قادیانی کے مرید مرزا غلام احمد قادیانی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور نہ ان کو مسیح بنا سکتے ہیں

لیکن یہ عجیب اور بالکل نرالہ ڈھنگ مرزا غلام احمد قادیانی نے اختیار کیا ہے کہ ظلی نبی کے خطاب سے اپنے آپ کو منسوب کر کے ان آیات اور حدیثوں سے اپنے حق میں فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جو حضرت عیسی کے متعلق ہیں۔ انصاف سے ملاحظہ فرمائیں کبھی آنحضرت ﷺ کے امتی ہونے کا دعوی کیا گیا ہے اور کبھی ظلی نبی ہونے کا دعوی کیا گیا ہے اور کہیں رسول ہونے سے انکار ہے اگر بقول ہمارے دوست کے آیت هو الذی ارسل رسو له کے بموجب مرزا غلام احمد قادیانی رسول ہیں تو پھر ظلی نبوت کا دعوی کیوں ہے؟ صاف دعوی نبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رسالت کا کر دیا جاتا کہ آیت شریفہ میری شان میں ہے اور میں نبی اور رسول ہوں صرف اعتراضات سے بچنے کے لئے کونہ کونہ چھپنے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔

کبھی آیت سے کبھی کسی بزرگ کے قول سے مدد لے کر نبی بننے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ صاف طور پر رسول بن بیٹھتے۔ وہ کبھی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نیا ہو یا پرانا (عقائد احمدیہ ص ۱۹) اور کبھی دبے لفظوں میں رسالت کا دعوی ہے۔ (ص ۶ کتاب مذکور)۔ جس طرح کوئی شخص بے ملک اور رعیت کے بادشاہ ہونے کا دعوی کرے مرزا غلام احمد قادیانی بغیر کسی شریعت اور صحیفہ الٰہی کے اور حکم خدا اور رسول کے دعوی رسالت کا فرماتے ہیں مگر دبے ہوئے الفاظ میں بھلا ایسی کاٹھ کی ہانڈی کہیں چولھے پر چڑھ سکتی ہے؟

مجھے تو مرزا غلام احمد کی اختلاف بیانیوں پر ہنسی آتی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے کے کبھی قائل ہیں ان الفاظ میں کہ، میں ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو میں بے دین سمجھتا ہوں (عقائد احمدیہ۔ ص ۱۵)

اور کبھی یہ فرماتے ہیں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور اگر نبوت ختم ہو جاتی تو حضرت عائشہ لا نبی بعدہ کہنے سے منع نہ فرماتیں اور اس کی تائید میں مذکورہ بالا اقوال پیش کئے ہیں اور حجت کرتے ہیں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی

(عقائد احمدیہ ص ۱۹)

اور کبھی فرماتے ہیں، آنحضرت ﷺ پر وحی ختم ہو گئی ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹ کتاب مذکور اور کبھی کہتے ہیں کہ صدہا مرتبہ مجھ پر وحی ہوئی (ص ۷) اور کبھی کہتے ہیں کہ وحی نہیں بلکہ مجھے الہام ہوتا ہے

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

درثمین فارسی ص ۸۹ کتاب مذکور ص ۲۔

کبھی تو وہ یہ کہتے ہیں کہ میں ظلی نبی ہوں اور تابع شریعت محمدی ہوں اور اس بناپر صرف نبوت کا دعوی کرتے ہیں (عقائد احمدیہ۔ ص ۶، ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی صاف فرماتے ہیں کہ میں رسول ہوں اور رسالت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی (ص ۲،۱۹)

برخلاف اس کے کبھی رسالت کا بھی دعوی کرتے ہیں کہ خدا نے نبوت اور رسالت کا لفظ اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے۔ یعنی وحی کے ذریعہ سے مرزا کی نسبت رسالت کا لفظ بھی صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے (ص ۶ سطر آخر)

کتاب مذکور میں صاف لکھا ہے کہ من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب۔ اس کے خلاف یہ کہنا کہ وحی میں خدا نے میری نسبت رسالت کا لفظ استعمال کیا ہے اجتماع ضدین ہے کیا کوئی صحیح العقل ایسی متضاد باتیں کرسکتا ہے؟

کبھی فرماتے ہیں کہ یہ ضروری تھا کہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا اللہ تعالی فرماتا

منیبین الیه و اتقوه و اقیموا الصلوة و لا تکو نوا من المشرکین ۔ من الذین فر قوا دینهم و کا نوا شیعا کل حز ب بما لدیهم فر حو ن (روم: ۳۱۔۳۲)

(یعنی اسی کی طرف رجوع رہو اور اس سے ڈرتے رہو ان لوگوں میں جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا کئی گروہ ہوگئے اور ہر گروہ اپنے اعتقاد پر پھولا ہوا ہے)۔

پہلی آیت میں خدا نے لفظ مشر کین فرمانے کے بعد ایسے لوگوں کی نسبت ارشاد فرمایا ہے جو دین میں تفرقہ ڈالتے ہیں جو شرک بالنبوۃ کے متعلق خدا نے ارشاد فرمایا ہے اور اس آیت میں لفظ مشر کین مطلق ہے ذات باری تعالی کے ساتھ شرک کیا جائے یا نبوت میں اس پر لفظ مشرک صادق آئے گا کیونکہ شرک کے اقسام ہیں منجملہ ان کے شرک بالنبوۃ بھی ہے جو شخص شرک بالنبوت کا مرتکب ہوکر اپنے دین میں تفرقہ ڈالے اور گروہ علیحدہ کرے اس کی نسبت ارشاد خدا ہے کہ وہ شخص اپنے اعتقاد پر پھولا ہوا ہے لفظ فر حو ن صاف بتلا رہا کہ اپنے اعتقاد کو سچا اور پکا سمجھ کر غرور سے پھولنا اور اپنے دین میں تفرقہ ڈال کر اپنا گروہ علیحدہ کر لینا اللہ تعالی کے ارشاد کے خلاف کرنا ہے۔

اللہ تعالی تو یہ فرماتا ہے منیبین الیه و اتقوه اللہ سے رجوع رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور دین میں تفرقہ نہ ڈالو اور اپنے اعتقاد پر ہرگز مت پھولو اور مشرک مت بن جاؤ جو لوگ شرک بالنبوت کے مرتکب ہوکر اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گروہ علیحدہ کر کے پھول رہے ہیں وہ خدا کے پاس ضرور جوابدہ ہوں گے اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

فليضحكوا قليلاً و ليبكوا كثيرا جزاء بما كانوا يكسبون (التوبة:۸۲)

ہنس لیں تھوڑا (دنیا میں) اور بہت روئیں گے (آخرت میں) ان کاموں کے عوض جو (دنیا میں) کرتے رہے

اس سے ظاہر ہے کہ لوگ دنیا میں اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور ہنستے ہیں لیکن عاقبت میں ان کو بہت رونا پڑے گا جن لوگوں نے اللہ اور رسول کریم ﷺ کے احکام کے مان لینے سے انکار کیا ان کے حق میں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی

لا تصل على احد منهم مات ابدا و لا تقم على قبره انهم كفروا بالله و ماتوا و هم فاسقون (توبہ:۸۴) ان میں سے کوئی مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے (احکام) کو ماننے سے انکار کیا

اللہ تعالی کے صاف صریح احکام سے جو موجود ہیں اگر انکار کیا جائے تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ لوگ اللہ کے پاس کس طرح جواب دہی کرسکیں گے غالباً بعض حضرات اس آیت کے شان نزول کے اعتبار سے یہ اعتراض کریں گے کہ میں نے بے موقع اس آیت کا حوالہ دیا لیکن واضح رہے کہ بے شک یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ بعض مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کے حکم کے موافق جہاد پر جانے کی تیاری نہیں کی تھی لیکن الفاظ انهم كفروا سے اعتراض مذکور کا جواب مل سکتا ہے خدا نے خود جواب دے دیا ہے اور اعتراض کی گنجائش ہی باقی نہیں رکھی ان مردوں کی جنازہ کی نماز پڑھنے سے امتناع ہوگیا جنہوں نے اپنی زندگی میں خدا اور رسول کے احکام کی تعمیل سے انکار کردیا یعنی وہ لوگ جو بہانہ کر کے بیٹھ گئے تھے اور جہاد میں نہیں گئے ان کی یہ حرکت اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کے نہ ماننے کے مماثل سمجھی گئی

میرے خیال میں وہ لوگ جو اللہ اور رسول ﷺ کے صاف اور صریح احکام کے خلاف حیلہ اور بہانہ کرتے ہیں اور خواہ مخواہ دلائل لا کر صاف احکام کی تعمیل نہیں کرتے گویا وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام ماننے سے انکار کرتے ہیں انهم كفروا عام طور سے ارشاد ہوا ہے جو کوئی بھی کسی وقت دین کے کسی معاملہ میں اللہ اور رسول کے ارشاد کے خلاف حیلے بہانے ڈھونڈیں گے وہ اس آیت کی رو سے انهم كفروا کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصداق ہوں گے اگر اللہ تعالی کا مقصود یہ ہوتا کہ اس آیت کو خاص ان ہی اشخاص تک محدود رکھا جائے جنہوں نے جہاد پر جانے سے حیلہ حوالہ کر کے اپنے آپ کو بچایا تو عام طور پر انھم کفروا ارشاد نہ ہوتا بلکہ اس ارشاد سے مقصود اللہ تعالی کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص واقعہ کا ذکر کر کے عام طور سے یہ حکم دیا گیا کہ جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل سے حیلہ ڈھونڈ کر انکار کرے وہ اس آیت کا مصداق ہوگا

انگریزی مثل ہے

inquiries lead to separation.

یعنی ہر کام میں کھوج کرنے کا نتیجہ تفرقہ ہے۔ جو کام معین اور اس پر ایک گروہ عام کا اتفاق ہے، اس میں سے نئی باتیں نکالنا گویا تفرقہ ڈالنا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے متفق علیہ مسئلہ کے خلاف ایسی باتیں نکالیں کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں یہ تفرقہ پڑا کہ ایک گروہ علیحدہ ہوگیا۔ اور اس گروہ کے سمجھانے کے لئے طے شدہ مسائل کو پھر اعادہ کرنے کی ضرورت پڑی اور انگریزی کی اس مثل کے بموجب

He who talks which does not concern him will hear somethng not pleasing him.

جو شخص ایسی بات کرے کہ اس سے اس بات کا تعلق نہ ہو تو اس کو جواب بھی ایسا سننا ضرور ہے جس کے سننے سے وہ خوش نہیں ہوسکتا۔

دوسرے لوگوں کو تردید لکھنے کی ضرورت پڑی اور جب تردید لکھی گئی تو سن کر ضدی لوگ خوش نہ ہوں کیونکہ حق بات ضدی آدمی کو تلخ معلوم ہوا کرتی ہے مگر اللہ تعالی کے اس ارشاد کو تو یاد رکھنا چاہیے کہ

لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا (الاعراف:٥٦)

زمین میں فساد مت ڈالو، بعد اس کے کہ اس کی اصلاح ہوگئی ہے۔

اللہ تعالی کا تو یہ حکم ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے دنیا میں فساد پھیلانے کی کوشش کی جب کہ دنیا میں اصلاح ہوگئی تھی اور مسلمان امن سے گزر کر رہے تھے نہ معلوم خدا کو مرزا غلام احمد قادیانی کیا جواب دیں گے جو اللہ تعالی کے صریح احکام کے خلاف اور رسول اکرم ﷺ کے ارشاد کے خلاف فساد پھیلایا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا ایمان اوران کا کلمہ اب کیا ہوسکتا ہے

اب ایک اور امر جو بہت غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ مرزا محمود احمد قادیانی نے جو الفاظ بیعت کے طبع کرائے ہیں اس میں لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۲۵ عقائد احمدیہ۔ ،

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔

پہلے تو مجھے یہ اعتراض ہے کہ بشیر الدین کو خلیفہ کا خطاب دے کر ایک علیحدہ خلافت قائم کی گئی ہے دوسرے مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانا فرض کیا گیا ہے اور جو شخص مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ اس جماعت احمدیہ میں شریک نہیں ہوسکتا۔ وہ شخص اس قابل نہیں رہتا کہ اس کے پیچھے نماز جائز ہو گویا مسلمان نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے۔

میرے فاضل دوست (مولوی عبدالعلی وکیل) نے میرے سول نمبر ۸ کا جو جواب دیا ہے، اس میں صاف لکھا ہے کہ مسیح موعود نبی اللہ اور نبی کا منکر کافر ہوتا ہے۔

اس جواب سے تو دنیا بھر کے چالیس کروڑ مسلمان سب کافر ٹھہر سکتے ہیں اور صرف پکے اور سچے یہی چٹکی بھر مسلمان ہیں جو مرزا غلام احمد پر ایمان لا چکے ہیں۔

یا اللہ یہ کیا غضب ہے کہ افغانستان، بلوچستان، ترکستان، عربستان، ایران، توران، بلخ، بخاری، روم، شام، مصر، افریقہ، چین اور جاپان کے چار کروڑ اور ہندوستان بھر کے چھ کروڑ مسلمان سب کافر اور بس قادیانی نبی پر ایمان لانے والے چٹکی بھر مسلمان جنت میں مزے کریں گے۔

یہ چالیس کروڑ مسلمان اپنے نبی کریم ﷺ کے کیسے سچے عاشق صادق ہوں مگر دوزخ میں جائیں گے اور جب تک مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائیں بہشت کی صورت نہ دیکھیں گے اللہ تعالی قرآن مجید میں یہ فرماتا ہے کہ

انما المو منو ن الذین آ منوا با للہ و رسو لہ

وہ لوگ ایمان والے ہیں کہ ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر

لیکن بسا تعجب کہ قادیانی خلیفہ یہ کہتے ہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ کہو:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔

قادیانی خلیفہ کی اس ترغیب کو جو اللہ تعالی کے ارشاد کے خلاف ہے اگر کوئی شیطانی ترغیب کہے تو ناجائز نہ ہوگا کیونکہ قادیانی حضرات اللہ کے ارشاد کے خلاف مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں اور پھر دعوی ہے کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نبی اللہ ہیں اور نبی کا منکر کافر اس لئے ہم تو قادیانی کے اوپر ایمان لے آئے اور جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہیں لائے وہ سب کافر۔

اس دعوی سے ثابت ہے کہ روم، روس، افریقہ، شام، چین کے سارے مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام تک نہیں سنا، مفت میں کافر ہو گئے۔ کیا قادیانیوں کا یہ دعوی اللہ تعالی کے ارشاد کے خلاف نہیں ہے؟

خدا ان لوگوں کو ایمان والے کا خطاب دیتا ہے جو اللہ اور رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائے اور قادیانی اللہ کے حکم کی ضد میں یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص ایمان والا نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا،

کتاب موسومہ عقائد احمدیہ کے صفحے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کو نبوت محمدی کا جزو یا اپنے آپ کو شریک نبوت بنالیا ہے، جیسا کہ ان کے اس مقولہ سے ظاہر ہے:

مگر یہ نبوت (میری نبوت) آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو بھی حضرت رسول اکرم ﷺ کی نبوت قرار دیا ہے، اپنی نبوت کوئی نبی نبوت نہیں سمجھتے۔ بالفاظ دیگر شریک نبوت محمدی ہیں۔ یہی خیال غالباً قادیانیوں کا کبھی تو مرزا قادیانی پر ایمان لانا فرض قرار دیا ہے اور جب تک ان پر ایمان نہ لائے کوئی اس فرقہ کے پاس اس قابل نہیں رہتا کہ اس کے پیچھے نماز جائز ہو۔ قادیانی حضرات کے جو اس زمانہ میں ہیں ابھی سے ایسے خیالات ہیں تو آئندہ ان کی نسلوں میں تو زیادہ پختگی ہوگی اور تعصب بڑھ جائے گا اگر کچھ عرصہ تک اس اعتقاد کے لوگوں کا سلسلہ جاری رہا تو اغلباً وہ اور ہی مسلمان سمجھے جائیں گے جس طرح کہ بعض دوسرے فرقہ مسلمانوں کے بالکل ایک علیحدہ گروہ میں ہو گئے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

و اذا فعلوا فاحشة قالوا و جد نا علیها آ با ء نا و الله امر نا بها (الاعراف : ۲۸)اور جب وہ برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی بات پر پایا اور اللہ نے اس کا ہم کو حکم دیا ہے

قادیانیوں کے بچے ضرور اسی طرح کہیں گے کہ ان کو اسی آیت کا دوسرا جملہ سمجھانا پڑے گا

قل ان الله لا یأمر بالفحشاء اتقولو ن علی الله ما لا تعلمو ن (الاعراف:۲۸)۔

(کہہ دے بے شک اللہ حکم نہیں کرتا برے کام کا کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جس کو نہیں جانتے)

بہرحال حضرات قادیانیوں کی اولاد میں اور زیادہ پختہ خیال اس نبوت کا ہو جائے گا خدا رحم فرمائے اور نیک ہدایت دے اب تک ساری دنیا کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ پر جو ایمان لائے وہ مسلمان ہے اور اس کے مسلمان ہونے پر یہ حدیثیں اور آیتیں ہیں

انما المو منو ن الذین آ منوا با لله و رسو له

من قا ل لا اله ا لا الله د خل الجنة

من شهد اشهد ان لا اله ا لا الله د خل الجنة

اور من کان کلا مه لا اله ا لا الله د خل الجنة

اور ہم سب کا کلمہ ہے لا اله ا لا الله محمد رسو ل الله جو تمغہ اسلام کا ہے لیکن اب یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے تمام دعووں پر ایمان رکھوں گا ورنہ وہ کافر اور بے دین ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں تقدیر کلام، کلمہ کی اب یہ ہو جاتی ہے

لا اله ا لا الله محمد رسو ل الله و مرزا قا د یا نی ظلی نبی الله

اور اگر آئندہ کوئی اور ظلی نبی پیدا ہوا اور وہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے زیادہ تاویلات کر کے اپنے آپ کو ظلی نبی کہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنے او پر ایمان لانے کی ہدایت کرے تو جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کا نام کلمہ کے ساتھ پڑھنا لازم ہو گیا ہے اسی طرح اس نبی کا نام بھی جوڑنا پڑے گا تو نہ معلوم اس طرح کتنے نبی پیدا ہوں گے اور ایمان لانے کو کہیں گے اور کلمہ کے ساتھ ان کا نام پڑھنا لازم ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا ظلی نبیوں کے آنے کیلئے مرزا غلام احمد قادیانی نے دروازہ کھول دیا ہے اور صاف فرما دیا ہے ایسے آنے والے ظلی نبیوں میں سے میں ایک ہوں۔

پس ناظرین خود نظر انصاف سے ملاحظہ کیجئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا ہر ایک نبی کا کلمہ گو ایک نیا فرقہ ہو جائے گا اور ایک دوسرے پر تکفیر کے فتوی صادر کرے گا خیر مرزا غلام احمد قادیانی اگر ظلی نبی ہو گئے تھے اور مسیح موعود اور مہدی موعود بن گئے تھے تو صرف اسی کا رونا ہوتا لیکن مرزا غلام احمد نے نبیوں کے آنے کیلئے دروازہ ایسا کھول دیا ہے کہ ان کے لئے آئندہ نسلوں کو بھی رونا پڑے گا۔ غور فرمایئے اب کلمہ شہادت میں بھی ترمیم ہونی پڑے گی کہ نہیں اب قادیانیوں کا کلمہ شہادت یہ ہوا جاتا ہے

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ و مرزا غلام احمد قادیانی ظلی نبیا

کیونکہ جب تک کوئی ان پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

یا اللہ یہ کیسا غضب ہے کیوں تو نے قرآن پاک میں اس نبی کے آنے کی خبر ہم کو نہ دے دی تا کہ ہم بھی ان کو نبی مان لیتے اور کافر نہ بنتے۔ یا اللہ تو نے تو قرآن کریم میں یہ ارشاد فرمایا

لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین

(کوئی رطب یا بس ایسا نہیں جو قرآن پاک میں نہیں ہے)

اور ایسا اہم امر کہ جس کے نہ ماننے سے چالیس کروڑ مسلمان کافر ہوئے جاتے ہیں تو نے قرآن پاک میں ارشاد نہ فرمایا۔ اللہ تو اپنے غضب سے بچا اور ہم کو راہ راست جو دکھلا چکا ہے اس پر قائم رکھ۔ اور جو کلمہ پاک ہم سب تیرہ سو سال سے پڑھتے آئے ہیں وہی کلمہ پاک اس وقت تک ہماری زبان پر جاری رکھنے کی ہدایت دے جس وقت تک ہمارا دم نہ نکلے

یا خدا بس توئی رحیم و کریم
خالق دو جہاں قدیر و علیم

www.KitaboSunnat.com

کن تو مقبول ایں دعائے سلیم
از طفیل نبی رسول کریم
جان من چون بتو دہم آندم
از زبانم ادا شود پیہم
کلمہ لا الـــــــــــــہ الا الـــــــــــــہ
و محمد نبی رسول اللہ
خاتم الانبیاء ست ذات پاک
لا نبــــــــی ظــــــــــلی تو بگو بے باک

اس موقع پر بڑے لطف کا ایک خیال درج کیا جاتا ہے جو خواب میں ہمارے ایک دوست کو ہوا تھا اور ایک جلسہ میں انہوں نے بیان کیا تھا۔

اگر قادیانی حضرات مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ تشریف لے جائیں تو کیا وہاں بھی ہم میں سے کسی کی اقتداء نماز میں کریں گے یا وہاں بھی ڈھائی اینٹ کی مسجد کوئی علیحدہ بنالیں گے؟

اغلباً وہاں تو کوئی مسجد بنا نہ سکیں گے پھر آخر کیا کریں گے؟

شائد اپنی نماز علیحدہ پڑھیں گے۔

جب وہاں کے مسلمان دریافت کریں گے کہ تم کیسے مسلمان ہو تو کہیں گے ہم قادیانی ہیں وہ لوگ یہ نیا نام سن کر متحیر ہوں گے۔ قادیانی ان سے یہ کہیں گے کہ ہمارے نبی مرزا غلام احمد قادیانی پر تم لوگ ایمان نہیں لائے تم سب کافر ہو، تو وہ اور زیادہ تعجب کریں گے کہ یا اللہ یہ کون سا نبی ہے۔

تو قادیانی حضرات فرمائیں گے کہ یہ وہ نبی ہے جس نے آریوں سے اور نصاریٰ پادریوں سے پنجاب کی چار دیواری کے اندر مناظرہ کر کے صلیب کے پرخچے اڑا دیئے۔ اس لئے وہ نبی ہیں۔

تو وہ لوگ کہیں گے کہ سارے یورپ میں لاکھوں صلیب قائم ہیں۔ اگر پنجاب میں دو چار پادریوں کے صلیب کے پرخچے بھی (فرض کیا جائے) اڑا دیئے گئے تو وہ کیسے نبی ہو گئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو معلوم نہیں قادیانی حضرات کیا جواب دیں گے۔

لیکن مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے غریب مسلمان یہ سن کر ضرور تھرا جائیں گے کہ وہ سب کافر ہیں اور ہماری قادیانی دوستوں سے سوال کریں گے کہ کیا ہم سب ساکنین مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ اور روم وشام اور عربستان اور افریقہ ملک مصر تیونس وغیرہ کے سب مسلمان جو چوبیس کروڑ سے زیادہ ہیں ناکردہ گناہ کافر ہو گئے۔

تو قادیانی حضرات فرمائیں گے کہ ناکردہ گناہ کیسے، تم نے گناہ عظیم کیا ہے کہ ہمارے نبی پر ایمان نہیں لائے۔ تمہاری سزا بھی یہی ہے کہ تم کو کافر کا خطاب دیا جائے۔

تو وہ کہیں گے آپ کے نبی نے جن صلیبوں کے پرخچے اڑائے ہیں، ان پرخچوں کا ایک آدھ پرخچہ ہی ہم کو دکھلا دیجئے تا کہ ہم اسی کو دیکھ کر ایمان لے آئیں۔

تو قادیانی حضرات معلوم نہیں وہ پرخچہ دکھا سکیں گے یا نہیں۔ اگر دکھلائے تو وہ غریب مسلمان ضرور پریشان ہو جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ ہم تیرے گھر میں اور تیرے نبی آخر الزمان کی مسجد میں نماز پنجگانہ پڑھ رہے ہیں، اور تیرے احکام کی تعمیل پوری طرح سے کر رہے ہیں، باوصف اس کے بھی کافر ہو جائیں یہ کیا تیرا بھید ہے؟ ہم نے تو کسی کتاب میں اور کسی اسلامی ملک میں اس نئے نبی کا نام تک نہیں سنا ۔

تو قادیانی حضرات فرمائیں گے ہم سناتے ہیں۔ سنو حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نبی اللہ علیہ الصلوۃ والسلام

تو وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھیں گے کہ یہ نیا نام کیسا؟ تو ایک کڑاکے کی آواز غیب سے آئے گی مـــا یضل به ا لا الفا سقين۔

تو ارد گرد دیکھنا موقوف کر کے سب کے سب دست دعا دراز کریں گے اور عرض کریں گے یا اللہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تیرے حکم کے موافق وہ نبی تھے اور ان پر تیرے حکم سے یہ ایمان لائے ہیں و ا غـفر لهم و ار حمهم يا ار حم الرا حمين تو جواب ملے گا استغفر لهم اور بخش دے اور ان پر رحم فرمائے بڑے رحم کرنے والے خدا۔ تم ان کے حق میں بخشش او لا تستـغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم ذ لك بـا نهم كـفـروا با لله و رسو له و ا لله لا يهدى القو م الفا سقين ۔ مانگو بخشش یا نہ مانگو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخشش اگران کے واسطے ستر بار بخشش مانگو تو بھی اللہ ان کو نہ بخشے گا اس لئے کہ انہوں نے انکار کیا اللہ اور رسول کے یعنی احکام خدا اور رسول سے اور اللہ بدکار لوگوں کو راہ نیک نہیں دکھلاتا۔

تو مکہ مدینہ والے اور قادیانی حضرات آپس میں کہیں گے :

وہاں جا کر بیٹھو جہاں تمہارا ہاتھ پکڑیں اور مدارا کریں اس جا نہ بیٹھو جہاں تمہاری ٹانگ پکڑیں اور باہر کھینچیں۔،

خدا تعالیٰ کا تو ارشاد ہے کہ

و لا تلمزوا انفسکم و لا تنا بزوا با لالقاب. بئس ا لا ثم الفسوق بعد ا لا یمان و من لم یتب فا ولئك هم الظا لمو ن . (حجرا ت : ۱۱) یعنی تم آپس میں اپنے عیب مت لگاؤ اور نہ برے لقب دو بعد ایمان لانے کے برا ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے گا وہی لوگ ظالم ہیں

خدا تو یہ فرماتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لانے کے بعد کسی کو برے لقب نہ دو۔ اور نہ آپس میں عیب لگاؤ۔ ورنہ ظالم ٹھہرو گے۔

مگر ہمارے فاضل دوست ہم کو کافر کا ممتاز لقب دیتے ہیں۔ خدا کا حکم ہے کہ عیب لگانے سے توبہ کریں، ورنہ ظلم کرنے والے ٹھہریں گے۔ اب آئندہ آپ کو اختیار۔ آپ ہم کو جو چاہیں بنا دیں ہم تو یہی کہیں گے :

ان اکر مکم عند الله اتقا کم (حجرات : ۱۳)

(اللہ کے پاس تو وہی عزت والا ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو)

و من یطع الرسو ل فقد اطاع الله

(جس نے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی)۔

حضرت رسول کریم ﷺ کی حدیثوں کی اطاعت حضرات قادیانی نہ کریں اور دوسروں کو کافر بنائیں العجب ثم العجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی قادیانی کا بے ہودہ کلام

مرزا غلام احمد قادیانی نے ..صرف نبوت ہی کا دعوی فرمایا، ان کے کسی مرید نے بمصداق پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند کے حضرت ممدوح کو رسول بنا دیا۔ ملاحظہ ہو یہ شعر

سرمہ چشم بناتے تیری خاک پا کو
غوث الاعظم شہ جیلاں، رسول قدنی

یہ شعر پیش کار صاحب نرسا پور نے اپنے تحصیل دار صاحب کو افسوس کرتے ہوئے سنایا کہ سنئے کسی قادیانی نے یہ قصیدہ لکھا ہے جس کا ایک شعر مجھے یاد رہا۔ اس وقت میں بھی تحصیل دار کے پاس بیٹھا تھا۔ مجھے بھی سن کر افسوس ہوا۔ وہی شعر یاد رکھ کر میں نے یہاں لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول مدنی کے جواب میں یا اس کے وزن پر رسول قدنی تراشا گیا ہے۔

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا کار طفلاں خراب خواہد شد

کے سوا اور میں زیادہ کیا لکھوں۔

رسول تو صاحب شریعت ہوا کرتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالی کی طرف سے کتاب نازل ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کی امت کو اہل الکتاب کے لقب سے خدا تعالی نے قرآن شریف میں متعدد مقامات مخاطب فرمایا ہے۔ شائد اپنے ان مرید صاحب کو مرزا غلام احمد قادیانی کوئی کتاب منجانب اللہ دے گئے ہوں جس کی بنا پر وہ ان کو رسول کہتے ہیں۔ نا معلوم بڑھاتے بڑھاتے یہ مرید مرزا غلام احمد قادیانی کو اور کس درجہ پر پہنچا دیں گے۔

یہ بات کیسی دل شکن اور رنج دہ ہے کہ حضرت عبد القادر جیلانی جیسے ...جلیل القدر بزرگ کی شان میں ایسے گستاخ کلمہ زبان سے نکالنا بجز اس کے کیا سمجھا جائے کہ ہم لوگوں کو رنج دینا مقصود ہے جب کہ ہم لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے تو ان کی خاک پا کو ایسے جلیل القدر بزرگ کی آنکھوں کا سرمہ بنانا داخل بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کا جواب تو یہ ہو سکتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاک پائے شہ گیلان کو بناتے سرمہ
اپنی آنکھوں کا بنے تھے جو رسول قدنی
ہوتا عزت میں اضافہ تو سعادت ہوتی
ان کو حاصل جنہیں کہتے ہو رسول قدنی
کیا حقیقت شہ گیلان کے مقابل ان کی
ہند میں تم جسے کہتے ہو رسول قدنی
یہ مغل بچہ وہ سید تھے تو سید کیسے
جوتیاں جن کی کریں صاف ہزاروں قدنی
خاک پائے شہ گیلان کا لگا کر سرمہ
دیکھ نادان قدنی راہ رسول مدنی

میں امید کرتا ہوں کہ قادیانی حضرات آئندہ ایسے الفاظ تحریر نہ فرمائیں گے جن کو پڑھنے سے آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ جواب ترکی بہ ترکی سننے کے لئے ان کو بھی تیار رہنا پڑے گا۔ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو رسول، ملک الرسل، سلطان الانبیاء، خدا جو چاہیں کہیں، مگر دل شکن الفاظ کہنے سے احتراز فرمائیں۔ بہرحال ہم کو ایسے لوگوں سے اعراض لازم ہے۔ لہذا میں اپنے اللہ تعالی کے حکم کے موافق یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں

و اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه و قالوا لنا اعمالنا و لكم اعمالكم سلام عليكم لا نبتغي الجاهلين

(اور جب سنتے ہیں بے ہودہ بات اعراض کرتے ہیں ان سے اور کہتے ہیں ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے سلامتی اوپر تمہارے ہم نہیں چاہتے جاہلوں کو)

اور دعا کرتا ہوں ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب (آل عمران : ۸)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور التماس کرتا ہوں کہ دین محمدی کے سچے عاشقو، اور اے دین اسلام کے سچے فدائی مسلمانو، یہ بات آپ سب جانتے ہیں کہ مذہب سے زیادہ پیاری چیز کوئی نہیں ہے۔ مذہب ہی ہم کو راہ نیک دکھلاتا ہے۔ اور اسی کی سچی اطاعت سے ہم نجات پا سکتے ہیں۔ خدارا اپنے مذہب کی رسی کو اپنے ہاتھوں سے مضبوط پکڑے رہو اور کسی کے دھوکہ میں نہ آؤ۔ خودغرضی نے لوگوں کو ولی مہدی نبی تک بنا دیا، مگر ہمارے لئے احکام اور ہدایات بہت صاف ہیں۔ قرآن شریف اور حدیثوں میں ایسے لوگوں کی کیفیت پہلے سے لکھ دی گئی ہے۔ میں نے اپنی معلومات کی حد تک کچھ لکھ دیا ہے اس کے دیکھنے سے مرزا قادیانی کے دعووں کی حقیقت کھل جائے گی

اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ میں نے سنا ہے کہ ہندوستان کے علماء کرام نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی اور مہدی ہونے کی بہ دلائل معقول تردید فرمائی تھی۔ ان کتابوں کو بھی ملاحظہ کر لو۔ خدا کے لئے کسی کے بہکانے میں نہ آؤ اور رسول اکرم ﷺ کے صاف احکام کے خلاف کھینچ تان کر تاویلات کرنے والوں کی اقوال سے بچو۔ خدا اور رسول اکرم ﷺ کے صاف وصریح احکام کی پیروی کرو اسی میں تمہاری نجات ہے۔ اللہ سب کو نیک توفیق دے۔ آمین۔

اور عام طور پر سب سے التماس ہے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی اس میں ہوئی ہو تو اس سے مجھے اطلاع فرمائیں اور مجھے معذور سمجھ کر معاف فرمائیں۔ اسی طرح اگر عبارت میں کوئی لغزش، یا اصطلاح یا محاورات میں کوئی لفظ غلط ہو، تو بھی مجھے معاف فرمائیں کیونکہ میں باشندہ دکن کا ہوں اور اردوئے معلیٰ میری زبان نہیں ہے۔....

(مختصرا۔ از احتساب قادیانیت جلد۵۳ ص۴۵۲ تا ۵۷۴)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔

و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین ۔۱۳۔اپریل ۲۰۱۹ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “